نوائے
افغان جہاد
ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ
نومبر 2011ء
جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

خلیفۂ رسول، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یمن کے مسلمانوں کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۂ رسول کی طرف سے ان یمنی مومنوں اور مسلمانوں کے نام جن کو میرا یہ خط سنایا جائے……

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں اس معبُود کا سپاس گذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جہاد لازم کیا ہے اور ان کو حکم دیا ہے کہ جہاد کے لیے جائیں، پیادہ ہوں تو، سوار ہوں تو……اس نے فرمایا ہے: ”جہاد کرو اللہ کی خاطر اپنے مال اور جان سے“۔اس سے ظاہر ہوا کہ جہاد ایک ضروری فریضہ ہے اور اللہ کی نظر میں اس کا ثواب بہت ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کو ہم نے شام جا کر رومیوں سے جہاد کرنے کی دعوت دی، انہوں نے اس دعوت کو گرم جوشی سے قبول کیا اور لڑنے کے لیے نکلے۔ جہاد کے لیے ان کے دل میں سچّی لگن تھی، ثواب اور خوش حالی کی آرزو ان کے سینوں کو گرما رہی تھی۔ اللہ کے بندو! جس جہاد کے لیے انہوں نے پیش قدمی کی، آپ بھی کیجیے۔ضروری ہے کہ آپ کے دل میں اس کی سچّی لگن ہو، کیوں کہ دو نعمتوں میں ایک سے آپ ضرور بہرہ مند ہوں گے: شہادت یا مالِ غنیمت۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں سے اس پر راضی نہیں کہ اطاعت کا زبانی اقرار کریں، وہ عملی اطاعت چاہتا ہے۔ وہ اپنے اہلِ عداوت کو اس وقت تک نہیں چھوڑے گا جب تک وہ دینِ حق کو اختیار نہ کر لیں یا مسلمانوں کے ماتحت بن کر جزیہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کی حفاظت کرے، آپ کے دلوں کو ہدایت دے اور آپ کے اعمال کو برائیوں سے پاک فرمائے اور مجاہدین صابرین کا آپ کو اجر عطا کرے۔ والسلام علیکم

(فتوح الشام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر۴، شمارہ نمبر۹

ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ — نومبر 2011ء

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ کے لیے جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص مسلسل روزے رکھتا ہے اور رات بھر تہجد کی نماز اور تلاوتِ قرآن میں مشغول رہے۔ نہ کسی دن روزہ میں سستی کرے اور نہ کسی رات نماز میں، اور مجاہد کو یہ فضیلت اس وقت تک برابر حاصل رہے گی جب تک وہ لوٹ کر اپنے گھر نہ آ جائے''۔ (صحیح بخاری و مسلم)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادار یہ

جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا......

''اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) صومعہ اور (عیسائیوں کے) گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا بہت ساذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے بے شک اللہ توانا اور غالب ہے''۔(سورۃ الحج ۴۰)

''اور اللہ لوگوں کو ایک دوسرے (پر چڑھائی اور حملہ کرنے) سے نہ ہٹاتا رہتا تو ملک تباہ ہو جاتا لیکن اللہ اہل عالم پر بڑا مہربان ہے''(سورۃ البقرہ:۲۵۱)

بے شک تمام تعریفیں اس اللہ رب العالمین کے لیے ہیں جس نے اپنے ابدی قانون کے تحت اس بات کا انتظام کیا کہ اس کی زمین فساد سے نہ بھرنے پائے اور اس مقصد کے لئے اللہ رب العزت لوگوں اور قوموں کے مقامات اور حالات بدلتے رہتے ہیں۔ دنوں کی الٹ پھیر کے اس الٰہی انتظام کے مظاہر تاریخ کے اوراق میں جابجا ملتے ہیں۔ روما و فارس کی سلطنتوں کے عروج و زوال سے لے کر خلافت اسلامیہ کے قیام و سقوط تک اللہ کا یہی قانون کارفرما نظر آتا ہے۔ ابھی گزشتہ صدی میں اشتراکیت کے نام سے انسانیت پر غلامی کی جو سیاہ ترین رات مسلط ہونے کو تھی......رحمت الٰہی نے اسے اپنے مخلص بندوں کے لہو کی ضوفشانی سے دور کر دیا۔ لیکن اللہ کو شاید اپنے بندوں کی آزمایش مقصود تھی کہ اشتراکیت کی جگہ امریکی قیادت میں یہود کا وضع کردہ سرمایہ دارانہ نظام کرہ ارض پر مسلط ہو گیا۔ یوں تو اس نظام نے گزشتہ دو تین صدیوں سے اپنے خونی پنجے انسانیت کی گردن میں گاڑ رکھے ہیں لیکن گزشتہ پچاس سالوں میں اس نظام کے پجاریوں نے کرہ ارض پر جو فساد اور تخریب برپا کی، اس کی مثال تاریخ عالم میں کم ہی ملتی ہے۔ اس دجالی نظام کی خاص بات یہ تھی کہ اس نے نہ صرف مادی وسائل بلکہ انسانی سوچ و فکر تک کو اپنے نادیدہ شکنجوں میں جکڑے رکھا۔ لیکن اللہ قوی و عزیز کی قدرت دیکھیے کہ آج یہ نظام اور اس کے کرتا دھرتا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنی قبر کھود رہے ہیں۔ ایک طرف نیویارک سے شروع ہونے والی 'آکو پائی وال سٹریٹ' مہم پوری دنیا میں پھیل گئی ہے اور اب تک امریکہ کے ۱۹۶۱ شہروں سمیت دنیا کے متعدد شہروں میں استحصال کا شکار لوگ اپنا حق مانگ رہے ہیں، وہیں یورپ کے سب جغادری بھی سر جوڑے بیٹھے ہیں کہ درپیش سنگین معاشی بحران سے کیونکر نمٹا جائے لیکن کوئی جائے پناہ نظر نہیں آ رہی۔ بقول اقبال

؎ تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خودکشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

صلیبی سرمایہ داری کا یہ انجام بد بھی اللہ نے اپنے انہی پاک باز اور مخلص بندوں کے ہاتھوں دکھایا ہے جو ہر دور کے اہل ایمان کی مانند بے سروسامانی کی حالت میں بھی فقط رب کے بھروسے پر انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کروا کر ان کے رب کی غلامی میں دینے کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرتے رہے اور صلیبی صہیونی مفسدین کے بالمقابل ڈٹے رہے۔ ان میں سے کئی تو اپنی منزل مراد پا گئے جب کہ بہت سے ابھی اپنی باری کے منتظر ہیں۔ خلعتِ شہادت سے سرفراز ہونے والوں میں اس ماہ شیخ انور العولقی اور ان کے ساتھی سمیر خان، سالم المروانی اور ابو محسن ماربی بھی شامل ہو گئے۔ اللہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ شیخ انور اور سمیر خان کے بارے میں بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے کفر کو اس کے 'ہوم گراؤنڈ' یعنی میڈیا کے میدان میں شکست دی اور ائمۃ الکفر کی نیندیں حرام کیں۔ انہی شہدا کے خون کی برکت سے اللہ رب العزت اب اپنی رحمت خاص سے فتح کی خوش خبریوں سے نواز رہے ہیں۔ ایک طرف صلیبی فرانس کی فوجوں کا پہلا دستہ افغانستان سے مرحلہ وار انخلا کے پہلے مرحلے سے گزر گیا ہے جب کہ دوسری جانب امریکہ نے اگلے دو ماہ کے اندر عراق سے اپنی ساری فوج واپس بلانے کا اعلان کیا ہے۔ ادھر صومالیہ میں صرف ایک ماہ کے اندر مجاہدین نے چار امریکی ڈرون طیارے مار گرائے ہیں۔ ایک ماہ میں اتنے ڈرون کی تباہی جہاں نصرت الٰہی اور مجاہدین کی پیش قدمی کا پتہ دے رہی ہے وہیں اس بات کی بھی علامت ہے شکست خوردہ صلیبی اتحاد کی امیدوں کا آخری سہارا یہی ڈرون ہی رہ گئے ہیں اور یہ سہارا بھی اِن سے چھنتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ پاکستان کے ساتھ نورا کشتی کے بعد بھی بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ نے ڈرون پر اپنا انحصار بڑھا دیا ہے کیونکہ 'پاک' فوج کے 'ستو' تو مک گئے ہیں اور وہ امریکہ کی حسب توقع کارکردگی دکھانے سے قاصر ہے۔

بدلتے حالات کا یہ منظر نامہ جہاں اہل ایمان کے لیے امید کا پیغام لیے ہوئے ہے وہیں مصراتہ کے سرد خانے میں پڑی معمر قذافی کی لاش دنیا کو فاعتبرو یا اولی الابصار کا درس دے رہی ہے۔ خود پرستی کے خول میں مقید اس شخص نے ۴۲ سال تک لیبیا کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیے رکھا۔ بالخصوص شریعت کا مطالبہ کرنے والوں سے قذافی کے عقوبت خانے بھی ہمیشہ بھرے رہے۔ قذافی کی آنکھوں کے سامنے حسنی مبارک اور زین العابدین ذلیل ورسوا ہو کر رخصت ہوئے لیکن خبطِ عظمت میں مبتلا قذافی نے ان سے بھی سبق نہیں سیکھا......دراصل تاریخ کا سب سے بڑا سبق یہ ہے کہ تاریخ سے کوئی سبق نہیں سیکھتا۔ چنانچہ آج شام کا بشار الاسد اور یمن کا علی عبداللہ صالح اور پاکستان کے کیانی وزرداری بھی بدلتی رتوں کو پہچاننے سے قاصر ہیں اور کل کو یہ بھی قذافی کی طرح کسی چوراہے میں نشانِ عبرت بنے نظر آئیں گے۔ کیونکہ گردشِ ایام کا ربانی قانون اپنی گرفت سخت کر رہا ہے۔ اور طرابلس کی عبوری کونسل کے سربراہ کا یہ اعلان کہ ملک کا قانون 'شریعت' ہوگا، یہ ثابت کرتا ہے کہ امت مسلمہ اب شریعت و خلافت کے زیر سایہ آنے کو بے تاب ہے اور جو بھی اس امت کی قیادت کا دعوے دار ہے اسے طوعاً و کرھاً شریعت کی بالادستی کو تسلیم کرنا ہوگا۔

؎ جہانِ نو ہو رہا ہے پیدا، وہ عالمِ پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

شمائل ترمذی......حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات

امام محمد بن عیسیٰ بن سورۃ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شہرۂ آفاق ہیں۔حق تعالیٰ نے بھی کلام اللہ شریف میں وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (القلم: ۴) سے آپ کے خلق کی تعریف فرمائی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ جمیلہ اور عاداتِ شریفہ آج دنیا میں ضرب المثل ہیں اور اخلاقِ محمدی کی عالم میں دھوم ہے۔اور اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ خود حق سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تعریف فرمائی، چنانچہ سورہ القلم میں ارشاد ہے وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ اس آیت شریفہ میں کئی نوع کی تاکید کے ساتھ ارشاد ہے کہ بے شک تم بڑے اخلاق پر ہو۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ کا احاطہ اور احصا دشوار ہے، کتبِ حدیث کا بہت بڑا حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ پر مشتمل احادیث کا ہے۔

خارجہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت زید بن ثابتؓ کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ حالات سنائیں۔انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا حالات سناؤں (وہ احاطۂ بیان سے باہر ہیں)۔میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ تھا (اس لیے گویا ہر وقت کا حاضر باش تھا اور اکثر حالات سے واقف، اس کے ساتھ ہی کاتبِ وحی بھی تھا) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلا بھیجتے، میں حاضر ہو کر اُس کو لکھ لیتا تھا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ غایت درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے)۔جس قسم کا تذکرہ ہم کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی تذکرہ فرماتے تھے۔جب ہم لوگ کچھ دنیاوی ذکر کرتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی قسم کا تذکرہ فرماتے۔اور جس وقت ہم آخرت کی طرف متوجہ ہوتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخرت کے تذکرے فرماتے، یعنی جب آخرت کا تذکرہ شروع ہو جاتا تو اُسی کے حالات اور تفصیلات حضور صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے اور جب کچھ کھانے پینے کا ذکر ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے۔کھانے کے آداب، فوائد، لذیذ کھانوں کا ذکر، مضر کھانوں کا ذکر وغیرہ وغیرہ۔

عمروؓ بن العاص کہتے ہیں کہ قوم کے بدترین شخص کی طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تالیفِ قلوب کے خیال سے اپنی توجہ اور اپنی خصوصی گفتگو مبذول فرماتے۔چنانچہ خود میری طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ اور کلام کا رخ بہت زیادہ رہتا تھا حتیٰ کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں قوم کا بہترین شخص ہوں اسی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ توجہ فرماتے ہیں۔میں نے اسی خیال پر ایک دن دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں افضل ہوں یا ابوبکر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر۔پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عمر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر۔پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عثمان؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عثمان۔جب میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تصریحاً پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا رعایت صحیح صحیح فرما دیا (میری مدارت میں مجھے افضل نہیں فرمایا، مجھے اپنی اس حرکت پر بعد میں ندامت ہوئی) اور یہ خیال ہوا کہ مجھے ایسی بات ہرگز نہیں پوچھنی چاہیے تھی۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے۔مجھے کبھی کسی بات پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اف تک بھی نہیں فرمایا۔نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا؟

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے (ایسے ہی خلقت کے اعتبار سے بھی حتیٰ کہ) میں نے کبھی بھی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی نہیں چھوئی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا پر زرد رنگ کا کپڑا تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات شریفہ یہ تھی کہ ناگوار بات کو منہ در منہ منع نہ فرماتے تھے، اس لیے سکوت فرمایا اور جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس کو زرد کپڑے سے منع کر دیتے تو اچھا ہوتا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعاً فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں چلّا کر (خلافِ وقار) باتیں کرتے تھے۔برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہ فرماتے تھے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اللہ کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی یا باندی) کو۔

30 اگست: صوبہ پروان ضلع کوہ صافی میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارے کو نچلی پرواز کے دوران ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو، البتہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کی ہتک ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی دو امروں میں اختیار دیے جاتے تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے جب تک اُس میں کسی قسم کی معصیت وغیرہ نہ ہو۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی کے ظلم کا بدلہ لیا ہو، البتہ اللہ تعالیٰ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کی ہتک ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غصہ والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے قبیلہ کا کیسا برا آدمی ہے! یہ ارشاد فرمانے کے بعد اُس کو حاضری کی اجازت مرحمت فرمائی اور اُس کے اندر آنے پر اُس سے نرمی اور رحم دلی سے پیش آئے۔ وحضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اُس کے بارے میں حاضر ہونے سے پہلے تو یہ الفاظ ارشاد فرمائے تھے پھر اس قدر نرمی سے اس کے ساتھ کلام فرمایا...... یہ کیا بات ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! بدترین لوگوں میں سے ہے وہ شخص کہ لوگ اُس کی بدکلامی کی وجہ سے اُس کو چھوڑ دیں۔

حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسینؓ نے کہا کہ میں نے اپنے والد حضرت علیؓ سے حضور صلی اللہ علیہ کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ کا طرز پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے۔ یعنی چہرۂ انور پر تبسم اور بشاشت کا اثر نمایاں ہوتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی ضرورت ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہولت سے موافق ہوجاتے تھے۔ نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سخت گو تھے اور نہ سخت دل تھے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلاّ کر بولتے تھے نہ فحش گوئی اور بدکلامی فرماتے تھے، نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیوب پکڑیں، نہ زیادہ مبالغہ سے تعریف کرنے والے، نہ زیادہ مذاق کرنے والے، نہ زیادہ بخیل۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند بات سے اعراض فرماتے تھے یعنی ادھر التفات نہ فرماتے گویا سنی ہی نہیں۔ دوسرے کی کوئی خواہش اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ آتی تو اُس کو مایوس بھی نہ فرماتے اور اُس کا وعدہ بھی نہ فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ فرما رکھا تھا۔ جھگڑے سے، تکبر سے اور بے کار بات سے۔ اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا، نہ کسی کی مذمت فرماتے تھے، نہ کسی کو عیب لگاتے تھے، نہ کسی کے عیوب تلاش فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہی کلام فرماتے تھے جو باعثِ اجروثواب ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو حاضرینِ مجلس اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے اُن کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہوجاتے تب وہ حضرات کلام کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات میں نزاع نہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص بات کرتا تو اُس کے خاموش ہونے تک سب ساکت رہتے۔

ہر شخص کی بات (توجہ سے سننے میں) ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو (یعنی بے قدری سے کسی کی بات نہیں سنی جاتی تھی ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ مجلس کی ابتدا میں تو توجہ تام ہوتی ہے پھر کچھ دیر ہونے سے اکتانا شروع کردیتے ہیں اور کچھ بے توجہی سی ہوجایا کرتی ہے)۔ جس بات سے سب ہنستے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب لوگ تعجب کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعجب میں شریک رہتے، یہ نہیں کہ سب سے الگ چپ چاپ بیٹھے رہیں بلکہ معاشرت اور طرزِ کلام میں شرکائے مجلس کے شریک حال رہتے۔ اجنبی مسافر آدمی کی سخت گفتگو اور بے تمیزی کے سوال پر صبر فرماتے یعنی بدو لوگ جا بے جا سوالات کرتے، آداب کی رعایت نہ کرکے ہر قسم کے سوالات کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان پر گرفت نہ فرماتے، ان پر صبر فرماتے اور اس وجہ سے کہ وہ لوگ ہر قسم کے سوالات کرلیتے تھے، بعض صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس تک مسافروں کو لے کر آیا کرتے تھے (تاکہ اُن کے ہر قسم کے سوالات سے خود بھی منتفع ہوں اور ایسی باتیں جن کو ادب کی وجہ سے یہ حضرات خود نہ پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہوجائیں)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی تاکید فرماتے رہتے تھے کہ جب کسی طالبِ حاجت کو دیکھو تو اُس کی امداد کیا کرو (اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تعریف کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو گوارا نہ فرماتے)۔ البتہ اگر بطور شکریہ اور ادائے احسان کے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکوت فرماتے کہ احسان کا شکر اُس پر ضروری تھا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے زیادہ ہر وقت سخی تھے۔ بالخصوص رمضان المبارک کے تمام مہینہ میں بہت ہی فیاض رہتے۔ حضرت جبرئیلؑ تشریف لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام اللہ شریف سناتے اُس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور نفع پہنچانے میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے واسطے کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا۔

☆☆☆☆☆

یکم ستمبر: صوبہ لوگر ضلع خروار میں امریکی فوج کے تین ٹینک اور دو سپلائی گاڑیاں بارودی سرنگوں کے دھماکوں کے نتیجے میں تباہ ہوگئیں۔ ان دھماکوں میں 14 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

قربانی کی حقیقت

حضرت مفتی رشید احمد رحمہ اللہ علیہ

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونومن به ونتوكل عليه ونعوذبالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهدالله فلا مضل له ويضلله فلا هادى له.ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا وسندنا ومولانامحمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا و نذيرا وداعي اليه باذنه وسراجامنيرا.اما بعد فاعوذبالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم لن ينال الله لحومها ولادماؤهاولكن يناله التقوىٰ منكم

''اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے''

قربانی کے دنوں میں آپ نے سنا ہوگا اور بار ہا سنا ہوگا کہ ائمۂ کرام اور خطیب صاحبان حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ یہ قصہ اس کثرت سے بیان کیا جاتا ہے کہ آج بچے بچے کو یاد ہے۔ خطیب صاحبان تو یہ قصہ مزے لے لے کر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ بیٹے کو قربان کررہے ہیں، خواب بیٹے کے سامنے بیان کیا وہ بھی قربان ہونے کے لیے تیار ہوگئے، باپ بیٹا قربانی کے لیے چل دیے، آگے چل کر یہ اندیشہ تھا کہ عین موقع پر کہیں ایسا نہ ہو کہ پدرانہ شفقت جوش مارے اور ابراہیم علیہ السلام قربانی سے رک جائیں لہٰذا حکم ہوا کہ آنکھوں پر پٹی باندھ لیں۔ اس قسم کی کئی موضوعہ روایات بیان کریں گے اور ان پر پورا زورِ خطابت صرف کردیں گے۔ سننے والے بھی یہ باتیں سن کر جھومتے رہیں گے، لیکن اس سے آگے کی بات کوئی نہیں کہتا کہ اس عظیم قربانی کے پیچھے کیا حکمت کارفرما تھی، اس کی حقیقی روح کیا ہے؟ یہ چیز بیان نہیں کی جاتی اور بیان کرے کون؟ جو بھی کرے گا، اسے معلوم ہے کہ اس کا اپنا عمل بھی اس کے خلاف ہے، یہ حقیقت بیان کرکے وہ خود پھنس جائے گا۔ اس لیے صرف ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بار بار دہراتے ہیں مگر جو اس کی اصل حکمت ہے اور اس سے جو سبق ملتا ہے اسے چھوڑ جاتے ہیں۔

سنیے! قصہ ابراہیم علیہ السلام کی اصل روح تعمیل حکم ہے، مالک کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کردینا۔ مالک کا حکم ہوا کہ بیٹا قربان کریں، بس بے چون و چرا قربانی پیش کردی۔ پھر اُنہوں نے اپنی رحمت سے بیٹے کی بجائے مینڈھے کی قربانی کا حکم فرمایا، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کی بھی فوراً تعمیل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی یادگار رہتی انسانیت تک قائم رکھنے کے لیے تمام مسلمانوں کو قربانی کا حکم فرمادیا۔ عید کا دن آتے ہی مسلمان اس حکم کی تعمیل میں لاکھوں کروڑوں جانوروں کا خون بہا دیتے ہیں، یہ سب تعمیل حکم کی روشن مثالیں ہیں۔ اصل چیز جس کا بندے سے مطالبہ کیا گیا ہے وہ امتثال امر ہے، مالک کے ارشاد کی تعمیل۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو ہماری قربانی کی کیا ضرورت ہے، ان تک جانوروں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا، بس وہ تو یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ کون ہے جو بے چون و چرا ہمارا حکم مان لیتا ہے اور کون ہے جو پس و پیش کرتا ہے، بس اسی سے کھرے کھوٹے کی تمیز ہوجاتی ہے۔

قربانی کی حقیقت اور روح یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سامنے اپنی خواہشات کو قربان کردیا جائے۔ بظاہر تو قربانی جانور کی کی جاتی ہے مگر درحقیقت اس کا مقصد یہ ہے کہ یا اللہ! ہم اپنی خواہشات نفسانیہ کو قربان کرتے ہیں اور اس سے بھی بڑھ کر ہم اپنی جان تجھ پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔

جب مسلمان اپنے ہاتھ سے جانور ذبح کریں گے اور ذبح ہوتے دیکھیں گے تو ان میں شجاعت اور بہادری پیدا ہوگی۔ مسلمان کا کام جہاد کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کے قانون کے نفاذ کے لیے جو بھی رکاوٹ بنے اس کے ناپاک وجود سے اللہ تعالیٰ کی زمین کو پاک کرکے دنیا کو فسق و فجور اور کفر کی ظلمت سے بچانا ہے۔ اگر مسلمان جانور کا خون ہی نہ دیکھ سکیں گے تو پھر اللہ کے دشمنوں کو کیسے ذبح کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ(الانفال: ۱۲)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بتارہے ہیں کہ میرے اور میرے دشمنوں کو کیسے ٹھکانے لگاؤ، فرمایا ان کافروں کی گردنوں پر تلوار لگاؤ، ان کی گردنیں اڑاؤ، اگر کہیں ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹ دیے تو اس سے تو ان کا کام تمام نہیں ہوگا، انہیں ذبح کرو۔ جب قربانی کا جانور ذبح کیا کریں تو اللہ کے دشمنوں کو ذبح کرنے کا عزم بھی تازہ کرلیا کریں، واہ سبحان اللہ! کیسا مزا آئے گا، پھر تو قربانی کی لذت دوبالا ہوجائے گی۔ اللہ کے دشمنوں کی گردنیں اڑاؤ اگر گردن تمہارے قبضے میں نہ آئے تو

وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ

دوسرے نمبر پر جوڑوں پر ایک ایک کرکے وار کرتے جاؤ یہاں تک کہ وہ تمہاری دسترس میں آجائے اور پھر اس کی گردن کاٹنا آسان ہوجائے۔ یہ ہے قربانی کی روح کہ خون دیکھ کر اللہ کی راہ میں جان لینے دینے کے جذبات پیدا ہوں لیکن آج کے مسلمان کے حالات تو کچھ ایسے ہیں کہ مجھے تو یہ خیال ہورہا ہے کہ کہیں یہ بات سن کر ہی دھوتی کی دھلائی کا قصہ نہ ہوجائے۔

امت مسلمہ کی کامیابی اور عزت کا واحد حل جہاد ہے:

لَـٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ جَاهَدُواْ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ

2 ستمبر: صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر مجاہدین نے امریکی فوجی کارواں پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں دو فوجی ٹینک تباہ ہوگئے اور 7 فوجی اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے۔

وَأُوْلَـئِکَ لَهُـمُ الْخَيْرَاتُ وَأُوْلَـئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَOأَعَدَّ اللّهُ لَهُـمْ جَنَّـاتٍ تَـجْرِیْ مِن تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا ذَلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(التوبة: ۸۸۔ ۸۹)

''ہاں لیکن رسول اور آپ کے ہم راہی میں جو مسلمان ہوئے، اُنہوں نے اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور ان ہی کے لیے ساری خوبیاں ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے سے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

جہاد میں نہ نکلنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں، فرمایا:

إِلاَّ تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَاباً أَلِيماً وَيَسْتَبْدِلْ قَوْماً غَيْرَكُمْ وَلاَ تَضُرُّوهُ شَيْئاً وَاللّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (التوبة: ۳۹)

''اگر تم جہاد کے لیے نہیں نکلو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو سخت سزا دیں گے اور تمہارے بدلے دوسری قوم پیدا کریں گے اور تم اللہ کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکو گے اور اللہ کو تو ہر چیز پر قدرت ہے''۔

ترک جہاد کی وجہ سے پوری قوم کو کافروں کے ظلم و ستم برداشت کرنا پڑتے ہیں:

وَاتَّقُوا فِتْنَـةً لاَّ تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ(الانفال: ۲۵)

''اور ایسے فتنہ (ترک جہاد کے وبال) سے بچو جو اپنی لپیٹ میں صرف ان لوگوں کو نہیں لے گا جنہوں نے وہ گناہ (ترک جہاد) کیا (بلکہ معصوم بچے، بوڑھے اور عورتیں بھی اس کی زد میں آئیں گے) اور تم یقین کرلو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دیتے ہیں''۔

یہ تو میں نے چند آیات پڑھ دیں ورنہ پورا قرآن، قتال فی سبیل اللہ سے بھرا ہوا ہے۔ نکلو، نکلو، اللہ کے دشمنوں کو قتل کرو، اللہ کی راہ میں جان اور مال کی قربانی دو، اور میرے اللہ کی رحمت دیکھئے کہ جان بھی انہوں نے ہی دی اور مال بھی ان ہی کا دیا ہوا، اس کے باوجود فرماتے ہیں کہ ہم نے مومنین کی جانوں اور مالوں کو خرید لیا:

إِنَّ اللّـهَ اشْتَرَى مِنَ الْـمُؤْمِنِيْنَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الجَنَّةَ يُقَـاتِـلُـونَ فِـيْ سَبِيْـلِ اللّـهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِيْ التَّـوْرَاةِ وَالإِنـجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِیْ بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ(التوبة: ۱۱۱)

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید کیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مسلح جہاد کرتے ہیں، جس میں قتل کرتے ہیں اور قتل کیے جاتے ہیں، اس پر سچّا وعدہ کیا گیا ہے، تورات میں اور انجیل میں اور قرآن میں، اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے تو تم اپنی بیع پر جس کا تم نے معاملہ ٹھہرایا ہے خوشی مناؤ اور یہ بڑی کامیابی ہے''۔

کیسے سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی جانیں اور مال اللہ کی راہ میں لگیں لیکن یہ خوب یاد رکھیں کہ اللہ کی راہ سے مراد بستر اٹھانے والی راہ نہیں بلکہ قتال فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں قتل کرنا اور قتل ہونا ہے۔ میں بوقت بیعت یہ وعدہ بھی لیا کرتا ہوں کہ جب بھی اللہ کی راہ میں جان یا مال قربان کرنے کی ضرورت پڑی تو بخوشی کروں گا۔ اللہ کی راہ میں جان اور مال قربان کرنا بہت بڑی تجارت ہے۔ بہت بڑی تجارت، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے وہی تیار ہوسکتا ہے جس نے اپنی خواہشات نفسانیہ کو اللہ کے حکم کے تابع کردیا ہو۔ افسوس آج کے مسلمان کی حالت یہ ہے کہ جانور کی قربانی تو بہت ذوق اور شوق سے کرتے ہیں مگر نافرمانیاں نہیں چھوڑتے۔ ایسے کتنے ہی لوگ آپ کو نظر آئیں گے جو ہزاروں لاکھوں روپے مالیت کے جانور قربان کرتے ہیں مگر نفس کے (ڈاڑھی مونڈھنے کے لیے) پھاوڑا چلانے کے تقاضے کو قربان نہیں کر پاتے، اپنے گھروں میں شرعی پردہ نہیں کرواتے اور حرام خوری تو بے انتہا کرتے ہیں۔ یہاں ایک مسئلہ سن بھی لیجیے، جو لوگ بنک، انشورنس اور دوسرے سودی کاروبار کرتے ہیں ان کی قربانی کا گوشت حرام ہوتا ہے اور اگر کسی جائز آمدن والے نے ان حرام خوروں کے ساتھ مل کر قربانی کی تو چاہے چھ حصّے جائز آمدن والوں کے ہوں اور ایک ہی حصّہ حرام خور کا ہو، وہ پورا گوشت حرام اور قربانی کسی ایک کی بھی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت عطا فرمائیں، فہم دین عطا فرمائیں۔ یہ بھی خوب سمجھ لیں کہ جہالت عذر نہیں کوئی یہ کہہ کر بری الذمہ نہیں ہوسکتا کہ ہمیں تو مسئلہ کا علم ہی نہیں تھا۔ مفتیان کرام کا کام نہیں کہ وہ لوگوں کے دروازوں پر جاجا کر مسائل بتایا کریں، بلکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ بقدر ضرورت دین کا علم حاصل کرے۔ لوگوں کے حالات تو یہ ہیں کہ قالب ہی نہیں بن رہا تو قلب کیا بنے گا۔ بس جانوروں کی قربانی پر زور ہے، قربانی کی حقیقت کو سمجھیں، اللہ کرے کہ بات دلوں میں اتر جائے اور عمل کی توفیق ہوجائے۔ جب قربانی سے یہ سبق مل گیا اور تمام خواہشات کو قربان کرکے ایک اللہ کا ہوگیا تو بس یوں سمجھئے کہ پل صراط کا کٹھن مرحلہ اس نے دنیا میں طے کرلیا۔ جب پل صراط پر پہنچے گا تو وہاں ان شاء اللہ کوئی گھبراہٹ نہ ہوگی، گھبراہٹ کیا وہ تو خوشی سے اچھلتا ہوا رقص کرتا ہوا گزر جائے گا۔ لیکن شرط وہی ہے کہ دنیا میں افراط و تفریط سے بچ کر نفسانی خواہشات سے دامن بچا کر صراط مستقیم پر چلتا رہا ہو۔ یہ ہی تفسیر ہے امت وسط کی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو امت وسط میں شامل فرمالیں۔ آمین

☆☆☆☆☆

4 ستمبر: قندھار شہر میں امریکی و افغان فوجی کے مشترکہ مرکز میں موٹر بم کا دھاکہ ہوا جس کے نتیجے میں کم از کم 60 امریکی و افغان اہلکار ہلاک و زخمی ہوگئے اس کے علاوہ عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔

(قسط اول)

تشنگانِ جام شہادت

حضرت شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتھم العالیہ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم Oوالذين جاهدوافينا لنهدينهم سبلنا وان الله لمع المحسنينOوقال الرسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لوددت ان اقتل فى سبيل الله ثم احىٰ ثم اقتل ثم احىٰ ثم اقتل ثم احىٰ ثم اقتل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت:

آج میں نے جو آیت تلاوت کی ہے اس سے میری مراد جہاد ہے۔سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اے دنیا والو سن لو! میں محبوب رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جان دے دوں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر جان دے دوں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر جان دے دوں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر جان دوں۔تین چار دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اگر اللہ کے راستے میں جان دینا پیارا نہ ہوتا تو اللہ کا پیارا اس بات کا اعلان نہ کرتا۔

جنت میں شہدا کی دوبارہ شہید ہونے کی تمنا:

جنت میں اللہ تعالیٰ اہل جنت سے پوچھیں گے کہ کیا جنت میں کسی چیز کی کمی ہے کیا تم لوگ دنیا میں جانا چاہتے ہو؟ سب لوگ کہیں گے کہ ہمیں دنیا میں جانے کی خواہش نہیں، جنت میں سب نعمتیں ہیں لیکن شہید کہیں گے کہ جنت میں ایک نعمت نہیں ہے اس کے لیے ہم دوبارہ دنیا میں جانا چاہتے ہو۔اللہ پاک پوچھیں گے کہ وہ کیا نعمت ہے جو جنت میں نہیں ہے۔شہدا کہیں گے کہ جنت میں یہ چیز نہیں ہے کہ آپ کے راستہ میں کافروں سے لڑ کر اپنا خون پیش کرنا، جام شہادت نوش کرنا اور جان دینا۔

ہمارا اسلام خونِ نبوت علی صاحبہا السلام اور خونِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ممنون کرم ہے:

اُحد کے دامن میں ایک ہی وقت میں ۷۰ شہید ہوگئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی، اس وقت ہر شہید کا جنازہ بزبانِ حال یہ شعر پڑھ رہا تھا

ان کے کوچہ سے لے چل جنازہ مرا
جان دی میں نے جن کی خوشی کے لیے
بے خودی چاہیے بندگی کے لیے

چھوٹے چھوٹے بچوں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم این ابوی میرے ابا کہاں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔چھوٹے چھوٹے بچوں سے کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ تمہارے ابا شہید ہوگئے۔اسلام ہمیں یوں ہی نہیں مل گیا۔اس دین پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک بہا ہے۔میدان اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر سے پاؤں تک لہولہان ہوگئے۔اگر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ نبوت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خونِ شہادت نہ بہتا تو آج ہم سیتا رام، رام پرشاد اور نہ جانے کیا کیا ہوتے۔آج خونِ نبوت اور خونِ صحابہ کے صدقہ میں ہم تک اسلام آیا ہے۔

جہادِ افغانستان پورے عالم کی آبرو:

اس وقت افغانستان میں جو جہاد ہو رہا ہے یہ پورے عالم اسلام کی آبرو کا مسئلہ ہے۔ساری دنیائے کفر لرزاں ہے، ساری دنیا کے کافر دانت پیس رہے ہیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ ان طالب علم مولویوں، غریبوں، پگڑی والوں اور داڑھی والوں کی اللہ تعالیٰ ایسی مدد کر رہا ہے کہ بڑے بڑے تربیت یافتہ جرنیل اور میجر انگشت بدنداں ہیں کہ ان مولویوں کے ہاتھوں سے اللہ تعالیٰ سب فتح کرا رہا ہے۔

اس جہاد سے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی:

لہٰذا اس وقت جو جہادِ افغانستان میں اپنی جانوں سے، اپنے مالوں سے، اپنے قلب سے، اپنی اشک بار آنکھوں سے، اپنی دعاؤں سے شریک نہیں ہوگا تو اندیشہ ہے کہ قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ بارہ سو برس بعد ایسا جہاد نظر آیا ہے کہ لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ آئے ہیں۔میرا بیٹا مولانا مظہر کئی بار جا چکے اور دیکھ کر آئے ہیں کہ وہاں ایک عورت بے پردہ نظر نہیں آتی، کوئی بے داڑھی والا نظر نہیں آیا، کسی ریڈیو سے کوئی گانے بجانے کی آواز نہیں آتی، کوئی ڈاکہ چوری نہیں، لوگ دروازے کھول کر امن سے سو رہے ہیں، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ کی یاد تازہ کر دی ہے۔آج بارہ سو برس کے بعد کافروں کو اتنی بے چینی ہے کہ ان کی نیند حرام ہے۔لہٰذا ہم لوگوں پر فرض ہے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے وہ جا کر جہاد میں شریک ہوں۔کل کراچی سے طالب علموں کی تقریباً ۲۵ بسیں گئی ہیں [واضح رہے کہ یہ امارت کے دور کا بیان ہے]، ہمارے مدرسہ سے بھی ایک بس گئی ہے۔اٹھارہ سال، انیس سال، بیس سال کے نوجوان بچے اللہ تعالیٰ کے نام پر فدا ہونے گئے ہیں۔جاتے وقت انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ ہمیں کوئی نصیحت کر دیجیے۔میں نے کہا کہ بیٹھ جاؤ۔ان پچاس مجاہدین کو میں نے جو نصیحت کی، وہ آپ کو سناتا ہوں۔

سر میداں کفن بر دوش دارم:

میں نے ان سے کہا کہ ہندوستان کے صوبہ یوپی میں ایک شہر ہے فیض آباد۔وہاں جہاد ہو رہا تھا، مولانا امیر خاں صاحب لشکر کے سپہ سالار تھے۔وہاں کے ایک اسلام دشمن اور مسلمانوں کے دشمن حکمراں کے خلاف جہاد لڑا جا رہا تھا۔میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ

5 ستمبر: صوبہ لوگر ضلع محمد آغے میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا گیا۔6 سپلائی گاڑیاں جن پر کنٹینرز لدے ہوئے تھے راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔

اللہ علیہ کا وطن چھاؤں ہے، ضلع اعظم گڑھ میں۔ وہاں کے ایک بڑے میاں اس جہاد میں شریک تھے۔ انہوں نے آ کر میرے شیخ کو بتایا اور جو میرے شیخ نے بتایا وہ میں آپ کو بتا رہا ہوں، بیچ میں زیادہ راوی نہیں ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا امیر خاں صاحب جب کافروں سے جہاد کر رہے تھے اور تلوار چلا رہے تھے تو وہ ایک مصرع پڑھ رہے تھے، وہ مصرع کیا تھا

سر میدان کفن بر دوش دارم

اے اللہ! میدان جہاد میں امیر خاں کفن کو اپنے کندھے پر رکھ کر لایا ہے کہ اب واپس نہیں جانا ہے، جاں آپ پر دینا ہے۔

سر میدان کفن بر دوش دارم

میں سر میدان کفن لے کر آیا ہوں، آپ کے راستہ میں جان فدا کرنے کے لیے میں میدانِ جہاد سے بھاگنے والا نہیں ہوں۔ آسمان سے آواز آئی جو اس بڈھے نے سنی جو میرے شیخ کے وطن کا رہنے والا تھا کہ جب جب امیر خاں صاحب یہ مصرع پڑھتے تھے تو فوراً آسمان سے آواز آتی تھی

بیا مظلوم اکنوں در کنارم

اے مظلوم! میری رحمت کی گود میں جلدی سے شہید ہو کر آ جا۔ یہ آواز اس مجاہد نے سنی اور میرے شیخ کو بتایا کہ اس وقت میں جوان تھا اور اس جہاد میں شریک تھا۔ میں نے اپنے کانوں سے یہ آواز سنی ہے۔ اس نے یہ آواز میرے شیخ کے کان میں ڈالی، شیخ نے میرے کان میں ڈالی اور آج اختر یہ آواز آپ کے کانوں میں ڈال رہا ہے۔

آں منم کاندر میان خاک وخوں بینی سرے:

پھر میں نے اپنے ان نوجوان مجاہدین سے کہا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے گلستان میں فرمایا کہ ایک شاہزادہ دبلا پتلا تھا، دوسرے شہزادے تگڑے تھے۔ وہ اس شہزادے کا مذاق اڑایا کرتے تھے، توہین کرتے تھے۔ ایک دن اس شہزادے نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ لوگوں کو جمع کیجیے، میں جواب دوں گا آخر یہ کیوں میری غیبت کرتے ہیں۔ بادشاہ نے مجمع جمع کیا اور اس شہزادہ نے اعلان کیا کہ کیونکہ میں دبلا پتلا ہوں اس لیے لوگ مجھے حقیر سمجھتے ہیں لیکن یاد رکھیے کہ

اسپ لاغر میاں بکار آید

روز میداں نہ گاؤ پرواری

دبلا پتلا گھوڑا جہاد میں کام آتا ہے، میدان جنگ میں تین من کی موٹی گائے کام نہیں آتی۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھا جس کو حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

اے سلطنت کے تمام بڑے بڑے عمائد اور ارکینِ سلطنت، سن لو! کہ میں اپنے باپ کا وہ لڑکا نہیں ہوں کہ میدانِ جنگ میں کوئی میری پیٹھ دیکھ لے

آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من

میں وہ ہوں کہ میدانِ جہاد میں خاک اور خوں میں میرا سر دیکھو گے، میں میدانِ جہاد سے بھاگنے والا نہیں ہوں۔

تشنۂ زارم بہ خون خویشتن:

اور مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ساتھ ہمارے جہاد کا کیا عالم ہے۔ فرماتے ہیں

تو مکن تہدیدم از کشتن کہ من

اے دنیا والو! اللہ کے عاشقین کو، مجاہدین کو، اللہ کے راستہ میں کافروں سے جہاد کرنے والوں کو موت سے مت ڈراؤ

تو مکن تہدیدم از کشتن کہ من

اے دنیا والو! مجھے مت ڈراؤ کہ میں جہاد میں قتل کر دیا جاؤں کیونکہ

تشنۂ زارم بہ خون خویشتن

ہم تو اپنے خون کے خود پیاسے ہیں کہ ہم اس کو اللہ کے راستہ میں فدا کر دیں، تم ہم کو کیا ڈراتے ہو؟ ابھی بی بی سی نے مسلمانوں کو ڈرانے کے لیے اعلان کیا کہ طالبان کی سیکڑوں لاشیں سڑکوں پر نظر آئیں۔ یہ قسمت والے ہیں جو اللہ کے یہاں جنت کی سیر کرنے والے ہیں، ان شاء اللہ۔ ان کو مُردہ مت کہو، اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے کہ جو ہماری راہ میں شہید ہو جائے اس کو مُردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں ان کو ایک خاص حیات ہم دیتے ہیں جس کو تم نہیں جانتے۔

حضرت سید احمد شہید اور مولانا اسماعیل شہید رحمہما اللہ تعالیٰ کی کرامت:

اس کے بعد سید احمد رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سن لو۔ یہ دونوں بہت بڑے لوگ ہیں، اتنے بڑے لوگ ہیں کہ ان کی زبان میں اللہ نے اثر کر دیا۔ ایک بدکار رنڈی جو بہت مال دار تھی اس کے گھر جا کر مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے تقریر کی۔ پہلے تو آواز لگائی کہ فقیر کچھ صدا سنانا چاہتا ہے۔ اس بدکار عورت نے سمجھا کہ کوئی بھیک مانگنے والا ہے اپنی خادمہ سے کہا کہ اس کو آٹا دے دو۔ مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کو آٹا بھیجا تو مولانا نے فرمایا کہ فقیر آٹا نہیں لیتا پہلے اپنی صدا سناتا ہے۔ پردہ کراؤ، پردہ کرا کے پھر تقریر فرمائی اور قیامت کا حال بیان کیا کہ اذاالسماء انفطرت جب آسمان پھٹ جائے گا اور سورج گر جائے گا اور ستارے جھڑ جائیں گے تو ان عورتوں کو ایسا لگا کہ ابھی سورج گر رہا ہے، آسمان پھٹ رہا ہے، ستارے جھڑ رہے ہیں، سب چیخ مار کر رونے لگیں۔ اس بدکار عورت نے کہا کہ جلدی سے مجھے توبہ کرا دو اور میری شادی کرا دو۔ مولانا اسماعیل شہید نے اسی وقت توبہ کرائی اور اس کی شادی بھی کرا دی۔ اسی طرح ایک عورت نے سید احمد شہید کے ہاتھ پر توبہ کی اور گناہ کی زندگی سے اللہ والی زندگی اختیار کر لی۔

جب جہاد کا اعلان ہوا تو ان دونوں نے کہا کہ ہم بھی ان شوہروں کے ساتھ جہاد پر چلیں گی۔ مولانا نے پوچھا کہ تم لوگ جہاد میں کیا کرو گی؟ ان عورتوں نے کہا کہ ہم مجاہدین کے گھوڑوں کے لیے رات بھر چنے دلیں گی، چکی چلائیں گی، دِلّی سے چکی لے کر چلیں گی اور چنا دَل کر مجاہدین کے گھوڑوں کی غذا تیار کریں گی۔ (جاری ہے)

6 ستمبر: صوبہ ہرات کے صدر مقام ہرات شہر فدائی مجاہد نے امریکی فوجی قافلے پر استشہادی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں تین فوجی ٹینک مکمل طور پر تباہ اور 12 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

ما آتا کم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنه فانتھوا

استاذ العلماحضرت شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

ما آتا کم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنه فانتھوا۔

''اللہ تعالیٰ کے رسول جو حکم بھی تمہارے پاس لے کر آئیں تو تم اس کو لے لو اور قبول کرو اور جس چیز سے وہ تم کو منع فرمائیں تو تم اس سے باز آجاؤ اور رک جاؤ۔''

آپ اگر آج کے مسلم معاشرے پر نظر ڈالیں گے تو یہ معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی غالب اکثریت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہے، وہ یہود ونصاری اور دوسری غیر مسلم اقوام کی پیروی میں اس قدر پیش پیش ہیں کہ سوائے چند ظاہری رسموں کے ان میں اور غیروں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا، ہر جگہ مسلمان اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ نام مسلمانوں جیسا رکھ لیا جائے، ولادت و وفات کا طریقہ مسلمانوں کی طرح اختیار کر لیا جائے، پیدائش کے وقت بچے کے دائیں کان میں اذان، بائیں کان میں تکبیر پڑھ دی جائے، ختنہ کرادی جائے اور موت کے وقت غسل دے کر کفن پہنا کر نماز ادا کر کے دفن کر دیا جائے اور نکاح پڑھوا کر رشتہ ازدواج قائم کر دیا جائے، بس! مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی ادائیگی کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور اسلام کے دیگر ارکان بجالاتے ہیں، کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف عیدین یا جمعہ کا اہتمام کرتے ہیں مگر روزانہ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے اور ایسے بھی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، لیکن زکوٰۃ اور حج کو ضروری نہیں سمجھتے حالانکہ ان کے پاس اتنا مال ہوتا ہے کہ وہ زکوٰۃ دیں اور حج کریں، بہت سے روزہ سے جان چراتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کا پورے طور سے یا ناقص طریقہ پر خیال رکھنے والوں نے بس اسلام کے لیے اسی کو کافی سمجھ لیا ہے، انہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، عقائد اور عبادات کی طرح انتہائی ضروری ہے کہ رہن سہن کے طور طریقے بھی اسلامی ہونے چاہئیں، معاملات اور کاروبار کی ہر ہر شکل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ضروری ہے، اخلاق کی تربیت بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق لازمی ہے۔

آج ہمارا بود وباش کا طریقہ قطعاً غیر اسلامی ہو گیا ہے، لباس میں یہود ونصاری کی نقل ہو رہی ہے سر سے پاؤں تک ایک مسلمان ایسے لباس میں ملبوس نظر آتا ہے جو کفار وفساق کا شعار ہے، عورتوں میں عریانی اور بے حیائی کے مظاہر اس قدر عام ہیں کہ ایک شریف باحیا انسان کی نظریں شرم وغیرت سے جھک جاتی ہیں، گھروں میں مورتیوں اور تصویروں کی بھرمار ہے، گانے بجانے کا شغل عام ہو گیا ہے، یہ حیا سوز حرکتیں آج فیشن کا جزو لاینفک بنی ہوئی ہیں، کاروبار میں جھوٹ، فریب اور دھوکہ، لوٹ مار روزمرہ کا دستور بنے ہوئے ہیں، سود اور جوئے کو برائی اور گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، حلال کی نہیں حرام کی حرص زیادہ سے زیادہ ہوتی جارہی ہے، بغض وحسد، ریاکاری اور منافقت کا چلن اتنا ہے کہ کوئی بھی پاک نظر نہیں آتا، یہ سب اس لیے ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی تعلیمات کی پیروی چھوڑ دی ہے، حالانکہ جس خسارے اور نقصان سے آج ہماری قوم دوچار ہے اگر اسی کا صحیح صحیح جائزہ لے کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ احکامِ اسلام سے روگردانی ہی ہماری بیمار قوم کا اصل مرض ہے اور اس کا علاج صرف دامنِ رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی ہے اور کچھ نہیں۔

دنیا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ رہ کر کامیاب زندگی کا تجربہ کیا ہے، آج کے جدید دور کے تقاضوں کے پیشِ نظر بھی کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسی دامن سے وابستگی شرطِ اول ہے، یہ فریب اور دھوکہ ہے کہ آج کے تقاضے اور ہیں اور آج چودہ سو سال پہلے کی تعلیمات کارگر اور مفید نہیں ہیں۔صداقت، خلوص اور اللہ تعالیٰ کی اسی رسی کو مضبوط پکڑنے اور اسلامی احکام کی پیروی کرنے کی قیمت اور اہمیّت لازوال ہے۔ یہ سکے وقت گزرنے کے ساتھ پرانے نہیں ہوتے بلکہ ان کی عظمت کو اور چار چاند لگتے ہیں، زمانہ آج بھی پکار پکار کر ان کی عبقریت کی گواہی دے رہا ہے، پوری دنیا آج انسانوں کے نامعقول اور نامکمل دساتیر کی زبوں حالی کی پکار پکار کر شہادت دے رہی ہے اور زبان حال سے اللہ تعالیٰ کے قانون ودستور کی عظمت واہمیّت کی تائید کر رہی ہے۔

نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کامیابی کے لیے واحد اور خوب صورت ترین نمونہ ہیں اور اب قیامت تک کامیابی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتی۔ دنیا کے کسی حصّے میں رہائش پذیر کسی رنگ ونسل، کسی طبقہ وعمر کا فرد رضائے الٰہی کے حصول کا خواش مند ہو اسے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک کی بے چوں وچرا نقل کیے بغیر چارہ نہیں ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے روشن اعمال جس طرح علما ومبلغین کے لیے نمونۂ اتباع ہیں بالکل اسی طرح مجاہدین اور مصلحین کے لیے بھی اطاعت کا معیار ہیں، جس طرح منبر ومحراب کے تقاضے پیروی رسول کے محتاج ہیں بالکل اسی طرح مسندِ حکمرانی بھی راہ نمائی کے لیے نورِ نبوت کی حاجت مند ہے۔

وہ عقائد کی گتھیاں ہوں یا عبادت کے پاکیزہ طریقے، وہ معاشرت کا حسن ہو یا معاملات کی نزاکتیں، وہ اخلاق کی بلندیاں ہوں کہ قضا کی پابندیاں، ہر موڑ پر اور ہر پہلو میں خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقے ہی وصول الی الحق کے ضامن ہیں۔

کاش! مسلمان اس متاعِ گم گشتہ کو پھر از سرِ نو سنبھال لیں اور تعلیماتِ پیغمبر پر عمل پیرا ہو جائیں تو اس میں ان کا بھی بھلا ہے اور پوری انسانیت کا بھی بھلا ہے۔

☆☆☆☆☆

9 ستمبر: صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں امریکی اور افغان فوج کے مشترکہ اجلاس پر استشہادی حملہ ہوا، جس کے نتیجے میں 15 امریکی اور 20 افغان فوجی اور سول حکام ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا جذبۂ انفاق

مولانا محمد یوسف کاندھلوی رحمہ اللہ

حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ دن کے شروع حصّہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں کچھ لوگ آئے جو ننگے بدن اور ننگے پاؤں اور دھاری دار اونی چادریں اور عبا پہنے ہوئے تھے اور تلواریں گردنوں میں لٹکا رکھی تھیں۔ان میں سے اکثر لوگ قبیلہ مضر کے تھے۔ان کے فاقہ کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے (کہ شاید وہاں ان کے لیے کچھ مل جائے لیکن وہاں بھی کچھ نہ ملا) پھر باہر تشریف لائے تو حضرت بلالؓ نے پہلے اذان دی، پھر اقامت کہی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔پھر بیان فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَنِسَاء وَاتَّقُوا اللّهَ الَّذِیْ تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً(النساء: ۱)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان دار سے پیدا کیا اور اس جان دار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے، بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم خدائے تعالیٰ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے مطالبہ کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو بالیقین اللہ تعالیٰ تم سب کی اطلاع رکھتے ہیں"۔

اور پھر فرمایا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے دینار، درہم، کپڑے، ایک صاع گندم اور ایک صاع کھجور میں سے کچھ ضرور صدقہ کرے۔حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو تو اسے ہی صدقہ کردے۔راوی کہتے ہیں چنانچہ ایک انصاری ایک تھیلی لے کر آئے (وہ اتنی وزنی تھی کہ) ان کا ہاتھ اسے اٹھانے سے عاجز ہونے لگا۔پھر تو لوگوں کا تانتا بندھ گیا (اور لوگ بہت سامان لائے) حتیٰ کہ میں نے غلہ اور کپڑے کے دو بڑے ڈھیر دیکھے۔یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور (خوشی سے) ایسے چمک رہا ہے کہ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر سونے کا پانی پھیرا ہوا ہے۔

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بدھ کے دن قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جماعت انصار! انہوں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زمانہ جاہلیّت میں تم لوگ اللہ کی عبادت نہیں کیا کرتے تھے لیکن اس زمانہ میں تم میں یہ خوبیاں تھیں کہ تم یتیموں کا بوجھ اٹھاتے تھے، اپنا مال دوسروں پر خرچ کرتے تھے اور مسافروں کی ہر طرح سے خدمت کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسلام کی دولت عطا فرما کر اور اپنے نبی کو بھیج کر تم پر بہت بڑا احسان کیا تو اب تم اپنے مال سنبھال کر رکھنے لگے ہو۔انسان جو کچھ کھاتا ہے اس پر اجر ملتا ہے بلکہ درندے اور پرندے جو کچھ (باغوں کھیتوں وغیرہ میں سے) کھا جاتے ہیں اس پر بھی اجر ملتا ہے۔(بس یہ فضیلت سننے کی دیر تھی کہ) وہ حضرات انصار ایک دم (اپنے باغوں کو) کو واپس گئے اور ہر ایک نے اپنے باغ کی دیوار میں تیس تیس دروازے کھول دیے (تا کہ ہر ایک آئے اور کھائے)۔

حضرت سعید بن ابی ہلالہؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جحفہ کے مقام پر قیام فرمایا اور وہ بیمار بھی تھے۔انہوں نے کہا مچھلی کھانے کو میرا دل چاہ رہا ہے، ان کے ساتھیوں نے بہت تلاش کیا تو صرف ایک مچھلی ملی۔ان کی بیوی حضرت صفیہ بنت ابی عبید نے اس مچھلی کو لیا اور اسے تیار کرکے ان کے سامنے رکھ دیا۔اتنے میں ایک مسکین ان کے پاس آکر کھڑا ہوگیا۔انہوں نے اس مسکین سے کہا کہ تم یہ مچھلی لے لو۔اس پر ان کی بیوی نے کہا سبحان اللہ! ہم نے آپ کی خاطر بڑی مشقت اٹھا کر یہ مچھلی خاص طور پر آپ کے لیے تیار کی، ہمارے پاس سامانِ سفر ہے اس میں سے اس مسکین کو دے دیں گے۔انہوں نے (اپنا نام لے کر کہا) عبداللہ کو یہ مچھلی بہت پسند آرہی ہے اس لیے مسکین کو یہی مچھلی دینی ہے۔ابن سعد نے اس جیسی روایت ذکر کی ہے، اس میں یہ ہے کہ ان کی بیوی نے کہا ہم مسکین کو ایک درہم دے دیتے ہیں، یہ درہم اس مچھلی سے زیادہ اس کے کام آئے گا، آپ یہ مچھلی کھائیں اور اپنی چاہت پوری کریں۔انہوں نے کہا میری چاہت وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں۔

محمد بن منکدرؒ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون تو حضرت زید بن حارثہؓ اپنی ایک گھوڑی لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، جس کا نام شبلہ تھا اور انہیں اپنے مال میں سے کوئی چیز اس گھوڑی سے زیادہ محبوب نہیں تھی اور عرض کیا کہ یہ گھوڑی اللہ کے لیے صدقہ ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرما کر ان کے بیٹے حضرت اسامہ بن زیدؓ کو سواری کے لیے دے دی۔حضرت زید بن حارثہؓ کو یہ اچھا نہ لگا کہ ان کی صدقہ کی ہوئی گھوڑی ان کے ہی بیٹے کو مل گئی۔یوں صدقہ کی ہوئی چیز اپنے ہی گھر میں واپس آگئی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ناگواری کا اثر ان کے چہرے میں محسوس فرمایا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے اس صدقہ کو قبول کر چکے ہیں (لہٰذا اب یہ گھوڑی جسے بھی مل جائے تمہارے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی)۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ سے زیادہ سخی کوئی عورت نہیں دیکھی۔البتہ ان دونوں کی سخاوت کا طریقہ الگ الگ تھا۔حضرت عائشہ تھوڑی تھوڑی چیز جمع کرتی رہتیں، جب کافی چیزیں جمع ہو جاتیں تو پھر ان کو تقسیم فرما دیتیں اور حضرت اسماء تو اگلے دن کے لیے کوئی چیز نہ رکھتیں یعنی جو کچھ تھوڑا بہت آتا اسی دن تقسیم کردیتیں۔

☆☆☆☆☆

10 ستمبر: صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں فدائی مجاہد نے امریکی فوجی مرکز فدائی حملہ کیا، 100 سے زائد امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ

محمد یونس قریشی

سیدنا حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی کا شمار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن جاں نثاروں میں ہوتا ہے جو نہ صرف شجاعت و بسالت کے اعتبار سے ایک دلاورِ صف شکن تھے بلکہ علم و فضل کے لحاظ سے بھی آسمانِ ہدایت کے نہایت درخشندہ ستارے تھے۔ان کا تعلق عرب کے مشہور قبیلہ بنو اشجع سے تھا۔علامہ ابن اثیرؒ کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن یا ابوحماد تھی اور بقول بعض ابوعمر۔بعض روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے والد مالک بن ابی عوف اشجعی کو بھی شرفِ صحابیت حاصل تھی۔

اربابِ سِیَر نے یہ تصریح نہیں کی کہ حضرت عوفؓ نے قبول اسلام کا شرف کب حاصل کیا البتہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ غزوۂ خیبر (اوائل ۷ ہجری) میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔

بعض اہلِ سِیَر نے لکھا ہے کہ ۵ ہجری میں بنو اشجع کا ایک وفد بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا۔اس میں ۱۰۰ یا اس سے کچھ زیادہ آدمی شامل تھے،ان لوگوں نے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف صلح و امن کا معاہدہ کیا،لیکن جب یہ معاہدہ معرضِ تحریر آیا تو وہ قبولِ اسلام پر آمادہ ہوگئے۔چنانچہ سب دولتِ اسلام سے بہرہ یاب ہوکر گھروں کو لوٹے۔گویا انہوں نے ۵ ہجری میں اسلام قبول کرلیا تھا۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ غزوۂ خیبر میں وہ سب صحابہؓ شریک تھے جن کو ذیقعدہ ۶ ہجری میں حدیبیہ میں بیعتِ رضوان کا مہتم بالشان شرف حاصل ہوا تھا،اس لیے یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ حضرت عوفؓ کو بھی یہ شرف حاصل ہوا ہو۔غزوۂ خیبر کے بعد حضرت عوفؓ غزوۂ موتہ میں جاں بازانہ شریک ہوئے۔

رمضان ۸ ہجری میں حضرت عوفؓ کو اُن دس ہزار قدسیوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا جو فتح مکہ کے موقع پر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔اس تاریخ ساز موقع پر حضرت عوفؓ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ بنو اشجع کا جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھا۔

فتح مکہ کے بعد انہوں نے غزوۂ حنین میں دادِ شجاعت دی۔۹ ہجری میں غزوۂ تبوک کے پرصعوبت سفر میں بھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔صحیح بخاری میں ان سے روایت ہے کہ میں غزوۂ تبوک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''چھ باتیں قیامت سے پہلے ہوں گی،ان کو یاد کرلو۔میری موت،پھر فتح بیت المقدس،پھر وبا جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قعاص،پھر مال کا بکثرت ہونا یہاں تک کہ اگر ایک شخص کو ۱۰۰ اشرفیاں دی جائیں تو بھی وہ خوش نہ ہوگا۔پھر ایک فتنہ برپا ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ بچے گا جس میں وہ داخل نہ ہو۔پھر ایک صلح تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی اور وہ بے وفائی کریں گے اور ۸۰ جھنڈوں کے ساتھ تمہارے مقابلے پر آئیں گے اور ہر جھنڈے کے ساتھ ۱۲ ہزار آدمی ہوں گے''۔

ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عوفؓ کو ایک سریّہ پر روانہ فرمایا۔اس کا حال وہ خود اس طرح بیان کرتے ہیں:

''مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریّہ پر روانہ فرمایا۔ایک آدمی نے کہا میں تمہارے ساتھ اس شرط پر چلتا ہوں کہ تم میرے لیے ایک حصّہ مالِ غنیمت میں سے دو۔پھر کہنے لگا،خدا کی قسم مجھے کیا علم کہ تم لوگوں کو مالِ غنیمت ملے یا نہ ملے۔تم تو میرے لیے ایک معین حصّہ مقرر کردو۔میں نے اس کے لیے تین اشرفیاں مقرر کیں۔پھر ہم لوگوں نے جہاد کیا اور مالِ غنیمت حاصل کیا۔میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا،آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،میں اس کے لیے دنیا اور آخرت میں سوائے ان تین اشرفیوں کے جو اس نے لے لی ہیں اور کچھ نہیں پاتا''۔(طبرانی و ہیثمی)

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد رسالت میں ایک دفعہ حضرت عوفؓ اپنے دشمنوں کے ہاتھوں گرفتار ہوگئے۔انہوں نے تانتوں سے باندھ کر محبُوس کردیا۔ان کے والد مالک بن ابی عوف اشجعی،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا،میرے بیٹے عوف کو دشمنوں نے گرفتار کرلیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی آدمی کے ذریعے عوف کو کہلا دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے حکم دیا ہے کہ تو کثرت سے **لا حول ولاقوۃ الا باللہ** پڑھ..........اُنہوں نے ایک آدمی کے ذریعے حضرت عوفؓ تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم پہنچا دیا۔حضرت عوفؓ نے تعمیل ارشاد کی تو جن تانتوں سے دشمن نے اُنہیں باندھ رکھا تھا وہ ٹوٹ گئیں اور عوفؓ قید خانے سے باہر نکل آئے۔ان کی نظر دشمنوں کی ایک اونٹنی پر پڑی جو قریب ہی تھی۔اس پر سوار ہوکر گھر کی طرف روانہ ہوئے۔راستے میں دشمنوں کی چراگاہ تھی،اس میں ان کے سب جانور چر رہے تھے۔انہوں نے ان جانوروں کو (ایک خاص انداز میں) پکارا تو وہ سب کے سب اُن کی سواری (اونٹنی) کے پیچھے چل پڑے۔عوفؓ گھر پہنچے تو ان کے ماں باپ بہت خوش ہوئے،والد اور خادم نے باہر نکل کر دیکھا تو سارے میدان کو اونٹوں سے بھرا ہوا پایا۔حضرت عوفؓ نے والد کو اپنا اور اونٹوں کا

11 ستمبر: مجاہدین نے کابل کے قریب واقع امریکی مرکز بگرام ایئربیس پر تین میزائل داغے جس کے نتیجے میں 4 افغان مترجم اور 8 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

سارا قصہ سنایا۔ وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان اونٹوں کے ساتھ جو چاہے کرو، میں اس معاملہ میں دخل نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت اتری:

وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجاً ○ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (الطلاق: ۳،۲)

''جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے مضرتوں سے نجات کی صورت پیدا کر دیتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ پر توکل کرے گا تو اللہ اس کے لیے کافی ہے''۔

حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں شام میں رومیوں کے خلاف جہاد کا آغاز ہوا، یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ کے عہد خلافت میں متعدد خوں ریز معرکوں کے بعد پورے شام پر مسلمانوں کو مکمل غلبہ ہو گیا۔ حضرت عوفؓ بھی شام جانے والے لشکروں میں شامل ہو گئے تھے۔ شام میں انہوں نے رومیوں کے خلاف کئی لڑائیوں میں دادِ شجاعت دی۔ ان کے قیامِ شام کے زمانے میں ایک دفعہ امیر المومنین حضرت عمرؓ شام تشریف لے گئے۔ ایک دن ایک شامی یہودی امیر المومنین کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوا کہ اس کا سر پھٹا ہوا تھا اور جسم پر جگہ جگہ چوٹوں کے نشانات تھے۔ اس نے فریاد کی کہ اے مسلمانوں کے امیر! ایک مسلمان نے ناحق میرے ساتھ یہ سلوک کیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

حضرت عمرؓ اس کی فریاد سن کر غضب ناک ہو گئے اور حضرت صہیبؓ سے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو کہ کس شخص نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے، پھر اس کو میرے پاس لے کر آؤ۔

حضرت صہیبؓ نے جا کر تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ حضرت عوف بن مالکؓ نے اس یہودی کو زدوکوب کیا۔ حضرت صہیب نے ان سے کہا کہ امیر المومنین تم پر سخت خفا ہیں تم حضرت معاذ بن جبلؓ کے پاس جاؤ اور ان کو ساتھ لے جا کر امیر المومنین کے سامنے سارا قصہ بیان کرو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت عمرؓ نے نماز سے فارغ ہو کر حضرت صہیبؓ سے دریافت کیا، کیا تم اس آدمی کو لے کر آئے ہو؟ حضرت صہیبؓ نے کہا، جی ہاں، اس یہودی کو مارنے والے عوف بن مالک اشجعیؓ ہیں جو یہاں موجود ہیں۔ امیر المومنین ابھی کچھ کہہ نہیں پائے تھے کہ حضرت معاذ بن جبل کھڑے ہو گئے اور کہا:

''اے امیر المومنین! عوف بن مالکؓ یہ میرے پاس بیٹھے ہیں ان کی پہلے سنیے اور ان کو سزا دینے میں جلدی نہ کیجیے''۔

حضرت عوفؓ نے بیان کیا:

''اے امیر المومنین! یہ مدعی (یہودی) گدھے پر ایک مسلمان عورت کو ہنکالے جا رہا تھا۔ پھر اس نے اس عورت کو کچوکا دیا تاکہ وہ گدھے سے گر پڑے۔ جب وہ نہ گری تو اس نے اسے دھکا دیا، وہ نیچے جا پڑی تو اس شخص نے اس کی بے حرمتی کی، اس پر میں نے اس کو یہ سزا دی''۔

حضرت عمرؓ نے حضرت عوفؓ سے فرمایا تم اس عورت کو لاؤ تاکہ وہ تمہارے بیان کی تصدیق کرے۔ چنانچہ حضرت عوفؓ اس عورت کے گھر پہنچے اور اس کے شوہر اور والد سے کہا کہ اس خاتون کو امیر المومنین بلاتے ہیں۔ وہ دونوں اس کو بھیجنے پر راضی نہ ہوئے اور کہا کہ اس سے ہماری رسوائی ہو گی لیکن اس خاتون نے کہا ''خدا کی قسم میں امیر المومنین کے پاس ضرور جاؤں گی''۔ اب اس کے شوہر اور والد نے کہا کہ ہم جاتے ہیں اور تیری طرف سے ساری بات کہہ آئیں گے۔ چنانچہ ان دونوں نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر بالکل اسی قسم کا بیان دیا جیسا حضرت عوفؓ نے دیا تھا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ اس یہودی کو سولی دی جائے۔ ساتھ ہی فرمایا کہ ہم نے تم لوگوں سے اس بات پر صلح نہیں کی کہ تم اس قسم کی حرکتیں کرتے پھرو۔ اس کے بعد فرمایا، اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری میں اللہ سے ڈرو، جو شخص بھی اہلِ ذمہ میں سے ایسا کام کرے گا اس کی ہمارے اوپر کوئی ذمہ داری نہیں۔ (کنزالعمال ج ۲، ص ۲۹۹)

حضرت عوفؓ کا شمار فضلا صحابہؓ میں ہے، ان سے ۶۷ احادیث مروی ہیں۔ ان کی رواۃِ حدیث میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت مقدام بن معدی کرب رضوان اللہ علیہم اجمعین جیسے عظیم المرتبت صحابہ اور حضرت ابو مسلم، حضرت ابو ادریس خولانی اور حضرت جبیر بن نفیر رحمہم اللہ جیسے جلیل القدر تابعین شامل ہیں۔

فتح شام کے بعد حضرت عوف بن مالکؓ نے دمشق میں مستقل سکونت اختیار کر لی تھی۔ ابن اثیرؒ کا بیان ہے کہ وہ مصر بھی گئے تھے۔ شاید مصر کی تسخیر کے لیے جانے والے لشکر میں شامل ہو گئے ہوں لیکن پھر دمشق واپس آ گئے اور وہیں ۷۳ ہجری میں وفات پائی۔

☆☆☆☆☆

''توہین رسالت کے حوالے سے آج کا دور ہماری تاریخ کا بدترین دور ہے۔ توہین رسالت کا یہ سلسلہ ڈنمارک کے ایک اخبار سے شروع ہوا اور پھر بہت سی حکومتوں اور اخبارات نے آزادی رائے کے نعرے کے تحت ان سے اظہار یکجہتی کی۔ یوں یہ خاکے ساری دنیا میں پھیل گئے۔ اس کے بعد سویڈن میں بننے والے خاکے ہیں جن کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت میں دکھایا گیا ہے کہ اس سے بڑھ کر توہین آمیز کوئی چیز نہیں ہو سکتی! اس کے علاوہ اللہ کی کتاب کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے وہ ناقابل بیان ہے! اسے ٹائلٹ پیپر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس پر نشانہ بازی کی مشق کی جاتی ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اور جس حد تک ہو رہا ہے، اگرچہ مسلمانوں کے دل اس پر رنجیدہ ہوتے ہیں لیکن یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ ان کفار کا انجام نزدیک ہے''۔ (شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ)

13 ستمبر: صوبہ پکتیکا ضلع یحییٰ خیل میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوج کی گشتی پارٹی حملہ کیا جس کے نتیجے میں تین ٹینک ہو گئے اور 16 فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

گھر میں داخل ہونے کے آداب

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الذرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدۃ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں' کو حق تعالیٰ نے علوم قرآن وحدیث میں خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''من ادب الاسلام'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصہ نذر قارئین ہے۔

دین اسلام کے بہت سے آداب وفضائل ہیں اور ان کا تعلّق زندگی کے ہر شعبہ سے ہے۔یہاں تک کہ جن کاموں کو معمولی سمجھا جاتا ہے اسلام نے ان میں بھی آداب کی تعلیم دی ہے۔جیسے بیت الخلا میں داخل ہونا، اس سے باہر نکلنا، اس میں بیٹھنے کی کیفیت، استنجا کا طریقہ، چنانچہ جب ایک مشرک نے غصہ دلانے کے لیے طنزیہ انداز میں جلیل القدر صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''تمہارے نبی نے تو تمہیں ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ استنجا کا طریقہ بھی سکھایا ہے'' تو انہوں نے فرمایا ''جی ہاں !ایسا ہی ہے، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پیشاب یا قضائے حاجت کے وقت استقبال قبلہ سے روکا ہے اور اس سے بھی روکا ہے کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجا کریں یا تین پتھروں سے کم سے استنجا کریں، (مسلم)۔اسی طرح ان آداب کا تعلّق ہر بڑے چھوٹے اور مرد وعورت سے ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ان النساء شقائق الرجال (ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد)

''بے شک عورتیں مردوں کا جز ہیں''۔

یعنی عورتیں مردوں جیسی ہیں، اپنی خلقت، طبیعت اور شرعی احکام میں، سوائے ان احکام کے جو مردوں یا عورتوں کے ساتھ خاص ہیں۔لہٰذا جن اسلامی آداب کا مطالبہ مرد سے کیا جاتا ہے، ان کا مطالبہ عورت سے بھی کیا جائے گا۔کیونکہ ان دونوں سے مسلمان معاشرہ وجود میں آتا ہے اور اسلام دونوں کو مخاطب کرتا ہے۔

یہ وہ آداب ہیں جن کی اسلام نے تلقین کی ہے اور جن کو اپنانے کی ترغیب اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید کی ہے تاکہ ان کی برکت سے ایک مومن کی شخصیت اپنے کمال کو پہنچے اور لوگوں میں اتفاق اور محبت پیدا ہو۔بے شک مسلمان جب ان آداب اور فضائل کو اختیار کرتا ہے تو اس کے حسن معاشرت میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے محاسن کو قوت حاصل ہوتی ہے اور اس کی شخصیت محبُوب بن جاتی ہے اور دوسروں کے دل وجان میں جگہ بنالیتی ہے۔

یہ آداب شریعت کی روح اور مقاصد میں سے ہیں اور ان کو آداب کے نام سے تعبیر کرنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ان کا تعلّق معمولاتِ زندگی کے ان حصوں سے ہے جس میں کرنے یا نہ کرنے کا انسان کو اختیار ہے یا ان پر عمل کرنا صرف اولیٰ اور بہتر ہے۔

اسلام کے سلام کو چھوڑ کر......جو کہ اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی پہچان ہے......دوسری قوموں کے سلام جیسے ''گڈ مارننگ'' اور ''ہیلو'' وغیرہ کو اپنانا اسلام کے سلام کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔حالانکہ یہ وہ سلام ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وفعل سے امت کو تعلیم دی ہے۔

امام قرافی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب 'الفروق' میں ادب اور عمل کی باہمی نسبت کو بیان کرتے ہوئے ادب کی عمل پر فوقیت کو یوں بیان فرمایا ہے:

''جان لو! کہ تھوڑا سا ادب زیادہ عمل سے بہتر ہے''۔

اسی لیے حضرت رویم جو ایک عالم اور صالح بزرگ گرزے ہیں، انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

''پیارے بیٹے! اپنے عمل کو نمک بناؤ اور اپنے ادب کو آٹا بناؤ''۔

یعنی ادب پر اتنی کثرت سے عمل کرو کہ کثرت کے اعتبار سے اس کی حیثیت ایسی ہوجائے جیسے گوندھے ہوئے آٹا کی نمک کے مقابلہ میں۔اور ادب سے معمور تھوڑا سا عملِ صالح اس زیادہ عمل سے بہتر ہے جس میں ادب کی کمی ہو۔

میں کہتا ہوں کہ اگر اسلامی معاشرت کے آداب میں سے کسی ادب میں سادگی یا عمومیت نظر آئے تو اس پر تنبیہ کو تعجب سے نہ دیکھا جائے کیونکہ ہم میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو ان آداب کے بارے میں غلطی کرتے ہیں اور ان آداب میں کوتاہی کرنے کی وجہ سے

13 ستمبر: صوبہ غزنی ضلع قرہ باغ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں سیکورٹی فورسز کی چار گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور 8 سیکورٹی اہلکار مارے گئے۔

ایک مسلمان کی شخصیت بدنما نظر آتی ہے۔ جب کہ مسلمان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے جمال، کمال اور علامات کی وجہ سے ممتاز نظر آئے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد گرامی سے راہ نمائی ملتی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

انکم قادمون علی اخوأنکم فأخسنوا لباسکم و أصلحوا رحالکم حتیٰ تکونوا کأنکم شامّة فی الناس فان اللہ لا یحب الفحش والتفحش (ابو داؤد، مسند احمد)

''تم اپنے بھائیوں سے ملنے والے ہو، لہٰذا اچھے لباس پہن لو، اپنی سواریوں کے پالان درست کرلو، تاکہ تم مجلس میں ممتاز نظر آؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو بدزبانی اور بے حیائی پسند نہیں''۔

لہٰذا ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے عمدہ لباس، ظاہری حالت اور اچھی ہیئت سے مسلمان نظر آئے، اللہ تعالیٰ ہی سیدھی راہ دکھانے والا ہے۔

جب آپ گھر میں داخل ہوں یا گھر سے نکلیں تو زور سے دروازہ بند نہ کریں، اور نہ ہی اسے اس طرح چھوڑ دیں کہ وہ زور سے خود بند ہو جائے کیونکہ یہ حرکت اس اسلام کی تعلیم کردہ نرم مزاجی کے خلاف ہے جس کی طرف آپ کو نسبت کا شرف حاصل ہے۔ بلکہ آپ کو چاہیے کہ نہایت نرمی سے دروازہ بند کریں، شاید آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت سنی ہوگی جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان الرفق لا یکون فی شئی الا زانہ ولا ینزع من شئی الا شانہ (صحیح مسلم)

''نرمی جس چیز میں بھی پائی جائے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور نرمی جس چیز سے بھی نکال دی جائے وہ اسے بدصورت بنا دیتی ہے''۔

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہوں یا گھر سے نکلیں تو گھر میں موجود اپنے گھر والوں کو، چاہے مرد ہوں یا خواتین، مسلمانوں کو سلام ضرور کریں۔ یعنی **السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ**' کہیں۔

اسلام کے سلام کو چھوڑ کر...... جو کہ اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی پہچان ہے...... دوسری قوموں کے سلام جیسے ''گڈ مارننگ'' اور ''ہیلو'' وغیرہ کو اپنانا اسلام کے سلام کو ختم کرنے کے مترادف ہے۔ حالانکہ یہ وہ سلام ہے جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے امت کو تعلیم دی ہے اور جو سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سکھایا تھا۔

چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یابنی اذا دخلت علی اھلک فسلم یکون برکة علیک و علی اھلک (صحیح مسلم)

''پیارے بیٹے! جب گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو، یہ سلام تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لیے برکت ہوگا''۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ جو بہت بڑے فضلا تابعین میں سے ہیں فرماتے ہیں:

اذا دخلت بیتک فسلم علی اھلک فھم احق من سلمت علیھم

''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ وہ سلام کے زیادہ حق دار ہیں''۔

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذاانتھی احدکم الی مجلس فلیسلم ثم اذا قام فلیسلم فلیست الاولی باحق من الأخرة (ترمذی)

''جب تم میں سے کوئی مجلس میں جائے تو سلام کرے اور جب مجلس سے جانے کا ارادہ کرے تو سلام کرے کیوں کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ اہمیّت نہیں رکھتا''۔

جب آپ اپنے گھر میں داخل ہونے لگیں تو گھر میں موجود افراد کو داخل ہونے سے پہلے اپنے آنے سے مطلع کریں تاکہ آپ کے یک دم داخل ہونے سے وہ گھبرا نہ جائیں یا ایسا نہ ہو کہ گویا آپ ان کی کسی کمزوری کو تلاش کر رہے ہیں۔

حضرت ابوعبیداللہ عامر بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن مسعود جب گھر میں آتے تو پہلے مانوس کرتے یعنی گھر والوں کو مانوس کرنے کے لیے ان کو مطلع کرتے، کوئی بات کرتے، اور آواز بلند کرتے تاکہ وہ مانوس ہو جائیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونا چاہے تو اسے چاہیے کہ کھنکھارے یا اپنے جوتوں کی آواز سنائے''۔

امام احمد بن حنبل کے صاحب زادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب جب مسجد سے گھر لوٹتے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے پیر زمین پر مارتے تاکہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے ان کے جوتے کی آواز آئے اور کبھی کھنکھارتے تاکہ گھر میں موجود افراد کو اپنے اندر آنے کی اطلاع دے سکیں۔

یہی وجہ ہے کہ بخاری اور مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ سے یہ روایت آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص سفر وغیرہ سے واپسی پر گھر والوں کو بتائے بغیر رات کو اپنے گھر میں لوٹے، یعنی سفر وغیرہ سے گھر والوں کو بغیر بتائے آجائے تاکہ اس طرح ان کی خیانت یا کمزوریوں کو تلاش کرے۔

☆☆☆☆☆

14 ستمبر: کابل شہر میں مجاہدین نے امریکی سفارت خانے اور فوجی مرکز سمیت متعدد اہم مقامات پر فدائی حملے کیے جن کے نتیجے میں 50 سے زائد امریکی و افغان فوجی ہلاک جبکہ درجنوں زخمی ہوئے۔

امریکی حملے کے بعد ۲۰۰۱ء میں امیر المومنین نصرہ اللہ کا پہلا بیان

میرے محترم دوستو! پہلے خصوصی طور پر میں آپ کے سوالوں کے جوابات دوں گا، کیوں کہ ایک راست گو آدمی سائل کے صحیح سوالوں کا جواب دیتا ہی ہے۔ اگر سائل کے سوالات منفی سوچ پر مبنی ہوں تو وہ نفی میں جواب دے گا، اگر وہ مثبت جوابات کا خواہاں ہے تو وہ اسے ضرور ملے گا، میں آپ سے سوالات و جوابات کی بجائے چند باتیں کروں گا شاید کہ آپ ان باتوں میں اپنے سوالوں کے جواب پالیں گے۔ میری یہ باتیں تمام مسلمانوں کے لیے نصیحت ثابت ہوں گی۔

میں چند مختصر باتوں میں اپنی گزشتہ جدوجہد کا خلاصہ آپ کے سامنے وضاحت سے پیش کروں گا۔ اس سے مقصود اپنی کارکردگی کا بیان نہیں، یہ سب آپ حضرات کی اطلاع کے لیے ہے۔ اگرچہ اصل نصیحت وعبرت قرآن مجید میں ہے اور اس فرد کے لیے نصیحت ہے جو قرآن مجید میں غور وفکر کرتا ہے۔ قرآن مجید سے بڑھ کر وعظ ونصیحت کی کتاب کوئی نہیں۔ بچپن ہی سے حکمت سے مجھے واسطہ پڑا، میں نے دینی علوم سیکھنے شروع کیے جب کہ میری عمر اس وقت تین سال تھی۔ میری تربیت میرے چچاؤں کے ہاتھوں ہوئی۔ پھر جب میں اٹھارہ یا انیس سال کی عمر کو پہنچا تو کمیونسٹوں نے انقلاب برپا کردیا۔ میں نے بھی جہاد میں حصّہ لیا۔ جہاد کے دوران مجھے چار مرتبہ زخم آئے۔ ایک بار میں افغانستان میں رُوسی مداخلت سے قبل زخمی ہوا انقلاب کے دوران!!! پھر جہاد کے دوران زخم آئے۔ پھر جب روس افغانستان سے نکل گیا تو ایک بار پھر میں نے دوبارہ علوم دینیہ کا حصول شروع کیا۔

اس مدرسہ میں اسباق کا آغاز کیا جسے ہم نے خود جہادی مدرسہ کے طور پر بنایا تھا جس کی بنیاد ہم نے جہاد پر رکھی تھی، لیکن روسی شکست کے بعد ملک پر جو حکومت قائم ہوئی۔ دنیا جہاں نے ایک طویل مدت تک اس حکومت کا مشاہدہ کیا۔ ان مختلف لیڈروں کے داخلی تنازعات کی وجہ سے افغانستان میں نہ کوئی حاکم تھا اور نہ کوئی حکومت۔ اس طویل مدت کے دوران لوگوں کی معاشی حالت بگڑتی گئی اور مسلمانوں کو مصیبتوں اور مشقتوں نے آگھیرا۔ شہروں میں ظلم وفساد کا دور دورہ چلا، جن لوگوں نے جو مصیبتیں اُٹھائیں وہ انہیں کو معلوم ہیں۔

ان حالات میں مجھے فکر ہوئی کہ میں اللہ کے صالح بندوں کو ڈھونڈوں جو اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، جن کے پاس جہاد کا کچھ جذبہ ہو اور ان کے پاس کچھ اسلامی تعلیمات ہوں، کیوں کہ وہی لوگ وہاں پیش آنے والی مصیبتوں کا حل نکال سکیں گے اور اس جدوجہد میں جو مشکلات آئیں، انہیں سہار سکیں گے۔

نفس اور اس کی خواہشات:

اس ضمن میں مَیں نے طلبہ سے اپنی اس سوچ کا ذکر کیا۔ میں نے انہیں واجبات کی پابندی اور منکرات چھوڑنے کے بارے میں تاکید کی اور مسلمانوں کے اوپر ہونے والے مظالم کے خاتمے کی بھی تاکید کی۔ بعض طلبہ نے میری حمایت کی اور انہوں نے اس بارے میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ پھر ہم نے اپنی اس فکر کو عملی جامہ پہنایا، ہم نے اپنی عددی وسامانی قلت کی فکر نہیں کی حتیٰ کہ ہم نے کھانے کے انتظام کی بھی فکر نہیں کی، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کے دین کی نصرت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اپنی قدرت کاملہ سے مدد کریں گے۔ ہمارا اعتماد اور توکل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر تھا۔ ہم نے عملی میدان میں قدم رکھا تو نتائج مثبت برآمد ہوئے اور کام یہاں تک آپہنچا۔

طالبان ایک خالص دینی اور روحانی قوت ہیں جو امریکہ اور روس کو دکھائی دیتی ہے اور وہ باتیں جو وہ ہمارے بارے میں مشہور کرتے ہیں وہ محض پروپیگنڈہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس تحریک کی روحانی اور معنوی طاقت سے ڈرتے ہیں، لیکن ہمارا اعتماد اور توکل اللہ تعالیٰ پر بہت قوی ہے، حتیٰ کہ دنیا قریب سے یہ دیکھ چکی ہے کہ ہم اپنے موقف اور عقیدے سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے ہیں اور ہم آئندہ بھی ان شاء اللہ اپنی اس بات سے انحراف نہیں کریں گے۔

افغانستان میں جو کچھ ہو رہا ہے پوری دنیا اس سے باخبر ہے۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ حالات اس سے قبل کیسے تھے اب صورت حال کیا ہے؟ دوسرے لوگ اس بات کی تصدیق نہیں کریں گے۔ انہوں نے ہماری اس تحریک کو سیاسی تنظیم کا نام دیا اور کہا کہ ہماری اس تحریک کے پیچھے کوئی ہاتھ ہے، ورنہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی قلیل مدت میں ہم نے اتنی بڑی کامیابیاں حاصل کیں اور اتنے بڑے چیلنج کا سامنا کرنے میں کامیاب ہوئے، حالانکہ حقیقت وہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں کہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کے لیے کوئی مشکل اور اس سے ذرا بھی بعید نہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت کے لیے اپنے نفس اور اس کی خواہشات کو دبا کر رکھتا ہے۔

افراط و تفریط کیا ہے؟

ہر وہ کام جو ہم نے کیا اور آئندہ کریں گے یہ ہمارے دینی فرائض میں سے ہے۔

15 ستمبر: صوبہ پکتیکا ضلع خیر کوٹ میں مجاہدین نے پولیس کی چیک پوسٹوں پر حملے کیے۔ ان حملوں کے نتیجے میں 19 پولیس اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک کی طرف سے یہ گھیراؤ اور حملے کوئی نئی چیز نہیں ہیں، کیوں کہ ہمارے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی گھیراؤ اور حصار کیا گیا جیسا کہ ہمارا گھیراؤ کیا جا رہا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد سے اس محاصرے کو ختم کریں گے اور اس کا رُخ پھیر دیں گے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ توڑا تھا اور کفار کی فوجوں کا رُخ پھیرا تھا۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں اور اپنی تمام ذمہ داریوں کو کامل طور پر ادا کریں جتنا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مکلّف بنایا ہے۔ اسلام تکلیف مالایطاق (استطاعت سے زیادہ) حکم نہیں دیتا۔

امریکہ اور اہلِ مغرب جو ہمیں انتہا پسند کہتے ہیں، ہم انتہا پسند نہیں ہیں۔ افراط و تفریط دونوں اسلام میں ناجائز ہیں۔ مسلمانوں نے وحی کی ہدایات کی روشنی میں افراط و تفریط کی ایک حد مقرر کی ہے۔ کافر افراط و تفریط کی تحدید کیسے کر سکتا ہے؟ اس چیز کو عقل قبول نہیں کرتی، یہ وہ باتیں ہیں جو وہ اپنی طرف سے کہتے ہیں۔ جسے ہمارے اعمال میں کوئی شک ہو، وہ ہمارے پاس آئے، ہمیں قریب سے دیکھے، پھر ہمارے ان اعمال کو کتاب اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی رُو سے پرکھے۔ اگر ہم کتاب اللہ اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں تو ان کا حق بنتا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ دُشمنی یا مخالفت کریں اور اگر ہم نے اپنے اس موقف سے انحراف کیا تو ہم صحیح مسلمان نہیں رہ سکتے، صرف نام کے مسلمان رہیں گے لیکن یہ دور پروپیگنڈے کا دور ہے۔ جس کی ابلاغ عامہ میں دسترس ہو، اسی کو دنیا جانتی ہے اور اسی کی لوگ مانتے ہیں۔ ہمارے بارے میں بھی لوگوں کی معلومات کا ذریعہ یہی ذرائع ابلاغ ہیں جو ہمارے دشمنوں کنٹرول میں ہیں۔ ہمارے پاس ابلاغ عامہ کے وسائل کم اور محدود ہیں۔ ہمارا اعتماد اللہ تعالیٰ کی مدد پر ہے۔

پروپیگنڈہ اور حقیقت:

تحریکِ اسلامی طالبان کی یہ تحریک ایک روحانی تحریک ہے۔ دنیا گواہ ہے کہ تاریخ میں روس اور امریکہ ایک موقف پر کبھی اکٹھے اور متحد نہیں ہوئے، خصوصاً افغانستان جیسے ایک چھوٹے سے ملک کے خلاف جنگ میں متحد نہیں ہوئے۔ مگر آج باوجود یکہ ان کے درمیان بڑے بڑے اختلافات ہیں، لیکن وہ افغانستان اور طالبان کے خلاف ایک ہی مورچے میں کھڑے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ طالبان ایک خالص دینی اور روحانی قوت ہیں جو امریکہ اور روس کو دکھائی دیتی ہے اور وہ باتیں جو وہ ہمارے بارے میں مشہور کرتے ہیں وہ محض پروپیگنڈہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس تحریک کی روحانی اور معنوی طاقت سے ڈرتے ہیں، لیکن ہمارا اعتماد اور توکل اللہ تعالیٰ پر بہت قوی ہے، حتیٰ کہ دنیا قریب سے یہ دیکھ چکی ہے کہ ہم اپنے موقف اور عقیدے سے کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹے ہیں اور ہم آئندہ بھی ان شاء اللہ اپنی اس بات سے انحراف نہیں کریں گے، کیوں کہ وہ چیز جس پر ہمارا اعتقاد ہے وہ ہمارا دین ہے۔

ہم اس سے پیچھے نہیں ہٹیں گے کیوں کہ دین سے پیچھے ہٹنا مسلمان کے لیے موت کی مانند ہے۔ مسلمان کے لیے حقیقی موت اپنے دین اور اعتقاد سے پیچھے ہٹنا ہے اور اپنے دین کے احکامات پر عمل ترک کرنا بھی حقیقی موت ہے۔ ظاہری موت کی ہم کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ موت ایسی چیز ہے جس کا مزہ سب سے چکھنا ہے۔ اگر ہم زندگی اور حیات چاہتے ہیں تو پھر اپنے دین کو مضبوطی سے پکڑنا چاہیے۔ اصل حیات اور زندگی یہی ہے۔ اگر ہمارے لیے یہ زندگی میسر نہ ہو تو موت بہتر ہے۔ ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرے، اپنے دینی امور کی حفاظت کرے اور اپنے رب پر ایمان کو مضبوط رکھے۔ یہی وہ چیز ہے جس میں وہ دنیا اور آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔

یہ ہمارا کام نہیں:

میں نے اپنی زندگی خصوصاً بچپن سے اب تک کے بارے میں جو کچھ بیان کیا اور جو حالات ابھی چل رہے ہیں یہ وہ باتیں ہے جن سے ایک مسلمان عبرت حاصل کر سکتا ہے۔ جو صحیح سالم مسلمان اور صالح عقیدہ والا ہو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ سب کچھ جو ہوا سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کی تقدیر ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ آئندہ کے بارے میں یہی عقیدہ ہونا چاہیے، ہوگا وہی جسے اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھا ہے اور ہمارے مقدر میں ہے۔ امریکہ اور روس کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنی طرف سے کچھ کر سکیں اور نہ ہماری قدرت میں ہے کہ ہم اپنی طرف سے کچھ کریں بلکہ سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تحت چل رہے ہیں۔ یہ ہمارا کام یا امریکہ کا کام نہیں ہے، جس کا تعلّق ہماری کامیابی یا ناکامی سے ہو یا جس کے بارے میں ہم اُمید رکھتے ہیں۔ یہ ایسی بات ہے جسے کافر سمجھ ہی نہیں سکتا، جو ایمان نہیں رکھتا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے رب کے اوامر کو سختی سے تھامیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کوشش کریں کہ ان کا خاتمہ ایمان پر ہو۔

میری یہ باتیں میرے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے ایک سبق اور نصیحت ہیں، مزید کوئی قابل ذکر بات نہیں۔

☆☆☆☆☆

اعلام کے شہسواروں کے نام:

''اس عظیم فرض کو ادا کرتے ہوئے اللہ عزوجل کے لیے اخلاص نیت، صدق دل سے توجہ، اور محض اسی کے لیے ہو جانے کو نہ بھولیے۔ اس لیے کہ آپ کے کام میں یہی نزولِ برکت کا سبب ہے۔ آپ جہاد کی زندہ آواز ہیں، اس کا چمکتا ہوا نیزہ ہیں، اس کے جلنے والے گولے ہیں۔ جس نے بیت ابیض (وائٹ ہاؤس) میں بیٹھے ائمۃ الکفر کی نیندیں اڑا دیں۔ آپ واقعی اللہ کے بہادر جوان، متقی اور گمنام [نظروں سے اوجھل، چھپے] مردانِ کار ہیں۔ اللہ نے آپ کو چُنا ہے تاکہ آپ ہمت بڑھانے، عزم مصمم کرنے اور مومنوں کے لیے ثابت قدم رہنے کا سبب بنیں۔''

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہید رحمہ اللہ

15 ستمبر: صوبہ لغمان ضلع علیشنگ میں امریکی فوجیوں پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں 15 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہو گئے۔

امریکی ہزیمتوں کا تسلسل

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم الله و الحمد لله والصلوٰة والسلام علیٰ رسول الله و علیٰ آله و صاحبه و من والاه!

دنیا بھر کے میرے عزیز مسلمان بھائیو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امابعد!

کیا ہی خوب ایام ہیں جن کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے ہمیں اتنی عمر عطا کی کہ ہم ان تاریخی ایام میں ہونے والے عظیم واقعات کے شاہد بنیں اور اپنی آنکھوں سے بیک وقت تاریخ انسانی میں جرم کی بدترین تمثیل امریکہ کی پے در پے شکستوں اور اس کے غلام فاسد و فاجر طواغیت اور ان کے ظالمانہ نظام کا ذلت آمیز انجام دیکھ سکیں۔ مجاہدینِ اسلام نے امریکہ کی اپنی سرزمین پر پرل ہاربر کے بعد سب سے بڑا حملہ کیا، اس کے بعد اسے عراق میں شکست کا سامنا کرتے ہوئے بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا، پھر تیونس میں اپنے ایجنٹ سے ہاتھ دھو کر شکست کھائی، پھر مصر میں اپنے بڑے غلام سے محروم ہو گیا، اسی طرح افغانستان میں بدترین ہزیمت سے دوچار ہوتے ہوئے اپنی فوجیں نکال رہا ہے اور اب لیبیا میں بھی اسے اپنے ایک اور غلام کے انجام کے بعد شکست کا سامنا ہے، وہ غلام جو اسلام کے خلاف دہشت گردی کے نام پر جنگ میں امریکہ کا حلیف بن گیا اور اپنے سارے جوہری اثاثے اس کے حوالے کر دیے۔

پس ہم لیبیا کے ثابت قدم، مجاہد مسلمانوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں، ہم خود کو، ہر مسلمان کو، ہر صاحبِ عزت وحرمت اور ہر کمزور کو اس فاسق، زندیق ، خائن طاغوت کے خاتمے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں جو چالیس سال سے زیادہ عرصے تک ظلم، جبر، لوٹ مار اور تحریکاتِ اسلامی کا استحصال کرنے کے بعد اپنے انجام کو پہنچا۔

اے اہلِ لیبیا! بے شک یہ عظیم فتح تم نے اپنی جانوں اور خون کے بدلے حاصل کی ہے لہٰذا کوئی تم سے اس کو چھیننے نہ پائے۔ بہت سے دشمن اس فتح پر شب خون مارنے کے لیے گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ ان سب کا سرغنہ نیٹو ہے۔ سارا مغرب نیٹو کی قیادت میں اس فتح پر ڈاکہ ڈالنے کے لیے کئی منصوبے بنا رہا ہے۔ وہ نیٹو جو افغانستان و عراق میں تمہارے بھائیوں کا قتل عام کر رہا ہے، گوانتانامو اور کئی دیگر خفیہ عقوبت خانوں میں انہیں بدترین اذیتیں دے رہا ہے، جو مسجدِ اقصیٰ کے اطراف میں مجرم صہیونیوں کو تمہارے بھائیوں کے خلاف مضبوط کر رہا ہے اور اپنے جنگی طیاروں اور بحری بیڑوں کے سائے میں تمہاری امت کا بیت المال لوٹ رہا ہے۔ یہ نیٹو آپ سے مطالبہ کرے گا کہ آپ اسلام کو ترک کر دیں، اپنی خارجہ پالیسی، قوانین، ذرائع ابلاغ، نظامِ تعلیم اور زندگی کے دیگر شعبوں میں شریعت کو نافذ نہ کریں۔ مغربی حکام نے پہلے ہی شور کرنا شروع کر دیا ہے کہ انقلابیوں کی صفوں میں بنیاد پرست اور شدت پسند نہیں ہونے چاہئیں۔

یہ بات اچھی طرح سمجھئے کہ جب یہ مغربی، شدت پسند اور بنیاد پرست کے الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد وہ شرفا اور احرار ہیں جو اپنے ایمان، عزتوں، خاندانوں اور سرزمینوں کا دفاع کرتے ہیں۔ نیٹو اور امریکہ آزاد اور غیرت مند لوگوں سے معاملہ نہیں کرتے بلکہ ان کی تمام تر توجہ غلاموں اور ایجنٹوں کو تلاش کرنے پر مرکوز ہوتی ہے۔ اسی لیے وہ ہر غیور اور حریت پسند کو دہشت گرد، انتہاپسند، بنیاد پرست، وہابی، عوام کا قاتل اور اس طرح کے کئی دیگر القاب سے پکارتے ہیں جو اب ہمیں ازبر ہو چکے ہیں۔ امریکیوں اور مغربیوں نے اپنی کتابوں، تحقیقات اور تھنک ٹینکس کی رپورٹس میں لکھا ہے کہ وہ کیسے لوگوں کو تلاش کرتے ہیں۔ وہ ایسے لادین اور ملحد لوگوں کو ڈھونڈتے ہیں جو اسلامی دنیا پر مغربی اصولوں کے مطابق حکومت کریں۔ جو شریعت کی بجائے مغرب کے سیاسی و حکومتی نظام کو ترجیح دیں اور مسلم سرزمینوں کی آزادی اور امت کے بیت المال کی لوٹ مار کو روکنے کے لیے جہاد کا نام نہ لیں۔ ایسے لوگ مغرب کے چہیتے ہیں اور انہیں وہ مکمل معاشی ومعنوی تعاون فراہم کرتے ہیں۔ یہ باتیں رینڈ کارپوریشن اور ایسے دیگر اداروں کی رپورٹس میں واضح لکھی ہیں۔

اے ہمارے اہلِ لیبیا! اے مجاہدین کے مجاہد بیٹو! لیبیا میں اسلام کے مددگارو! اپنے ملک کی تعمیرِ نو کرتے ہوئے مغرب اور اس کے حواریوں کے منصوبوں سے خبردار رہو کہ وہ تمہیں دھوکہ دے کر تمہاری قربانیوں کے ثمرات نہ چرانے پائیں۔ اللہ سے ڈرتے ہوئے انقلاب کا بنیادی قدم اٹھاؤ اور اس بات کو یقینی بناؤ کہ شریعت کی غیر مشروط حاکمیت قائم ہو اور شریعت سے متصادم کوئی چیز باقی نہ رہے۔ یہ انقلاب کا وہ دروازہ ہے جس سے گزرنا لازم اور ضروری ہے، جس کے بغیر عمارت متزلزل رہے گی، نظام پھر محکوم ہو جائے گا اور توجہ مقصد سے منحرف ہو جائے گی اور آپ کو دوبارہ حق کو تلاش کے لیے جہاد اور قربانی کا راستہ اختیار کرنا ہو گا۔

پھر اس کے بعد اس چیز کا اہتمام کریں کہ ایسی صالح، امین، متقی اور مجاہد قیادت چنیں جو ظالموں اور فاسدوں کی موالات میں ملوث نہ ہو۔ اس کے بعد آپ باذن اللہ مبارک اصلاح کے راستے پر قدم بہ قدم گامزن ہو جائیں گے۔ اے ہمارے اہل! بے شک یہ ایک عظیم جنگ اور طویل جدوجہد ہے جس سے تمہیں گزرنا ہے، مولا سبحانہ تعالیٰ نے تمہیں اس عظیم فتح سے نوازا ہے تاکہ وہ تمہیں آزمائے۔ جیسا کہ قرآن کریم اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام کی زبانی بیان کرتا ہے:

’’ ہوسکتا ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمن کو ہلاک کر کے تمہیں زمین کی خلافت دے، پس وہ دیکھے کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔‘‘

میں اللہ سبحانہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ پر اپنی نصرت تمام کرے، اپنی

16 ستمبر: جلال آباد طورخم قومی شاہراہ پر پولیس گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، 6 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ دھماکے کے بعد امریکی فوجیوں کے پہنچنے پر دوسرا دھماکہ ہوا، 4 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

نعمت کو مکمل کرے، آپ کو اپنی اطاعت کی توفیق دے اور آپ کو اپنے دشمن کے شر اور اس کی چالوں سے محفوظ رکھے۔

جس طرح میں نے اپنی لیبیائی بھائیوں کو ان کی فتح پر مبارک باد دی اسی طرح میں اپنے ان مجاہد بھائیوں کو بھی مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا جنہوں نے ایلات کی کارروائی میں حصّہ لیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں اس عمل کی بہترین جزا دے اور اپنی مدد اور نصرت سے نوازے تا کہ وہ اپنی صہیونی دشمن کو یونہی نقصان پہنچاتے رہیں۔ ان کے اس مبارک معرکے کے سبب حاکم مجلسِ عسکری کی خیانت بے نقاب ہوگئی ہے، جس نے اسرائیل کے امن کی حفاظت کی خاطر فوراً ان مجاہدین کے تعاقب میں اپنی فوجیں روانہ کیں اور اسرائیل سے مذاکرات کرتے ہوئے اس کی منت کی کہ وہ منطقہ'ج' میں اپنی فوجوں میں اضافہ کرے تا کہ اس کے دشمنوں کو تلاش کرنے میں آسانی ہو۔ اس مجلسِ عسکری نے اس وقت کوئی قدم نہیں اٹھایا جب قذافی کی فوجیں لیبیا میں ہمارے مسلمان بھائیوں کا قتلِ عام کر رہی تھیں اور اس وقت اس مجلسِ عسکری کے کان پر جوں تک نہیں رینگی جب اسرائیل نے غزہ پر حملہ کیا۔ ہاں اس وقت یہ مجلس فوراً حرکت میں آ گئی جب مجاہدین ایلات اور ام الرشراش المصری میں پہنچے اور یہودی فوج پر حملہ کیا۔ یہاں مجلسِ عسکری کو اپنی مہم میں کمی کا احساس ہوا، وہ مہم جو امریکیوں نے اسے سونپ رکھی ہے۔ اب اس مجلس نے مصر کی '' قومی سلامتی '' کا واویلا مچانا شروع کر دیا جو درحقیقت اسرائیلی سرحدوں کی حفاظت ہے۔

میں اپنے اہلِ مصر کو یاد دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ اقتدار میں آنے کے بعد اس مجلسِ عسکری نے سب سے پہلے جو اعلان کیا وہ یہ تھا کہ وہ بین الاقوامی معاہدوں کی پاس داری کرے گی یعنی اسرائیل کی حدود کی حفاظت کا پورا خیال رکھے گی۔ میں اہلِ مصر کو یہ بھی یاد دلانا چاہوں گا کہ یہ عسکری کونسل آج بھی اسرائیل کو گیس سپلائی کر رہی ہے جب کہ غزہ جانے والی اشیا کو روکے ہوئے ہے اور ان سرنگوں کو مسمار کر رہی ہے جن کے ذریعے غذا اور ادویات غزہ جاتی ہیں۔ اس موقع پر میں اسرائیلی سفارت خانے کے خلاف احتجاجاً اٹھنے والے ان عوام کو بھی مبارک باد دوں گا جنہوں نے اس عمارت سے اسرائیلی جھنڈا اتار پھینکا، وہ جھنڈا جو سادات کے دور سے مصری فضاؤں میں لہرا رہا تھا اور پھر اس کے بعد حسنی مبارک کے دور میں اور اسی طرح مجلسِ عسکری کے موجودہ دور میں بھی لہرتا رہا۔

اے مصر کے احرار اور شرفا! آپ نے اسرائیلی سفارت خانے پر دھاوا بولا اور اپنی قربانیوں کے سبب اسرائیلی سفیر کو نکال باہر کیا۔ لہٰذا اب اسے واپس مت آنے دو اور اپنی یہ مبارک جدوجہد اس وقت تک جاری رکھو جب تک اسرائیلی سفارت خانہ بند ہو جائے اور اسرائیل کے ساتھ امن معاہدہ منسوخ ہو جائے۔ یہ سفارت خانہ اور امن معاہدہ وہ ذلت کا دھبہ ہے جو انور سادات کے دور میں مصر کے ماتھے پر لگا اور پھر حسنی مبارک اور اسی کے چیلوں کی سیکورٹی کونسل نے بھی اس کو باقی رکھا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اگلی دفعہ میں اس تاریخی خیانت کی تفصیل بیان کروں گا جو کیمپ ڈیوڈ کے معاہدے اور اسرائیل کے ساتھ امن معاہدے میں کی گئی۔ اس کا کچھ تذکرہ میں اپنے ایک گزشتہ بیان '' مسلم مصر جلادوں اور خائنوں کے نرغے میں '' میں کر چکا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ مجلسِ عسکری ہر اس شخص کا تعاقب کرے گی جس کے بارے میں شک بھی ہو کہ اس کا ایلات کے عملیہ میں حصّہ لینے والے مجاہدین سے کوئی تعلّق ہے۔ وہ انہیں گرفتار کریں گے، اذیتیں دیں گے اور ان کے اوپر فوجی عدالتوں میں مقدمے چلائیں گے، جیسا کہ میڈیا کے وزیر نے پہلے ہی اعلان کیا ہے کہ ہم مظاہروں کے دوران گرفتار ہونے والے لوگوں پر قومی سلامتی کی اعلیٰ عدالتوں میں مقدمے چلائیں گے تا کہ وہ امریکہ پر ثابت کر سکیں کہ مجلسِ عسکری اسرائیل کی حدود کی مخلص محافظ ہے۔

جیسا کہ میں نے لیبیا کے بھائیوں کو ان کے طاغوت سے چھٹکارا پانے پر مبارک باد دی اسی طرح میں اپنے الجزائر کے بھائیوں کو بھی ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی دعوت دوں گا۔ اے الجزائر کے شیرو! دیکھو کس طرح تیونس اور پھر لیبیا کے تمہارے بھائیوں نے اپنے اوپر مسلط طواغیت کو تاریخ کا ایک قصہ بنا دیا پھر تم کیوں اپنے ملک کے طواغیت کے خلاف نہیں اٹھتے؟ اے الجزائر کے شیرو! تمہاری تاریخ تو قربانی، دفاع اور جہاد کی روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے پھر تم کیوں اپنے ظالم اور خائن حکمرانوں کے خلاف خاموش بیٹھے ہو جب کہ وہ شریعت کے دشمن اور اسرائیل کے دوست ہیں اور اپنی خیانت کے سبب تمہارے بچوں سے کھانے کا نوالہ تک چھین رہے ہیں۔ جنہوں نے الجزائر کی سرزمینِ جہاد و رباط کو شمالی افریقہ اور بحرِ متوسط میں امریکہ اور فرانس کے مفادات کے تحفظ کا اڈہ بنا دیا ہے۔ اے اسُودِ الجزائر، اے احرار و اہلِ غیرت، اے مغربِ اسلامی کے جنودِ اسلام! بے شک امتِ مسلمہ اور دنیا کے تمام مظلومین تمہارے منتظر ہیں کہ تم مفسد طواغیت کے خلاف جہاد و مزاحمت کی روشن مثال قائم کرو۔ اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے اس باغی مفسد نظام سے ٹکرا جاؤ جس نے تمہارا خون بہایا، اموال کو ضائع کیا اور عزتوں کو پامال کیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'' اور تم کو کیا ہوا ہے کہ خدا کی راہ میں ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کیا کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما۔ جو مومن ہیں سو وہ تو خدا کے لیے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لیے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے۔'' (النساء۔ ۷۵، ۷۶)

اپنے پیغام کے آخر میں میں ایک دفعہ پھر اہلِ لیبیا کو مبارک باد پیش کرنا چاہوں گا۔ تمہاری اس فتح نے امت کے دلوں کو ٹھنڈا کیا اور فتح و عزت کے راستے پر امتِ مسلمہ کو ایک قدم آگے بڑھایا ہے۔ پس تمہیں طرابلس کی فتح مبارک ہو اور اقصیٰ کی آزادی کا وعدہ بھی مبارک ہو کہ جب اہلِ ایمان خوش و خرم ہوں گے۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلہ و صاحبہ وسلم۔

17 ستمبر: صوبہ فراہ میں مجاہدین نے قندھار ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، 25 سپلائی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آ کر تباہ ہو گئیں اور 10 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

دمشق......عظمتِ مشرق کا نقطہ آغاز

شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ

''ان لوگوں کو لڑنے کا حق ہے جن پر ظلم کیا گیا اور بے شک اللہ ان کی نصرت پر قادر ہے''

بسم الله و الحمدلله والصلاة والسلام علیٰ رسول الله و علیٰ آله و صاحبه ومن واله۔

تمام اہلِ ایمان کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! وبعد۔

میرا آج کا پیغام شام کے اہلِ ایمان کے نام ہے ۔شام جو کہ ارضِ جہاد و رباط، ارضِ عظمت و تقدیس ہے۔شام جس نے غلامی و ذلت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ظالم کے ظلم کے سامنے ڈٹ گیا۔شام جس کی تاریخ قربانی وایثار سے عبارت ہے، جو رفعت اور خودداری کا امین ہے۔

میں ان سے کہتا ہوں، سلام ہو تم پر اے ابطالِ عظیم ومجاہدین! جنہوں نے امــر بــالـمـعـروف و نهی عـن المنكر کا فریضہ سرانجام دیا۔ میں سلام پیش کرتا ہوں تمام مغلوبین ، اسیران اور مقتولین کو، تم پر سلامتی ہو اے ہمارے اہل وعیال اور ہمارے دینی بھائیو! سلام ہو تم پر جنہوں نے ایک باغی، خائن، ظالم اور غدار کو اس کی خیانت، غداری، ظلم اور فساد کا سبق سکھایا۔ جس نے عالمی غلبے کو تسلیم کیا اور گولان کا سودا کیا۔ سلام ہو تم پر، تم عظمت کے پہاڑوں اور چوٹیوں کی مانند ہو جن پر اذیتوں کی بارشیں برسائی گئیں لیکن تم ثابت قدم رہے ۔جب کبھی تم میں سے کوئی ایک شہید ہوا ، سیکڑوں نے اس کی جگہ اپنے آپ کو پیش کیا۔ اور جب کبھی کوئی پکڑا گیا، سیکڑوں مزید قربانی کے لیے تیار ہو گئے ۔شام کے چپے چپے پر بسنے والے اسلام کے شیرو تم پر سلام ہو!!!

سلام ہو تم پر، بے شک تم نے امتِ مسلمہ اور عرب دنیا کے لئے قربانی واستقلال اور ظلم کے خلاف مزاحمت کی ایک عظیم مثال قائم کی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ تم ارضِ شام جیسی سرزمین سے تعلّق رکھتے ہو، جو رباط ، جہاد وشہادت کی سرزمین ہے ۔شام ...... جو خالد بن ولیدؓ اور ابوعبیدہؓ بن جراح کی سرزمین ہے ۔ جہاں الاوزاعی، نور الدین زنگی ، صلاح الدین ایوبی، ابن تیمیہ، عزالدین قسام اور مروان حدید (رحمہم اللہ) جیسے ابطال پیدا ہوئے۔

اے ذرعا، جسرِ شغور، معرۃ النعمان، بنیاس، حمص اور حماء کے جری اور شجاع مردانِ حرتمہیں سلام ہے تم شام کی ارض رباط وجہاد میں جہاں کہیں بھی برسرِ پیکار ہو! تم پر سلام ہے کہ تم نے نہتے سینوں کے ساتھ ٹینکوں، میزائلوں، توپوں اور ہیلی کاپٹروں کا مقابلہ کیا۔

میں اس (بشار الاسد) سے کہنا چاہتا ہوں، کہ تو مجرمین ، خائنین ، غداروں اور جلادوں کا امام ہے اور اسلام کے خلاف ''دہشت گردی'' کے نام پر جاری جنگ میں امریکہ کا حلیف اور اسرائیل کی سرحدوں کا محافظ ہے ۔ ذلت وپستی اور دھوکہ بازی کا وقت گزر گیا ہے اور ڈاکوؤں کا دور اختتام پذیر ہو گیا ہے۔ ہم خوف کی قید سے آزاد ہو گئے ہیں، ہم نے مداہنت کی زنجیریں توڑ ڈالی ہیں اور شام کے حریت پسند عوام اور مجاہدین نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ یا عزت کی زندگی جئیں گے یا شہادت کی موت قبول کر لیں گے۔

اے شام کے احرار اور مجاہدین ! مجھے یقین ہے کہ تم بین الاقوامی استعمار اور صلیبیوں کی چالوں میں نہیں آ ؤ گے۔ امریکہ جو بشار الاسد کے سارے دور میں اس کے ساتھ تھا آج تمہاری تحریک کی شدت سے خوف زدہ ہو کر تمہاری طرف ہونے کا دعوے دار ہے۔ اور جب تیونس اور مصر میں اس کے دو ایجنٹوں کے زوال پذیر ہونے سے اس کے عزائم خاک میں مل گئے تو اب واشنگٹن اپنے وفادار بشار الاسد کو (جس نے پوری تابع داری کے ساتھ صہیونی ریاست کی حفاظت کی) کسی نئے استعمار سے بدلنا چاہتا ہے۔ جو خاموشی سے تمہاری تحریکِ انقلاب و جہاد کو ختم کر دے۔ ایک ایسی حکومت جو عوام کو چند دنیاوی سہولتیں فراہم کر دے لیکن فی الاصل امریکہ کی باج گزار اور اسرائیل کے مفادات کی محافظ ہو۔

امریکہ اور اوباما کو بتا دو کہ تم عظیم فاتحین کے بیٹے ہو۔ مجاہدین کی اولاد اور مرابطین کے وارث ہو۔ انہیں بتا دو کہ تم نے آزادی اور بازیابی کی جنگ کا آغاز کیا ہے۔ مفسد طواغیت سے آزادی اور مسلم سرزمینوں کی بازیابی کی جنگ۔ انہیں خبردار کردو کہ تمہاری مبارک جنگ اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک تم جہاد کا فاتح پرچم ہمارے محترم ومحبوب القدس کے جبل اکبر پر نہ لہرا دو، ان شاء اللہ۔

شام، ارضِ جہاد ورباط کے مسلمان بھائیو! اللہ جانتا ہے کہ اگر آج ہم جدید صلیبی استعمار اور سائیکس پیکو کے تحت قائم شدہ حدوں کے خاتمے کے لئے جنگ نہ کر رہے ہوتے تو ہمارے حکمران ہمیں ہمیشہ کے لئے تقسیم کر دیتے ۔ بھائیو! اس جنگ میں ہم تمہارے شانہ بشانہ شریک ہیں اور ہمارے سینے اور گردنیں تمہارے دفاع کے لئے حاضر ہیں۔ لیکن یہ بات بڑی خوش آئند اور اطمینان بخش ہے کہ شام کی سرزمینِ اسلام واستشہاد میں نہ صرف اپنے دفاع کے لئے بلکہ دوسروں کے ساتھ تعاون کے لئے بھی بڑی تعداد میں مجاہدین موجود ہیں۔ اللہ تمہیں اسلام اور امتِ مسلمہ کی طرف سے بہترین جزائے عطا کرے۔

اے ابنائے دمشق اللہ تمہیں جزا دے......دمشق شرق کی عزت کا نقطہ آغاز ثابت ہو رہا ہے۔

و آخـر دعـوانـا ان الـحـمـد لله رب العالمین ۔والصلاة و السلام علی سیدنا محمد و علیٰ اله و صاحبه اجمعین۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

☆☆☆☆☆

17 ستمبر: امریکی فوج نے صوبہ نورستان ضلع برگمٹال کے گاؤں پر چھاپہ مارا، جہاں انھیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ لڑائی میں 9 امریکی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

امیر تحریک طالبان ملاکنڈ ڈویژن، مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا امن لشکروں کے نام پیغام

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور اللہ پاک سلامتی فرمائیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر:

آج میں سوات، بونیر، دیر، باجوڑ اور مہمند ایجنسی کے لشکر (جو مجاہدین کے خلاف بنائے گئے ہیں) والوں کو خبردار کرنا چاہتا ہوں کہ حق و باطل کی جنگ شروع ہے اور حق و باطل علیحدہ علیحدہ ہو چکے ہیں۔ ایک طرف تو جمہوریت یعنی نفسانی خواہشات کا نظام اور دوسری طرف شریعت یعنی اللہ تعالیٰ کا نازل کیا گیا نظام ہے۔ ایک طرف اولیاء الرحمٰن' ایمان دار، مظلوم اور غیرت مند طالبان کی شکل میں موجود ہیں، وہ اللہ کی کتاب اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہیں، وہ دین کی غیرت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں، وہ ہر طاغوتی، فرعونی، جمہوری قانون کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں، جو بے سروسامانی کی حالت میں کفر کے خلاف نکل آئے ہیں، جو اپنا سر، جان اور خون اللہ کی راہ میں (بہا رہے ہیں) اور بہانا چاہتے ہیں۔ دوسری طرف اولیاء الشیطان جو بے ایمان، حیوان اور غیرت سے خالی فوجی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور امام الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ سلم کی دشمنی پر اتر آئے ہیں، جو اللہ پاک کی زمین پر کفری، انگریزی، فرعونی، جمہوری نظام کے نفاذ میں مشغول ہیں۔ یہ اولیاء الشیطان' مجاہدین کے خلاف میدان میں آئے ہیں۔ یہ اپنے آقاؤں یعنی امریکیوں اور شیاطین کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اپنے افسروں کے عیاشی، شراب اور زنا کے اڈوں کی حفاظت کی خاطر اپنا خون بہانا چاہتے ہیں۔

لہٰذا ان دو گروہوں کے درمیان فرق بالکل واضح ہے اور اے امن لشکر والو! میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ فوج تو تنخواہ لیتی ہے، اپنا پورا ملک کفار کے حوالے کیا ہوا ہے، کفار کو ڈرون حملوں کے لیے تمام تر سہولیات دی ہوئی ہے، اسی فوج نے ریمنڈ ڈیوس کو بحفاظت امریکہ کے حوالے کر دیا، ان کی مرضی سے یہاں کفار کے جہاز آتے ہیں، مجاہدین اسلام اور معصوم بچوں کو شہید کرتے ہیں اور پھر سلامتی سے واپس جاتے ہیں، ایسے بہت سے واقعات اور شواہد تمہارے سامنے ہیں۔ اب تم سوچو کہ تم کس کے لیے قربانی دیتے ہو؟ تمہارے آباؤاجداد تو بے غیرت نہ تھے۔ لہٰذا تم لوگ اپنے انجام کے بارے میں سوچو، اپنی عاقبت پر نظر ڈالو، توبہ کا وقت ہاتھ سے نکلا نہیں۔ اس لیے اللہ پاک قہار و جبار کے آسمانی قانون کا مقابلہ کرنا چھوڑ دو، قیامت کو اپنے سامنے رکھو، اللہ تعالیٰ کے عذابوں کو اپنے سامنے رکھو، منڈل ڈاگ والوں کا انجام اپنے سامنے رکھو، سلارزئی قوم کی حالت کو بھی دیکھ لو۔

اللہ تعالیٰ کا مقابلہ آج تک کوئی بھی نہیں کر سکا، فرعون کا انجام دیکھو، ابوجہل کا انجام دیکھو، نمرود کا انجام دیکھو۔ امریکہ آج رو رہا ہے، پاکستان آج رو رہا ہے، یہ اب طالبان کو مفاہمت کا راستہ اپنانے کا کہتے ہیں، مذاکرات کی باتیں کرتے ہیں اور تم لوگ تو محنت مزدوری کر کے کام کرتے ہو اور پھر تھوڑا سا اسلحہ خرید لیتے ہو اور اس اسلحے سے طالبان کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟ قرآن پاک کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟ حق کا مقابلہ کرنا چاہتے ہو؟ یاد رکھو کہ تمہارے لیے ہمارے فدائی جوان ہر جگہ موجود ہیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اپنی جانوں کو ان فدائین کے ہاتھوں مردار کروا بیٹھو۔ یاد رکھو کہ تاریخ بھی تمہیں معاف نہیں کرے گی۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا پیچھا فرعون اور اس کے لشکر نے کیا تھا اور ان کے پیچھے آ گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لشکروں سے بدلہ لیا اور انہیں پانی میں غرق کر دیا اور ان کی دنیا و آخرت برباد ہو گئی۔

آخر میں پھر تمہیں کہتا ہوں کہ اس مرتد فوج کے وعدوں پر یقین مت کرو، ان کی حالت تم لوگوں سے بھی زیادہ بری ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنے عذاب نازل کیے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو کہ یہ فوج اور حکومت والے تو ادھر سے چلے ہی جائیں گے مگر تم لوگ کہاں جاؤ گے؟۔

والسلام علیکم

☆☆☆☆☆

18 ستمبر: صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی مرکز پر میزائل حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں ایک طیارہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

جنت کے راستے کا راہی بھی، رہنما بھی......شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ

مولانا محمد سلیمان بالاکوٹی

انسانوں کی بستیوں میں زندگی اور موت کے درمیان جنگ ہمیشہ سے جاری ہے۔ صدیاں گزریں انسانوں کے انبوہ کے انبوہ موت کا پل پار کر گئے لیکن موت کا پل پار کرنے والے انسانوں میں بہت کم ایسے ہیں جنہیں اس پل پر سفر کرنے کی آرزو اور تڑپ تھی۔ جنہوں نے زندگی صرف اسی آرزو میں گزاری کہ موت کا وہ حسین پل پار کرنے کا وقت جلد آئے تاکہ اپنے رب سے ملاقات کا سامان ہو سکے۔ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے بےکل و بےقرار ایسے لوگوں کی تسلی کے لیے کہتا ہے:

مَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ(عنکبوت: ۵)

''جو اللہ کی ملاقات کا آرزومند ہے تو (اُس کے لیے خوش خبری ہے کہ) اللہ کی مقرر کردہ گھڑی بس آنے ہی والی ہے''۔

شیخ عبدالرحمٰن انور بن ناصر العولقی بھی نسل انسانی کے لیے باعثِ فخر انہی لوگوں میں سے تھے جو زندگی موت کی تلاش میں گزار کر آخر کار شہادت کے اس عظیم الشان منصب کو پانے میں کامیاب ہوئے جس کی آرزو سید الاولین والآخرین، خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی:

لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احیٰ ثم اقتل ثم احیٰ ثم اقتل ثم احیٰ ثم اقتل

''میری تمنا ہے کہ میں اللہ کے راستے میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں''۔

شیخ انور العولقی ۲۲ اپریل ۱۹۷۱ء کو نیو میکسیکو میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ناصر، یمن کے قبیلہ العولق سے تعلّق رکھتے تھے۔ ان کے والد نے زراعت کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے امریکہ کا رخ کیا تھا۔ بعدازاں یمن کے وزیرِ زراعت بھی رہے۔ شیخ انور کا بچپن امریکہ میں گزرا اور بعدازاں لڑکپن میں وہ اپنے والد کے ساتھ کچھ عرصہ کے لیے یمن واپس آئے مگر ۱۹۹۱ء میں انجینئرنگ کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے امریکہ واپس آ گئے اور کولوراڈو سٹیٹ یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔ یونیورسٹی سے تعلیمی سلسلہ مکمل کرنے کے بعد ایک مسجد میں امامت کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ اللہ نے جن کو سعادت مندروح عطا کی ہو وہ جہاں اور جس ماحول میں بھی ہوں ان کے فکر و عمل کا مرکز دینِ حق ہی ہوتا ہے۔ شیخ العولقی انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے متعلقہ شعبے میں ملازمت اختیار کر کے دنیا کا مال اور متاع جمع کرنے کی دوڑ میں شریک بھی ہو سکتے تھے اور آگے بھی نکل سکتے تھے مگر ایسے عالی دماغ لوگوں کے لیے حقیر دنیا باعثِ لذت نہیں ہوتی۔ چنانچہ انہوں نے مسجد کی امامت کو ترجیح دی۔ ۱۹۹۶ء میں وہ سان ڈیاگو میں رابطہ اسلامی میں امام مقرر ہوئے اور اگلے چار برس تک اس سے وابستہ رہے۔

۱۹۹۸ء سے ۱۹۹۹ء تک وہ یمن کے بارسوخ شخص عبدالماجد الزندانی کی سرپرستی میں کام کرنے والے ایک خیراتی ادارے کے سربراہ رہے۔ انہی عبدالماجد کو ۲۰۰۴ء میں امریکی حکومت نے عالمی ''دہشت گردوں'' کی فہرست میں شامل کر لیا۔ اس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ یہ ادارہ القاعدہ کے لیے امداد اکٹھی کرنے میں ''ملوث'' ہے۔ امریکہ کے جاسوسی کے معروف ادارے FBI کی رپورٹس کے مطابق ۱۱/۹ کے واقعہ میں شریک دو افراد خالد المدھارؒ اور نواف الھزمیؒ کا تعلّق شیخ انورؒ سے تھا وہ ان کی امامت میں نماز ادا کرتے تھے اور ان سے ان کی خفیہ ملاقاتیں ہوتی تھیں۔ چنانچہ اس الزام میں زیرِ تفتیش رہے لیکن عدم ثبوت کے باعث سزا نہیں سنائی جا سکی۔

۲۰۰۱ء میں آپ شمالی ورجینیا منتقل ہوئے۔ وہاں دار الہجرہ مسجد میں امامت کا آغاز کیا۔ اسی دوران آپ جارج واشنگٹن یونیورسٹی میں مسلم چیپلن کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ ۲۰۰۲ء میں آپ امریکہ سے برطانیہ آ گئے اور کئی ماہ مختلف اداروں میں مسلمان نوجوانوں کو لیکچر دیے۔

شیخ العولقی کی زندگی **تحریض علی القتال** کے نبوی فریضے کی اطاعت اور آگاہی و ادائیگی سے عبارت تھی۔ **یاایھاالنبی حرض المومنین علی القتال** (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مومنوں کو قتال پر ابھاریے) آیت کی روشنی میں دینی سرگرمیوں کا مرکزی نکتہ **تحریض علی القتال** تھی۔ اور اس کام میں آپ بلاشبہ منفرد اور نمایاں تھے۔ آپ کے انگریزی بیانات انٹرنیٹ کی دنیا سے مسلم نوجوانوں کے لیے جذبوں کی حرارت کا سامان تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ شیخ العولقی نے سائبر ورلڈ میں اپنے جہادی بیانات اور تقاریر کی ویڈیوز، ای میلز، chat فورمز اور بلاگز کے ذریعے تہلکہ برپا کر دیا تو بے جا نہ ہوگا۔ امریکی ایجنسیوں کی رپورٹس کے مطابق نومبر ۲۰۰۹ء تک ۵۰۰۰ نوجوان فیس بک پر آپ کے مداحوں کی فہرست میں شامل تھے۔ سیکڑوں کی تعداد میں نوجوان روزانہ آپ سے انٹرنیٹ پر متعدد فورمز کے ذریعے ایمان و عقائد کے سوالات پوچھتے اور آپ جواب دیتے۔ آپ کے لاتعداد بیانات یوٹیوب پر دیکھے اور سنے جاتے ہیں جن میں تمام تر دینی موضوعات پر آپ کی گفتگو موجود ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام کی زندگی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل، توحید حاکمیت، دوستی اور دشمنی کے معیار اور کسوٹی، ماہِ رمضان اور اُس کی ذمہ داریاں، جہاد، قتال اور ہجرت وغیرہ کے موضوعات پر آپ کی تقاریر موجود ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

18 ستمبر: صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے امریکی فوجیوں کا حملہ پسپا کرنے کے علاوہ ان کا ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ کر دیا۔

امریکہ کی شکست کا دن قریب ہے، ان شاء اللہ

صوبہ جوز جان کے مسئول عسکری قاری محمد اسماعیل سراجی سے ایک ملاقات

قاری محمد اسماعیل سراجی کئی سالوں سے شمالی افغانستان کے صوبے جوز جان میں مجاہدین کی قیادت کر رہے ہیں۔ان کا تعلّق قبیلہ ترکمن سے ہے، وہ ۴۵ سال پہلے ضلع آقچہ میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جو دین اور جہاد کی محبت کے لیے معروف ہے۔انہوں نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن مجید حفظ کرلیا، اس کے بعد دینی تعلیم کے حصول کا آغاز کیا۔ امارت اسلامیہ افغانستان کے دور میں مختلف عسکری سرگرمیاں سرانجام دیتے رہے اور پھر افغانستان پر امریکی حملے کے بعد اُن اولین لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے صلیبیوں کے خلاف جہاد کا عالم بلند کیا۔

ابتدا میں تو آقچہ میں اُن کی کارروائیاں خفیہ ہی تھیں مگر پھر رفتہ رفتہ ان کارروائیوں کا دائرہ وسیع ہوتا گیا۔ان کو امارت اسلامیہ کی طرف سے صوبہ جوز جان کے امور جہاد کا مسئول عام بنا دیا گیا۔اس صوبے میں جہادی امور کے متعلّق ان سے کی گئی گفتگو نذرِ قارئین ہے:

سوال: آپ سے گذارش ہے کہ صوبہ جوز جان کے مختصر حالات سے متعلّق آگاہ فرمائیے۔

جواب: **الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، اما بعد۔**
جوز جان شمالی افغانستان کا ایک چھوٹا صوبہ ہے، جس کے ساتھ مزار شریف، فاریاب اور سرپل کی حدیں ملتی ہیں۔شمال میں اس کی سرحد ترکمانستان سے ملتی ہیں۔یہاں کے رہنے والے ازبک، پشتو اور فارسی بولتے ہیں۔دوسرے بہت سے صوبوں کی طرح یہ صوبہ بھی علم اور ثقافت کے مرکز کے طور پر مشہور ہے۔یہ صوبہ آٹھ اضلاع پر مشتمل ہے، یہاں کی آبادی پانچ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔

سوال: آپ نے ذکر کیا کہ اس صوبے میں آٹھ اضلاع ہیں تو کیا آپ کی تشکیلات ان سب اضلاع میں ہیں؟

جواب: ہماری تشکیل تمام اضلاع میں نہیں ہے لیکن اکثر علاقوں میں ہمارا نظم موجود ہے۔ان میں درزاب، قوشتبہ، خواجہ، دوکو اور آقچہ شامل ہیں۔جب کہ باقی تین اضلاع میں مجاہدین چھاپہ مار کارروائیاں کرتے ہیں اور ان علاقوں کے رہنے والوں کے ساتھ اچھے تعلقات قائم ہیں۔مثال کے طور پر شبرغان سے جنوب میں ۲۵ کلومیٹر دور جرقدق، قوشتبہ اور درزاب کے علاقے مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔اسی وجہ سے دشمن کے لیے ممکن نہیں کہ وہ ان علاقوں میں داخل ہو سکے۔یہ علاقے ہمیشہ سے مجاہدین ہی کے زیر اثر رہے ہیں اور دشمن بار بار حملوں کے باوجود ان پر قبضہ کرنے میں ناکام ہے۔

سوال: کچھ عرصہ قبل مقامی اخبارات میں ایسی خبریں آئیں کہ کٹھ پتلی حکومت یہ علاقے مجاہدین سے واپس لینے کے لیے کارروائیاں کر رہی ہے، ان کارروائیوں کا کیا نتیجہ نکلا؟

جواب: یہ محاذ جو درزاب، قوشتبہ اور دوسرے پہاڑی علاقوں پر مشتمل ہے، یہ علاقے شبرغان، سرپل اور فاریاب کے درمیان واقع ہیں، ان کے شمال میں جوز جان کا مرکز، جنوب مغرب میں فاریاب کا ضلع بل چراغ، جنوب مشرق میں سرپل کا ضلع صیاد واقع ہیں۔موخر الذکر دونوں اضلاع پر مجاہدین کی عمل داری ہے۔اسی طرح شمال میں واقع تین صوبوں کا وسیع علاقہ بھی مجاہدین کے زیر کنٹرول ہے اور اسے دشمن کے خلاف استعمال بھی کیا جاتا ہے۔اس علاقے کی اسی اسٹرٹیجک اہمیّت کو دیکھتے ہوئے دشمن نے چند ماہ قبل شبرغان، سرپل اور فاریاب کی طرف سے اس علاقے پر حملہ کیا تھا۔اس حملے کا مقصد علاقے کو مجاہدین سے خالی کروانا اور مجاہدین کی قوت کو کمزور کرنا تھا۔اس مقصد کے حصول کے لیے دشمن نے ٹینکوں اور طیاروں کا بے دریغ استعمال کیا لیکن ان سب کوششوں کے باوجود اللہ کے فضل سے دشمن کو ہزیمت کا سامنا ہوا۔اور وہ شدید نقصان اٹھانے کے بعد یہاں سے بھاگ گیا۔دشمن کی اس شکست کا سبب اللہ تعالیٰ کی جانب سے مجاہدین کی غیبی نصرت اور اس علاقے کے رہنے والوں کا مجاہدین کے ساتھ تعاون تھا۔یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ انتہائی وسیع علاقہ ہے، اسی وجہ سے دشمن کے لیے ممکن نہیں کہ وہ یہاں پر قبضہ کر سکے۔

دشمن نے اس کارروائی کے دوران 'عرب' نامی شہر میں اپنی مضبوط چوکی قائم کی (یہ شہر ضلع قوشتبہ کا حصّہ ہے)۔جب مجاہدین نے صلیبیوں کے خلاف جوابی حملہ کیا تو اس چوکی میں موجود دشمن فوج کی بڑی تعداد کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔جس کے نتیجے میں وہ یہاں سے بھاگ گئے اور علاقہ دوبارہ مجاہدین کے قبضہ میں آگیا۔

سوال: آپ ہمیں صوبہ جوز جان میں ہونے والی تازہ ترین جہادی سرگرمیوں سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: موسم کی شدت کے باوجود مجاہدین نے بہت سی کارروائیاں سرانجام دی ہیں۔ایک ہی دن میں مجاہدین کے ہاتھوں جرقدق اور قوشتبہ کے علاقے کے درمیان دو ٹینکر تباہ ہوئے۔اسی طرح جرقدق کی مرکزی چوکی پر حملہ کیا گیا اور مجاہدین نے اس کو نذر آتش کر دیا، جس کے باعث دشمن کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔اس علاقہ میں دشمن کی جانب سے مجاہدین کے خلاف کی جانے والی حالیہ چڑھائی کا ذکر بھی ضروری ہے۔اس جنگ کے دوران میں دشمن کے ٹینک اور مہلک ہتھیار اُس کی چوکی پر پہنچنے سے پہلے ہی راستے میں مجاہدین نے تباہ کر دیے۔اسی طرح مجاہدین کی طرف سے کئی مزید کارروائیاں بھی کی گئیں ہیں۔

سوال: دشمن میڈیا نے حقیقت جہاد کے متعلّق لوگوں کے ذہن میں کئی سوالات پیدا کر دیے ہیں مثلاً یہ کہ افغانستان میں ہونے والی جنگ ایک دینی فریضے کی بجائے نسلی اور لسانی جھگڑا

18 ستمبر: صوبہ لوگر کے اضلاع برکی برک اور چرخ میں بم دھماکوں اور مجاہدین کے حملوں کے مختلف واقعات میں 2 امریکی ٹینک تباہ جب کہ 10 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ہے جس کو ادا کرنے کے لیے تمام مسلمانوں کا جمع ہونا ضروری نہیں۔ مثلاً جس صوبے کی ذمہ داری آپ کے پاس ہے اس کی آبادی بھی مختلف قوموں پر مشتمل ہے۔ جس میں سے ۴۰ فی صد ازبک، ۲۸ فی صد ترکمن، ۷ فی صد پشتون اور باقی تاجک اور عرب ہیں۔ تو اس صوبے میں جہاد میں شرکت کرنے والوں کی نسبت کیا ہے؟ اور دشمن کے شبہات کو کیسے رد کریں گے جو امت مسلمہ میں تفرقہ ڈالنے کے لیے پھیلا رہا ہے؟

جواب: یہ بہت اچھا سوال ہے، میں سمجھتا ہوں کہ کفار کے خلاف تحریک جہاد خالصتاً امت مسلمہ کی ہے۔ جیسا کہ افغانستان کے مختلف صوبوں میں اس کا مظاہرہ ہوا ہے۔ افغانستان میں برپا جہاد امت مسلمہ کے اتحاد کی زندہ مثال ہے۔ جہاں تک مجاہدین کی تعداد کا تعلّق ہے تو یہ علاقے میں آبادی کے تناسب سے تعلّق رکھتی ہے۔ لہٰذا جن علاقوں میں پشتون اکثریت میں ہیں وہاں پشتون مجاہدین زیادہ ہیں اور جہاں ازبک اور ترکمانی آبادی زیادہ ہے وہاں ان کی تعداد مجاہدین میں زیادہ ہے۔ باقی علاقوں کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ مثلاً صوبہ جوزجان میں ازبک اور ترکمانی آبادی کثرت میں ہے تو میں ترکمان ہوں، میرے نائب شمس اللّٰہ بھائی ازبک ہیں۔ کیونکہ اس علاقے میں ازبک لوگ زیادہ ہیں جب کہ اس کے مقابلے میں پشتونوں کی تعداد کم ہے۔ لیکن اس تقسیم کا مطلب یہ نہیں کہ مجاہدین رنگوں اور نسلوں کی بنیاد پر بٹے ہوئے ہیں بلکہ ہم سب اللّٰہ کے لیے بھائی بھائی ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہوئے محبت اور تعاون کے علم بردار ہیں اور ہم نے اللّٰہ کی رسی کو تھام رکھا ہے۔ دین اسلام میں باہمی اخوت کے معنی جان لینے کے بعد یہ ممکن نہیں کہ مجاہدین قومیت اور تعصب کے نعروں کی پیروی کریں یا دشمن کے پھیلائے گئے پروپیگنڈے کا شکار ہوں۔

سوال: ماضی میں دوستم کی طرف سے جہاد اور مجاہدین کو کافی مشکلات کا سامنا رہا ہے۔ اب اس کی صورت حال کیا ہے؟ اور کیا ابھی بھی وہ مجاہدین کے لیے رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے؟

جواب: یہ حقیقت ہے کہ ماضی میں دوستم کافی بااثر تھا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اُس کا یہ اثر ورسوخ' چاہے وہ روس کا دور ہو یا امریکہ کا' دشمن کی قوت کے ہی بل بوتے پر تھا۔ وہ اپنے وحشیانہ جرائم اور غدار عمائدین کے ساتھ دوستی کے باعث عوام میں ایک قابل نفرت شخصیت کے طور پر جانا جاتا ہے۔ شبرغان شہر میں اس کے کچھ حامی موجود ہیں اس کے علاوہ دوسرے اضلاع میں اس کے حمایتی موجود نہیں۔ جس کی دلیل یہ بات ہے کہ 'دوکؤ' شہر جو کہ دوستم کا اڈا سمجھا جاتا تھا اب مجاہدین کے زیر کمان ہے۔ اس علاقے میں موجود سیکولر جنرل حاجی ذکور کو قتل کرکے مجاہدین نے اس خطے کو پاک کیا۔ اب اس کے کچھ دوسرے راہ نما ظاہر بادشاہ، نسیم اور فقیر وغیرہ موجود ہیں لیکن وہ شبرغان میں پناہ لیے ہوئے ہیں اور ان میں سے کوئی جرأت نہیں کرسکتا کہ مجاہدین کے علاقے میں قدم بھی رکھے۔ بے شک جوزجان کے رہنے والوں نے خائن اور مخلص میں فرق جان لیا ہے۔ انہوں نے دیکھ لیا ہے کہ کون جھوٹا ہے اور مال کے بدلے ضمیر بیچنے والے کون ہیں۔ اس کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ بعض علاقے ایسے تھے جہاں پر مجاہدین کا نفوذ نہیں تھا کیونکہ وہاں کے رہنے والے دوستم کے جھوٹے وعدوں کے زیر اثر تھے لیکن اب وہی لوگ پوری طرح سے مجاہدین کی نصرت و تائید کر رہے ہیں۔ پس آزمائش کا دور ختم ہوا اور مسلمانوں کی صفیں چوروں اور مجرموں سے پاک ہوگئی ہیں۔

سوال: گفتگو کے اختتام پر آپ قارئین کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: میرا پیغام یہی ہے کہ وہ اللّٰہ کے دین کی حفاظت اور اعلائے کلمۃ اللّٰہ کے لیے جہاد کی راہ میں حسب استطاعت وسائل لگا دیں۔ شمالی افغانستان کے باشندوں سے میری درخواست ہے کہ وہ باقی صوبوں کی طرح مجاہدین کی مدد جاری رکھیں اور خاص طور پر اس مرحلے میں جب دشمن تاریخ کے کمزور ترین حالات کو پہنچ چکا ہے۔ اور یہ بھی کہ وہ دشمن کے شبہات پر توجہ نہ دیں جو وہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے پھیلا رہا ہے اور بے شک وہ دن قریب آچکا ہے جب امریکہ شکست سے دوچار ہوگا (ان شاء اللّٰہ تعالیٰ)۔ اس کا حال بھی اللّٰہ نے چاہا تو روس سے مختلف نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مرکزی نکتہ

لیکن جب جہاد کا رُخ مسلمانوں کے خلاف بہیمانہ جرائم کے مرتکب امریکہ کی طرف ہوا تو سعودی عرب نے صلیبیوں کے ساتھ اتحاد کا راستہ اختیار کیا اور انتہائی بودی دلیلیں پیش کیں کہ ہمارے اُن سے معاہدے ہیں، وہ ہمارے اتحادی ہیں اور اسلام ہمیں معاہدے کی خلاف ورزی کی اجازت نہیں دیتا؟

سعودی عرب کی نظر میں سوویت یونین کے خلاف جہاد اسلام کے لیے تھا۔ جب کہ وہی جہاد اگر امریکہ کے خلاف ہو تو ان کی نظر میں غلط ہے۔ ہم اُن لوگوں سے برأت کا اعلان کرتے ہیں جو جہاد کو امریکہ کی رضا جوئی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جہاد اُس وقت تک فرض عین رہے گا جب تک کہ امریکہ اور اُس کے مرتد اتحادی اسلامی سرزمینوں سے نکل نہیں جاتے۔ اور اُس کے اتحادیوں میں صرف خطے کے مرتد ہی شامل نہیں، بلکہ وہ طواغیت بھی شامل ہیں جو امیر کو امیر تر اور غریب کو غریب تر بنانے میں کوشاں ہیں، جو توحیدی نظام کی خواہش رکھنے والے مسلمانوں کے خلاف جارحیت کرتے ہیں اور اللّٰہ کے بنائے گئے قوانین کو اپنی خواہشات کے مطابق بدلتے ہیں۔ اگر مجاہدین سرے سے جہاد چھوڑ دیں تو آپ خود اندازہ لگالیں کہ ایسی صورت میں امریکہ کن عزائم کی تکمیل میں کامیاب ہوگا۔ ہر طرح کا فتنہ مسلم معاشروں میں پھیل جائے گا۔ کفر، شرک اور فساد جیسے قبیح گناہوں کی کھلے عام چھٹی دی جائے گی۔ یہ یقیناً اُنہیں مسلمانوں کی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی زندگی پر اثر انداز ہونے کے لیے اسلامی سرزمینوں پر مزید استحکام بخشے گا۔ اس سب کی ایک جھلک اُن علاقوں میں دیکھی جاسکتی ہے جہاں مجاہدین کا اثر نہ ہونے کے برابر ہے۔ تو کیوں ایک مسلمان توحید کے پرچم کے آگے رکاوٹ بنے گا۔ ایک ایسے پرچم کے آگے جو شریعت کی سالمیت کا محافظ ہے۔ اور یہی وہ حقیقت ہے جو مرکزی نکتے کو سامنے لاتی ہے۔

☆☆☆☆☆

20 ستمبر: مجاہدین نے صوبہ ہلمند میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں 60 سپلائی اور سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔

(قسط دوم)

فرضیتِ خلافت اور اس کے قیام کا نبوی طریقہ کار

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتھم العالیہ

''فرضیت خلافت'' فرض عین یا فرض کفایہ:

ایک سوال یہ اٹھتا ہے کہ فرضیتِ خلافت سے کون سا فرض مرا ہے؟ فرضِ عین یا فرضِ کفایہ؟ اگر بالفرض اسے فرضِ کفایہ بھی لیا جائے تو فقہا کے نزدیک اور علمائے اصول کا یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ فرض کفایہ مقررہ مدت میں ادا نہ کیا جائے تو وہ فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ خلافت کا قیام ابتدأً فرض کفایہ ہے لیکن اگر مقررہ مدت (تین دن) کے اندر کچھ لوگ اسے ادا نہ کریں گے تو فرض عین ہو جائے گا۔

جیسے جہاد ابتدأً فرض کفایہ ہے لیکن مقررہ مدت میں کچھ لوگ اسے ادا نہ کریں تو فرضِ عین ہو جاتا ہے۔ اور جب تک اسے ادا نہ کیا جاے سب لوگ گناہ گار ہوتے ہیں۔ جیسے نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے، لیکن مقررہ مدت میں کچھ لوگ اسے ادا نہ کریں تو فرضِ عین ہو جاتا ہے اور تمام لوگ عدم ادائیگی کی وجہ سے گناہ گار ہوتے ہیں۔

بیسویں صدی کے پہلے ربع میں خلافتِ عثمانہ کے سقوط کے بعد سے آج تک نظامِ خلافت معطل ہے اور خلیفہ کا تقرر نہیں ہو سکا ہے۔ مذکورہ دلائل کی روشنی میں نظام خلافت کا احیا اور خلیفہ کا تقرر اس وقت سے آج تک فرض عین ہے جیسے نماز روزہ فرضِ عین ہے۔ جس کا جلد از جلد ادا کرنا تمام مسلمانوں کے ذمے باقی ہے۔

سقوطِ خلافت کے نقصانات:

نظام خلافت کے سقوط کے بعد سے آج تک مسلمانوں کی جو حالت ہے وہ دنیا کے سامنے ہیں۔ آج امت مسلمہ کا وجود بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ خلافتِ اسلامیہ کے انہدام کے بعد پوری دنیا میں اسلامی قوانین معطل، نظام جہاد درہم برہم، مرکز کا فقدان، اسلامی دنیا چھوٹے چھوٹے ممالک میں منقسم، کافر قوتوں کا فکری، سیاسی، عسکری واقتصادی غلبہ اور بے بس و مجبُور مسلمان دنیا کے ہر کونے میں مغلوب ہو کر رہ گئے ہیں، آج پوری ملت اسلامیہ **علیکم بالجماعة** ''تم پر جماعت کے ساتھ وابستہ رہنا فرض لازم ہے'' کے حکم پر عمل پیرا نہ ہونے کے باعث نہ صرف یہ کہ ملک اور گروہوں میں تقسیم ہو گئی ہے بلکہ **یدالله علی الجماعة** ''جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے'' کی بشارت اور اللہ کی نصرت سے بھی محروم ہو گئی۔ اور جب یہ سارے تنزل کے مراحل طے ہو چکے تو فوراً شیطان اور اس کے ایجنٹ یہودیوں نے ملت اسلامیہ کو اپنی سازشوں کی دلدل میں گھسیٹ لیا۔ پھر امت مسلمہ کا رہا سہا اسلام بھی جاتا رہا۔ اب وہ نام کے تو مسلمان ہیں مگر انہوں نے اپنی زندگی میں غیر اللہ کے قانون کو اپنایا ہوا ہے۔ اگر آج ہم حقیقت حال کا جائزہ لیں تو یہ زبوں حالی اصل میں عذابِ الٰہی ہے جس میں ہم مبتلا ہیں۔ آج ہم اللہ کے دین کی صحیح نمائندگی نہیں کر رہے، ہم زمین پر اللہ کے دین کے نمائندے بنائے گئے تھے لیکن آج ہم پوری دنیا میں کوئی ایک ملک بھی بطور ماڈل نہیں دکھا سکتے جس کے بارے میں ہم یہ کہہ سکیں کہ لوگو! آؤ یہ ہے نظام خلافت، یہ ہے نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ ہیں اللہ کے دینِ حق کے قیام کی برکات! لہٰذا آج ہم اللہ کے عذاب کی گرفت میں ہیں۔

اس عذاب سے نکلنے کی ایک ہی صورت اور صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ...... جو ہمارے لیے مینارۂ نور ہے اور وہ اس کے سوا کچھ نہیں کہ مسلمان رجوع الی اللہ کرتے ہوئے اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی اسلامی نظام حیات کے مطابق ڈھالیں اور خلافت کے قیام کے لیے انتہائی جدوجہد کریں اور کم از کم دنیا کے کسی ایک ملک میں صحیح اسلامی نظام قائم کر کے دکھا دیں اور پھر دنیا کو دعوت دیں کہ آؤ دیکھو! یہ ہے ''اسلام'' اور یہ ہے ''خلافت''۔

رائج الوقت نظام (سیکولرازم) بمقابلہ دین اسلام (نظامِ خلافت):

اگر ہم انسانی زندگی کو دیکھیں تو اس کے دو حصّے ہیں ان میں سے ایک حصّہ فرد کی انفرادی زندگی سے متعلّق ہے۔ موجودہ زمانے میں فرد کو آزاد تسلیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ''سیکولرازم'' میں ہر شخص کو آزادی حاصل ہے کہ وہ جس طرح چاہے عقائد اپنا لے، چاہے وہ ایک خدا کو مانے، چاہے سو کو مانے، یا ہزار کو مانے، چاہے کسی کو بھی نہ مانے۔ اسی طرح چاہے بتوں کے آگے سجدہ کرے یا ایک نادیدہ خدا کی عبادت کرے۔ چاہے روزے رکھے، نماز پڑھے، چاہے مندر میں جائے یا چرچ میں...... اس کو اجازت ہے۔ اسی طرح شادی کے موقع پر چاہے نکاح پڑھوائے، چاہے پھیرے ڈلوائے، فوت شدہ شخص کی میت کو چاہے دفن کیا جائے، چاہے اسے جلا دیا جائے۔

جب کہ زندگی کا دوسرا حصّہ اجتماعی نظام یعنی تہذیب و تمدن، ریاست اور سیاست، معیشت اور معاشرت سے متعلّق ہے۔ سیکولر نظام میں اس کے اصول وضوابط خالصتاً انسانی عقل کی بنیاد پر رائے شماری (جمہوریت) کی بنیاد پر بنیں گے۔

اگر ہم دینِ اسلام کو دیکھیں تو وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ وہ زندگی کے انفرادی گوشوں کے متعلّق بھی ہدایت دیتا ہے اور اجتماعی معاملات میں بھی مکمل راہ نمائی کرتا ہے۔ جہاں تک اسلام کے انفرادی گوشوں کا تعلّق ہے تو مغرب کو کسی حد تک قابل قبول ہے اور وہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے امریکہ میں آ کر یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہیں خریدیں اور انہیں مسجد بنا لیا ہم نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مسلمانوں نے امریکہ اور یورپ میں آ کر بڑی تعداد میں لوگوں کو مسلمان کر دیا ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

21 ستمبر: صوبہ پروان میں نیٹو اور افغان افواج مجاہدین نے حملہ کیا، اس لڑائی میں 12 نیٹو اور متعدد افغان اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ایک ٹینک اور 3 فوجی رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

اس لیے کہ بحیثیت انفرادی زندگی ان کی اسلام سے کوئی خاص جنگ نہیں ہے۔ان کا تو یہاں تک معاملہ ہے کہ وہ رمضان المبارک میں مسلمانوں کو وائٹ ہاؤس میں بلا کر ''افطار پارٹی'' بھی دے دیتے ہیں اور عید سے پہلے مسلمانوں کے ڈاک ٹکٹ ایشو کر دیتے ہیں،انہیں اس میں بھی کوئی تکلیف نہیں ہوتی......لیکن ایک ''نظام'' کی حیثیت سے اسلام انہیں قطعاً گوارا نہیں ہے۔اسلام کے اسی تصور کو ''بنیاد پرستی''Fundamantalism کا نام دیتے ہیں۔اور اس وقت جس نے بھی اسلام کو ایک اجتماعی نظام کی حیثیت سے نافذ کرنے کی بات کی ہے اس پر چڑھ دوڑے ہیں۔چنانچہ کبھی وہ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' کا نعرہ لگاتے ہیں تو کبھی ''بنیاد پرستی'' کے خلاف جنگ کا۔حقیقت میں یہ جنگ ''اسلام کے نظام حیات''یعنی''اسلامی نظام خلافت'' کے خلاف ہے۔

مستقبل قریب میں نظام خلافت قائم ہو کر رہے گا

اس وقت امریکہ اور اس کے حواری اس بات پر تل گئے ہیں کہ دنیا میں کہیں اسلامی نظام خلافت کا ظہور نہ ہو۔آج پوری مغربی دنیا پر بالفعل یہ خوف طاری ہے کہ کہیں دنیا کے کسی کونے میں شرع پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا عملی ظہور نہ ہو جائے۔یہ وہی بات ہے جو علامہ اقبال نے ابلیس کی زبان سے کہلوائی تھی۔

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر ﷺ کہیں

یہ وہی چیز ہے جس کی خوش خبری الصادق والمصدوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہا سچ کہا اور وحی کے مطابق کہا اور جو ذرہ برابر بھی ان کی بتائی ہوئی باتوں پر شک کرے اس کا ایمان کسی قابل نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کل روئے زمین پر نہ کوئی اینٹ گارے کا بنا ہوا گھر باقی رہے گا،نہ اونٹ کے بالوں کے کمبلوں سے بنا ہوا خیمہ......جس میں اللہ تعالیٰ کلمۂ اسلام کو داخل نہ کر دے،خواہ کسی عزت دار کو عزت دے کر اور خواہ کسی ذلت والے کو ذلیل کر کے یعنی یا تو اللہ تعالیٰ انہیں عزت دے گا اور اہل اسلام میں داخل کرے گا یا انہیں مغلوب کر دے گا چنانچہ وہ (جزیہ دے کر) اسلام کی بالا دستی قبول کر لیں گے!'' پھر راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا پھر تو دین (نظام) کُل کا کُل اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہو جائے گا''۔(مسند احمد بن حنبل)

اور اس خطے کے لیے جس میں ہم موجود ہیں مزید یہ خوش خبری بیان کی:

''خراسان سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے اور انہیں کوئی طاقت واپس نہیں پھیر سکے گی یہاں تک کہ وہ ایلیاء (یعنی بیت المقدس) میں نصب کر دیے جائیں''۔ (جامع ترمذی)

اسی طرح امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''تمہارے مابین نبوت موجود رہے گی،(آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ خود اپنی ذات کی جانب تھا) جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے اٹھا لے گا۔اس کے بعد نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی اور یہ بھی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ قائم رہے،پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا۔پھر کاٹ کھانے والی (یعنی ظالم) ملوکیت آئے گی اور وہ بھی رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا۔پھر مجبُوری کی ملوکیت (غالبًا مراد ہے مغربی استعمار کی غلامی) کا دور آئے گا اور وہ بھی رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا،پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے بھی اٹھا لے گا اور پھر دوبارہ نبوت کے طریقے پر خلافت قائم ہوگی! راوی کے قول کے مطابق اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمالی''۔(مسند احمد)

لہٰذا آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم علی منهاج النبوة ''نبوی طریقے پر'' کی طرز پر اسلامی نظام خلافت کے قیام کی کوشش کریں۔اور ان تمام طریقوں کو چھوڑ دیں جو باطل سے مستعار لیے گئے ہوں۔کیونکہ فرض کا طریقہ ہمیشہ سنت ہی سے ملتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے علیکم بسنتي ''تم پر میری سنت (طریقہ) پر عمل کرنا واجب ہے''۔لہٰذا سنت پر عمل لازم ہے۔

''(صحابہ کرامؓ بیان کرتے ہیں کہ) ہمیں نصیحت فرمائی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نصیحت جس کو سن کر (ہمارے) دل دہل گئے اور (ہماری) آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔پھر ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونے والے کی وصیّت لگتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وصیّت فرمائیے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں وصیّت کرتا ہوں اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی اور اپنے امیر کے احکام سننے اور قبول کرنے کی،خواہ وہ حاکم ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو،کیوں کہ میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا۔پس تم میری سنت (طریقہ) کو اپنے اوپر لازم کر لو اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو۔اور اس کو دانتوں سے مضبوط تھام لو اور نئی نئی باتوں سے بچتے رہو،کیوں کہ ہر نئی جاری کی ہوئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔(ابوداؤد،ترمذی)

ان تمام باتوں سے یہ راہ نمائی ملتی ہے کہ نئے طریقے ڈھونڈنا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فرض کا طریقہ واضح نہیں کیا وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہوتے ہوئے اس کو نا قابل عمل سمجھتے ہوئے عمل نہ کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکذیب ہے اور اسے بدعت وضلالت کہا گیا ہے،جس کا انجام دوزخ ہے۔یہی وجہ ہے کہ امام مالکؒ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کیا ہے (بقیہ صفحہ ۵۱ پر)

21 ستمبر: مجاہدین نے صوبہ غزنی ضلع واغظ کے پولیس چیف کو بارودی سرنگ دھماکہ سے مار ڈالا۔اس ریموٹ کنٹرول دھماکہ میں پولیس چیف دیگر 10 اہل کاروں سمیت جہنّم واصل ہو گیا۔

(قسط اول)

قریظہ سے امریکہ تک..........اشرار کا ایک ہی ٹولہ، حیوانیت کی ایک ہی داستان

شیخ ابو یحیٰ اللیبی حفظہ اللہ

الحمد للّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ و علی آلہ و صحبہ و من والاہ و بعد:

ایک مہینے کے سخت محاصرے کے بعد.....خوف کی لرزش اور بھوک کی ٹیسوں اور سردی کی شدت اور دشمنوں کے گھیراؤ میں.....ایک ایسی کیفیت جسے قرآن بلاکم وکاست بعینہٖ بیان کرتا ہے:

اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَ مِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَ اِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا، ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ زُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا(الاحزاب ۱۰-۱۱)

''جب کہ (دشمن) تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھ آئے اور جب کہ آنکھیں پتھرا گئیں اور کلیجے منہ کو آ گئے اور تم اللہ تعالیٰ کی نسبت طرح طرح کے گمان کرنے لگے، یہیں مومن آزمائے گئے اور پوری طرح جھنجھوڑ دیے گئے۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت ترین جنگیں دیکھیں جن میں قتل وغارت اور خوف تھا.....مریسیع، خیبر، ہم حدیبیہ، فتح مکہ اور حنین میں تھے.....لیکن ان میں سے کوئی بھی جنگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اتنی اعصاب شکن اور ہمارے لیے اتنی خوف ناک نہ تھی جتنی خندق.....کہ اس میں مسلمان دشوار ترین حالات سے دوچار تھے۔ہمیں اپنے خاندان بنو قریظہ سے محفوظ نہیں لگ رہے تھے۔صبح تک مدینہ کی پہرے داری کی گئی اوراس میں دن چڑھنے تک مسلمانوں کی تکبیریں (اللہ اکبر) سنائی دیتی رہیں۔''

اتنا سب کچھ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی جانب سے مشکلات سے چھٹکارا اس طرح ملا جس کا مومنوں کو گمان تک نہ تھا، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت اور عظیم الشان نعمت تھی:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ جَآءَتْکُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا وَ کَانَ اللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا(الاحزاب ۹)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو احسان تم پر کیا اسے یاد کرو جب کہ تمہارے مقابلے کو فوجوں پر فوجیں آئیں پھر ہم نے ان پر تیز تند آندھی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نے نہیں دیکھا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا ہے''۔

اور احزاب (مختلف جماعتوں) کا قافلہ اپنے سینوں کو ٹھنڈا کیے بغیر اور انتقام لیے بنا ہی واپس پلٹ گیا۔ بلکہ ان کے غیض وغضب میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ اور وہ اتنے گھمنڈ وغرور کے ساتھ آنے کے بعد وہ ذلیل وخوار ہو کر افسوس کے ساتھ واپس پلٹے کہ انہوں نے صحرا عبور کیے تھے اور ویرانوں کو چیرا تھا، اس معرکہ آرائی کے لیے حتی الوسع اسباب اکٹھے کیے تھے، اور اپنی تمام جمع پونجی نثار کی تھی، ان کا بغض وعداوت انہیں دھکیل کر مدینہ کے دروازوں تک لے آیا تھا، ان کی نفرت انہیں متحرک کیے ہوئے تھی اور دلوں میں چھپا کینہ چنگھاڑ رہا تھا، اوران کی نظریں ان دشمنوں کے تعاقب میں تھیں جنہوں نے ان کے معززین کو قتل کر ڈالا تھا اور ان کے عمائدین کو قید کیا تھا۔ تاہم ان تمام باتوں کے باوجود وہ اپنے اہداف تک نہ پہنچ پائے اور زندگی بھر کی ذلت و اہانت کے ساتھ خالی ہاتھ لوٹے۔ یہ..... اللہ کی قسم..... بے شک ایک اندوہ ناک خسارہ تھا:

وَ رَدَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِغَیْظِھِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا وَ کَفَی اللّٰہُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ وَکَانَ اللّٰہُ قَوِیًّا عَزِیْزًا(الاحزاب ۲۵)

''اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو غصے سے بھرے ہوئے ہی (نامراد) لوٹا دیا انہوں نے کوئی فائدہ نہیں پایا اور اس جنگ میں اللہ تعالیٰ خود ہی مومنوں کو کافی ہو گیا اللہ تعالیٰ بڑی قوتوں والا اور غالب ہے''

اس اعصاب شکن معرکے کے بعد.....کہ جس میں صعوبتیں شدت اختیار کر گئی تھیں، پیٹ بھوک سے ہلکان تھے، اوہام وگمان کی کثرت تھی، ان سب کی وجہ سے بے خوابی تھی، نظریں ویران ومتوحش تھیں، مصروفیات کی ایسی کثرت تھی کہ نمازِ عصر تک اپنے (اصل) وقت سے تاخیر کا شکار ہو گئی.....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر واپس تشریف لائے جہاں ان پر سے غم کے بادل چھٹ گئے اور سکینت نازل ہوئی تا کہ وہ کچھ آرام کر سکیں انہیں ابھی گھر پہنچے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ قوی وامین جبریل علیہ السلام ان کے پاس اس پیغام کے ساتھ تشریف لے آئے کہ بنی قریظہ کی جانب پیش قدمی کریں۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس تشریف لائے تو اپنے ہتھیار اتار کر رکھے اور غسل کیا۔ پھر جبریل علیہ السلام اپنے سر سے غبار جھاڑتے تشریف لائے اور فرمایا: 'آپ نے ہتھیار اتار دیے؟! اللہ کی قسم ہم نے تو ابھی ہتھیار نہیں اتارے! چلیے ان پر حملہ کیجیے!'

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: 'کن پر؟'

22 ستمبر: مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

انہوں نے بنی قریظہ کی جانب اشارہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف چڑھائی کے لیے نکل پڑے۔''(متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً اُٹھ کھڑے ہوئے اور صحابہؓ کو تیار کیا، انہیں جلدی چلنے کا حکم دیا اور انہیں فرمایا: 'کوئی بھی نمازِ عصر بنی قریظہ میں پہنچنے سے پہلے نہیں ادا کرے گا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے گروہ چل پڑے یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قلعوں تک پہنچ گئے، وہاں انہوں نے دشمنوں کا محاصرہ کیا اور ان سے لڑائی چھڑ گئی۔ الحاکم نے روایت کی ہے......اور بخاری و مسلم کی شرط پر اسے صحیح قرار دیا ہے......کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ کہتے ہوئے پکارا: 'اے بندروں اور خنزیروں کے بھائیو!' اس پر وہ کہنے لگے کہ: 'اے ابوالقاسم! آپ تو ایسی زبان بولنے والے نہ تھے!' وہ اسی حالت (جنگ) میں رہے یہاں تک کہ (قبیلہ) اوس کے سردار سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر نیچے اتر آئے (اور ہتھیار ڈال دیے)۔''

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

''بنی قریظہ نے سعد بن معاذؓ کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بلانے کے لیے آدمی بھیجا۔ وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ اس جگہ کے قریب آئے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے لیے منتخب کر رکھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: 'اپنے سردار (کے استقبال) کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔' پھر سعدؓ سے فرمایا: 'ان لوگوں نے اس بات پر رضامند ہو کر ہتھیار ڈال دیے ہیں کہ تم ان کے متعلّق فیصلہ کرو گے۔' چنانچہ سعدؓ نے جواب دیا: 'ان میں جو لوگ جنگ کے قابل ہیں انہیں قتل کر دیا جائے، اور ان کے خاندانوں (عورتوں اور بچوں) کو قیدی بنا لیا جائے۔' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔'' (بخاری و مسلم)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان کے تمام جوانوں کو قتل کر دیا، جو تعداد میں تقریباً چار سو تھے، اور بعض روایات میں ان کی تعداد سات سو اور آٹھ سو کے درمیان تھی۔ اور بعض راویوں نے ان کی تعداد نو سو تک بھی بیان کی ہے۔

چنانچہ بنی قریظہ کے متعلّق سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ......جو کہ اللہ کا بھی فیصلہ تھا......انتہائی سخت تھا، اس کی وجہ ان کے فعل کی سنگینی ہے، مسلمانوں کے ساتھ اس کڑے وقت میں غداری اور بدعہدی کرنا تھی کیوں کہ جس وقت مدینہ میں مسلمان دشمنوں کے گروہوں کے اتحاد کی وجہ سے مصیبتوں کی انتہا کا سامنا کر رہے تھے، جو کہ اسلام کے قلعے مرکز مدینہ منورہ کے قریب ترین پہنچ چکے تھے، منافقین، مسلمانوں کے قلوب کو کمزور اور ان کے یقین کو متزلزل کرنے کے لیے اپنا زہر اگل رہے تھے...... بنی قریظہ نے یہ سمجھتے ہوئے کہ اسلام اور مسلمانوں کی شکست لازمی ہے۔ اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا، انہوں نے اپنا کھوٹ ظاہر کر دیا اور اپنے خاردار (کانٹے) عیاں کر دیے اور اپنا خبثِ باطن بے نقاب کر دیا اور اپنے خوں خوار نوکیلے دانت نمایاں کر دیے؛ پھر ان کے ساتھ جو ہوا سو ہوا اور بالآخر وہ ذلیل و رسوا ہوئے اور اللہ نے ان کے ان اعمال کے بدلے میں ان کے دل مکمل طور پر خوف سے بھر دیے، اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ جیسا کہ اللہ ان (منافقوں) کا حال بیان کرتے ہوئے اور صحابہؓ کو اپنے انعامات یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَ اَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَاهَرُوۡهُمۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡکِتٰبِ مِنۡ صَیَاصِیۡهِمۡ وَ قَذَفَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ فَرِیۡقًا تَقۡتُلُوۡنَ وَ تَاۡسِرُوۡنَ فَرِیۡقًا وَ اَوۡرَثَکُمۡ اَرۡضَهُمۡ وَ دِیَارَهُمۡ وَ اَمۡوَالَهُمۡ وَ اَرۡضًا لَّمۡ تَطَـُٔوۡهَا وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا (الاحزاب: ۲۶–۲۷)

''اور جن اہل کتاب نے ان سے ساز باز کر لی تھی انہیں (بھی) اللہ تعالیٰ نے ان کے قلعوں سے نکال دیا اور ان کے دلوں میں (بھی) رعب بھر دیا کہ تم ان کے ایک گروہ کو قتل کر رہے ہو اور ایک گروہ کو قیدی بنا رہے ہو، اور اس نے تمہیں ان کی زمینوں کا اور ان کے گھروں کا اور ان کے مال کا وارث کر دیا اور اس زمین کا بھی جس کو تمہارے قدموں نے روندا نہیں، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔''

یہ ہے بنی قریظہ کے ساتھ ہونے والے معاملے کا خلاصہ اور ان کو جو سخت ترین سزا ملی اس کی شدت بے شک ایک انسان کو حیران و پریشان کر کے رکھ دیتی ہے...... یہ سات آسمانوں کے اوپر سے مالک کا فیصلہ تھا......انسان کو بخوبی ادراک ہو جاتا ہے کہ یہ دین رحمت کا بھی ہے اور کشت و خون کا بھی ہے، شفقت کا بھی ہے اور شدت کا بھی ہے، نرمی کا بھی ہے اور سختی کا بھی ہے، لطف و کرم کا بھی ہے اور قوت و عظمت کا بھی ہے۔ یہ شبنم کی جگہ تلوار اور تلوار کی جگہ شبنم نہیں رکھتا۔ یہ کسی ایک جانب نہیں جھک جاتا کہ ذلت، خواری اور تحقیر کو اِس جواز کے ساتھ برداشت کرتا رہے کہ یہ دینِ رحمت ہے! اور نہ ہی بے جا دخل اندازی یا حد سے تجاوز کرتا ہے کہ 'واغلظ علیهم!' کی آڑ میں ظلم و تعدی کرنے لگے، بلکہ جیسے کہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ (الفتح: ۲۹)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں''

اور اللہ کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مَنۡ یَّرۡتَدَّ مِنۡکُمۡ عَنۡ دِیۡنِهٖ فَسَوۡفَ یَاۡتِی اللّٰهُ بِقَوۡمٍ

23 ستمبر: صوبہ سرپل کے صدر مقام سرپل شہر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔

يُحِبُّهُمْ وَ يُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ (المائدة:۵۴)

'' اے ایمان والو! تم میں سے جو شخص اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہوگی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہوگی وہ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر، سخت اور تیز ہوں گے کفار پر''۔

اور اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ (آل عمران:۱۵۹)

'' اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں اور اگر آپ درشت رو اور سخت دل ہوتے تو یہ سب آپ کے پاس سے چھٹ جاتے''۔

لیکن اس کے باوجود، اللہ نے اپنی کتاب میں دو مقامات پر انہیں کفار اور منافقین کے ساتھ سختی سے پیش آنے کا حکم دیا، پس فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ [التوبة ۹: ۷۳]

'' اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد جاری رکھو، اور ان پر سخت ہو جاؤ''۔

[ایسا ہی حکم اللہ نے سورۃ تحریم (۶۶) کی آیۃ ۹ میں عین انہی الفاظ کے ساتھ دیا ہے جو اوپر سورہ توبہ کے حوالے سے درج کیے گئے ہیں]۔ (مترجم)

اور اللہ نے یہ بھی فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً وَّ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (التوبة:۱۲۳)

'' اے ایمان والو! ان کفار سے لڑو جو تمہارے آس پاس ہیں اور ان کے لیے تمہارے اندر سختی ہونی چاہیے اور یہ یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے''۔

پھر اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مومنین کے لیے رحمت و رأفت ہونے کا وصف یوں بیان فرمایا:

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبة:۱۲۸)

'' تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس میں سے ہیں جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں ایمان داروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں''۔

علامہ شنقیطیؒ نے فرمایا:

'' جان لو کہ دعوت الی اللہ دو طریقوں سے ہوتی ہے: نرمی کا طریقہ اور سختی کا طریقہ۔ پس جو نرمی کا طریقہ ہے اس میں حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ اللہ کی راہ کی طرف بلایا جاتا ہے اور احسن ترین انداز اور شفقت و ہمدردی کے ساتھ دلائل کی وضاحت کی جاتی ہے۔ اگر یہ طریقہ کامیاب ہو جائے تو بہت بہتر، کہ یہی مطلوب و مقصود ہے۔ لیکن اگر یہ کامیاب نہ ہو تو پھر تلوار کے ساتھ سختی کا طریقہ استعمال کرنا لازمی ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ تنہا اللہ ہی کی عبادت ہونے لگے اور اس کی حدود قائم کر دی جائیں اور اس کے اوامر کی اطاعت ہونے لگے اور اس کے نواہی سے اجتناب کیا جانے لگے اور اِس ارشاد باری تعالیٰ میں اسی جانب اشارہ ہے:

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ شَدِيْدٌ (الحديد: ۲۵)

'' یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان (ترازو) نازل فرمایا تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں اور ہم نے لوہے کو اتارا جس میں سخت ہیبت اور قوت ہے''۔

تو اس آیت میں دلیل و حجت قائم ہو جانے کے بعد تلوار کے استعمال کی طرف اشارہ ہے اور اگر کتاب کی نہ مانی جائے تو پھر کتائب (فوجی دستے) لازم ہو جاتے ہیں، اللہ طاقت کے ذریعے وہ برائیاں رکوا دیتے ہیں جو کتاب کے ذریعے نہیں رکتیں''۔

ہر حق دار کو اس کا حق لازماً دینا چاہیے اور ہر چیز کو اس کے انجام تک پہنچانا چاہیے اور معاملات کو ان کے درست مقامات میں رکھنا چاہیے اور یہ سب اس عدل و انصاف کی حدود سے باہر نہیں ہے جس کی بنیاد پر ارض و سماء قائم کیے گئے ہیں یا اس احسان سے انحراف نہیں جسے دینِ اسلام لے کر آیا ہے اور جس کا حکم ہمارے نہایت رحم کرنے والے رب نے دیا:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَ يَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ (النحل ۱۶: ۹۰)

'' بے شک اللہ تم کو انصاف اور احسان کرنے اور قرابت داروں کو امداد دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم و زیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ شاید تم نصیحت حاصل کرو''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

23 ستمبر: مجاہدین نے صوبہ نورستان ضلع وانت کے مرکز کو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح کر کے اس پر کلمہ طیبہ سے مزین سفید پرچم لہرا دیا۔

مرکزی نکتہ

سمیر خان شہیدؒ

بھائی سمیر خانؒ پاکستانی نژاد امریکی تھے، جو شیخ انور العولقیؒ کی دعوت سے جہاد میں شریک ہوئے۔ شیخ انور ہی کے ہمراہ امریکہ سے یمن ہجرت کی اور مجاہدین کے ترجمان 'انسپائر' کو چلاتے رہے۔ اس سے قبل 'جہادی ری کولیکشن' کے مدیر رہے۔ شیخ انور العولقیؒ کے ہمراہ ہی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔

مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہیں کہ جب میں مسلم علما، مفکرین اور دیگر لوگوں کے علمی مباحث کو پڑھتا تھا، جس میں وہ دہشت گردی یعنی جہاد کے غلط ہونے کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے۔ وہ امریکہ کے خلاف القاعدہ کے نظریۂ جہاد کو ناقص ثابت کرنے کے لیے، طیاروں کو اغوا کرنے، فدائی حملوں، غیر متحاربین کی ہلاکتوں اور اس جیسے دوسرے معاملات پر رائے زنی کرتے۔ ان میں سے کچھ لوگ تو انہیں دائرۂ اسلام سے ہی خارج قرار دیتے اور انہیں تکفیری تک کہتے۔ یہ سب میرے لیے امریکہ میں رہنے والے ایک مسلمان کے طور پر خاصا بے زار کن تھا۔ مسلمانوں کو مذکورہ بالا معاملات پر غیر مسلموں کے سامنے اپنے موقف کا دفاع کرنے پر گرفتار کر لیا جاتا۔ مزید براں کیلیفورنیا کے منبروں سے گراؤنڈ زیرو کے سامعین کے سامنے ایسے موضوعات کی مذمت یا دفاع میں بولنا ایک معمول بن گیا۔

میں نے محسوس کیا کہ امریکہ میں ''مرکزی نکتہ'' پر نہ تو کبھی مساجد کے مطالعاتی دوروں میں روشنی ڈالی گئی نہ کبھی ٹی وی پر ہونے والے سیاسی مناظروں میں اس بارے میں کچھ کہا گیا۔ یہی معاملہ، جسے میں ''مرکزی نکتے'' کا نام دینا پسند کروں گا، ایک عام مسلمان کو مجاہد بننے کا مرحلہ طے کروانے کا محور ہے۔ اور یہ محور اسرائیل کے ہاتھوں فلسطینیوں کا قتل عام نہیں ہے نہ ہی یہ امریکہ کا مسلم دنیا کے ساتھ سفا کانہ رویہ ہے۔ یہ نہ تو جہادی نغموں کا کمال ہے اور نہ ہی اس موضوع پر بننے والی فلموں کا۔ ''مرکزی نکتہ'' کی ساخت مکمل طور پر ایمانی اور شرعی ہے۔ مرکزی نکتہ یہ ہے کہ جہاد مشرق سے مغرب تک پائے جانے والے تمام مسلمانوں پر تب تک انفرادی طور پر فرض (فرض عین) ہے جب تک کہ ہمارے تمام تر مقبوضات کو آزاد نہیں کروا لیا جاتا۔ اس جہاد میں جہاد کے فرض عین ہونے کا نکتہ مرکزِ ثقل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی لیے آج دنیا مجاہدین کی بے داری کی شاہد ہے۔ کیونکہ مسلمان اس مرکزی نکتے کے بارے میں زیادہ سے زیادہ آگاہی حاصل کر رہے ہیں۔ جو کہ درحقیقت اللہ کی طرف سے اُن پر عائد کردہ حکم ہے۔

اس مرکزی نکتہ کو مسلمان عالم دین الشیخ عبداللہ یوسف عزام شہیدؒ نے جلا بخشی، جنہیں بجا طور پر جدید جہاد کا جدّ امجد کہا جا سکتا ہے۔ یہ اُنہی کی اس اہم حکم کو دی گئی تازگی تھی کہ دنیا بھر سے ہزاروں کی تعداد میں مجاہدین سوویت یونین کے خلاف اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کو افغانستان پہنچے۔ درحقیقت وہی اس فکر کے بانی ہیں جسے آج ہم 'عالمی جہاد' کے نام سے جانتے ہیں۔ باقی لوگ جیسا کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری اسی حکم کی جزئیات کی وضاحت کے لیے آگے بڑھے۔ ڈاکٹر عبداللہ عزام شہید کے علمی کارنامے اسی حکم کے بارے میں فقہی مباحث سے پُر ہیں۔ جن میں سے ایک مشہور زمانہ کتاب ''اسلامی سرزمینوں کا دفاع، ایمان کے بعد اہم ترین فرض عین'' ہے۔ یہ ایک فتویٰ ہے جو آپ نے سعودی عرب میں ہونے والے ایک اعلیٰ سطح کے اجلاس میں علمائے کرام کے سامنے پیش کیا، جن میں ابنِ عثیمینؒ اور بن بازؒ بھی شامل ہیں اور اس فتویٰ کی سند کو بالاتفاق قوی مانا گیا۔ شیخ عزام شہیدؒ نے اس فتویٰ میں دفاعی جہاد کے بارے میں کئی اہم اور مسلّم علما و فقہا کی رائے کو پیش کیا۔

آپؒ نے ان جید فقہا کے حوالے سے لکھا کہ حملہ ہونے کی صورت میں جہاد پہلے اُس خاص حملہ زدہ علاقے کے مسلمانوں پر انفرادی طور پر فرض عین ہوتا ہے، اگر وہ دشمن سے نمٹنے میں ناکافی ہوں تو یہ فرض اُن کے قریبی مسلمانوں پر بدرجۂ اولیٰ فرض ہو جاتا ہے۔ اگر وہ بھی اس کے لیے ناکافی ہوں تو یہ فرض عین پھیلتا ہوا مشرق و مغرب کے مسلمانوں پر انفرادی طور پر عائد ہو جاتا ہے۔ جو مسلمان اس فرض کو ادا کرنے کی سکت رکھنے کے باوجود ادا نہ کرے گناہ گار ٹھہرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے بابرکت زمانے میں تبوک کا معرکہ پیش آیا۔ وہ جہاد مدینہ کے مکینوں پر انفرادی طور پر فرض ٹھہرا۔ جنہوں نے پیچھے رہنے کے لیے احمقانہ عذر تراشے، مسلمانوں میں منافقین کے طور پر جانے گئے۔ اُن کی دین سے وفاداری پر سوال اُٹھایا گیا (سوائے تین مخلص صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے)۔ شیخ عزام شہیدؒ نے جو دلیل پیش کی وہ یہ تھی کہ جہاد، اُندلس (ہسپانیہ) کے سقوط کے ساتھ ہی فرض ہو چکا ہے اور آج جب کہ ہماری بیش تر زمینوں پر بیرونی طاقتوں کا قبضہ ہے تو ایسی صورت حال میں تو اس کی اہمیّت اور بھی دو چند ہو گئی ہے۔

پوری کتاب میں شیخ عزام شہیدؒ نے موجودہ زمانے کے مسلمان کے جدید عذرات جیسے کہ گناہ گاروں کے درمیان لڑنا، فرض کفایہ اور حاکم کے اذن کے بغیر لڑنا وغیرہ کی بھرپور تردید کی ہے۔ بعد میں دوسرے علما نے اس فتویٰ کی تائید کی، جن میں یوسف العییریؒ، انور شعبان، ابوقتادہ الفلسطینی حفظہ اللہ، ابویحییٰ اللیبی حفظہ اللہ اور حمود بن عقلا الشعیبیؒ، مفتی نظام الدین شامزئیؒ، ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ دامت برکاتہم العالیہ، مولانا فضل محمد دامت برکاتہم العالیہ اور مفتی حمید اللہ جان دامت برکاتہم العالیہ کے نام شامل ہیں۔ انہوں نے دوسرے مختلف شبہات کی بھی تردید کی ہے۔ جن میں طاقتور دشمن سے لڑنا اور غیر مسلم حکومتوں

24 ستمبر: صوبہ لوگر ضلع خوشی میں فدائی مجاہد نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 8 امریکی اہل کاروں سمیت 30 فوجی و سول اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوئے۔

سے معاہدہ کرنے والی مسلم سرزمینوں پر قائم حکومتوں کا معاملہ، شامل ہیں۔

پھر ایک اہم واقعہ رونما ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔ قابض کفار کے مقابلے میں مسلم زمینوں کے دفاع کی ایک جدید وضاحت سامنے آئی۔ یہی وضاحت آگے چل کر القاعدہ کے منظّم ہونے کا راستہ بنی۔

مصر میں اسلامی حکومت کے قیام کی جدوجہد کا ایک طویل اور کٹھن تجربہ رکھنے والے مصری مجاہدین اور علما و مفکرین نے یہ دعوت آگے بڑھائی کہ یہ نام نہاد مسلم حکومتیں ہی درحقیقت قابض قوتیں ہیں۔ جب تک ان کو عملی طور پر غیر فعال کر کے جڑ سے نہیں اُکھاڑا جاتا مسلمان اسی طرح جہالت میں جکڑے رہیں گے کہ جس طرح وہ ایک غیر مسلم قابض فوج کے زیرِ تسلط رہتے ہیں۔

یہ وضاحت اس فقہی قانون سے اخذ کی گئی ہے جو ایک مرتد کے بارے میں احکام سے بحث کرتا ہے۔ شریعت اسلام چھوڑنے والے شخص کے لیے موت کی سزا سناتی ہے۔ مرتد کے ارتداد کی جانچ پرکھ اُس کے عوام کے سامنے کیے گئے عمل سے کی جاتی ہے۔ اس صورت میں کہ اگر مجوزہ شخص عیسائی ہونا چاہتا ہو یا کفار کے لیے مسلمانوں کی جاسوسی کرنا چاہتا ہو یا اگر وہ مسلمانوں کے خلاف لڑنے کے لیے دشمن سے جا ملے، تو اُس نے بہت بڑا گناہ کیا جسے ''کفرِ اکبر'' کہا جاتا ہے اور اس پر فقہا کا اتفاق ہے۔ فقہا نے ایسے دس سے کچھ زائد اعمال کی نشاندہی کی ہے جو ارتداد میں داخل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ شراب نوشی، بدکاری، چوری یا اسی طرح کے دیگر گناہ کبیرہ کے سرزد ہونا بھی ارتداد کے حکم میں نہیں آتا الّا یہ کہ حاکم خود اپنی حکومت میں ان گناہوں کے کرنے کی کھلم کھلا اجازت دے۔ خوارج اس بارے میں انتہائی متشدد عقیدہ رکھتے تھے اور ایسے تمام گناہ کبیرہ کے مرتکبین کو مرتد کہتے تھے۔ الحمدللہ مجاہدین کے متعلّق اس بات (تکفیری ہونے) کا گمان تک نہیں کیا جا سکتا۔

مصری مجاہدین کے علما نے فتویٰ دیا کہ اسلامی سرزمینوں پر موجود حاکم دو بنیادی وجوہات کی بنیاد پر مرتد ہو چکے ہیں۔ جن میں پہلی وجہ ''اللہ کے نازل کردہ احکامات کے خلاف حکومت کرنا'' اور دوسری ''مسلمانوں کے دشمنوں کو دوست بنانا'' ہے۔ پہلی وجہ پر ''استحلال'' (اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو حرام قرار دینا) کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی طرح اس حکم کا اشارہ انسان کے بنائے ہوئے قوانین جمہوریت، جاہلیّت (قبلِ از اسلام کا زمانہ) اور اسی طرح کے دوسرے مُستعار لیے گئے قوانین کے ذریعے حکومت کرنے کی طرف بھی پایا جاتا ہے۔

دوسری وجہ کا اطلاق ایسے جاسوسوں پر ہوتا ہے جو کفار کے لیے مسلمانوں کی جاسوسی کریں، مسلمانوں پر چڑھائی کے لیے اُنھیں فوجی اور جاسوسی اڈے فراہم کریں تا کہ کفار کے لیے مسلمانوں کو قتل کرنے، ان کو اذیّت دینے اُن سے گھٹیا اور غیر اخلاقی سلوک کرنے میں ملوث ہوں، کفار کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے مسلمان عورتوں کو تعذیب کا نشانہ بنائیں، شریعت، جہاد، عقیدہ اور اس جیسے دوسرے موضوعات پر اسلامی تعلیمات کو بگاڑ کر پیش کرنے اور اپنے تخلیق کردہ طریقوں کو درست ثابت کرنے کے لیے پراپیگنڈہ مہمات چلاتے ہوں۔ مذکورہ بالا امور ارتداد کے انتہائی درجات میں داخل ہیں۔ پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جدید حکومتی سانچے میں بالخصوص کون لوگ مرتد ہیں۔ تو اس حکم کا اطلاق اُن تمام لوگوں پر ہوتا ہے جو اس طرح کے کفریہ افعال میں شریک ہیں۔ البتہ کسی فرد پر متعین طور پر کفر کا حکم لاگانا علمائے کرام کا کام ہے۔ ''اُنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے پیشواؤں کو اپنا رب مان لیا ہے۔'' علمائے کرام فرماتے ہیں: ''اگرچہ وہ اپنے پیشواؤں، پادریوں کے سامنے جھکتے یا سجدہ ریز نہیں ہوتے، لیکن وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام بنانے میں اُن کے مددگار ہیں اور اُن سے اتفاق کرتے ہیں، اس لیے ان (پادریوں) کو ان جاسوسوں اور حکمرانوں کا رب کہا ہے۔ کیونکہ قانون سازی میں اطاعت، عبادت ہے اور یہ عبادت ہرگز ہرگز غیر اللہ کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ صرف اللہ کی ذات ہے جو قانون سازی کا اختیار رکھتی ہے۔

آج سعودی بادشاہت اس ارتداد کی بدترین مثال ہے۔ ان کی بادشاہت کو سونے کے ورق میں لپٹی غلاظت سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ یہ شریعت کو اپنا ذاتی قانون گردانتے ہیں اور حرمین شریفین کو اپنی طاقت میں اضافہ اور امت میں اپنی عزت و مرتبہ بڑھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ امت کا کھربوں ڈالر کا سرمایہ یہ اپنے پیٹ اور جیبوں کو بھرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں اور اُس میں سے کچھ حرمین شریفین پر خرچ کر دیتے ہیں تا کہ آنے والے مسلمان انہیں دیکھ کر ان سے خوش ہوں۔ یہ امت کی حمایت حاصل کرنے کی ایک سوچی سمجھی منصوبہ بندی ہے۔

یہ تو صرف ابتدا ہے۔ پھر سعودی عرب کا امریکہ کے ساتھ وہ روحانی تعلّق ہے جس میں جزیرہ نمائے عرب کے خلاف مسلّح جارحیت بھی شامل ہے۔ اور اسی سلسلے میں صلیبیوں کو فوجی اڈے فراہم کیے جاتے ہیں تا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کو پوری دنیا تک پھیلایا جا سکے جو کہ خود اُن کے اپنے قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ اسی طرح اسرائیل کی حفاظت کے لیے سرگرم ہونا اور ایک نئے دین کی ایجاد کے لیے بین المذاہب مکالمے منعقد کروانا۔ ایسے علما کو آگے لانا جو حکومت کے کیے گئے ہر کام کے لیے جواز فراہم کر سکیں۔ جادو اور جنّوں کے ذریعے مجاہدین کی قیام گاہوں کا پتہ چلانا اور اُنہیں خفیہ جیلوں میں قید کر کے اذیّتیں دینا جس سے بزرگ علما تک کو معاف نہیں کیا گیا۔

ان سب باتوں کے بعد بدقسمتی یہ ہے کہ اُن کے سیاسی مفادات ہر موقع پر مذہب سے بالاتر رہتے ہیں اور اُن کے علما ہر ایسے معاملے کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔ یہاں یہ بات آپ کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ سوویت یونین کے خلاف افغان جہاد میں سعودی عرب نے سوویت یونین کو دشمن قرار دیا تھا۔ یہاں تک کہ آل سعود نے اپنے شہریوں کو افغانستان میں سوویت فوجوں کے خلاف لڑنے کے لیے پاکستان سے محفوظ راستہ فراہم کیے رکھا۔ وہ جہاد ایک ایسے دشمن کے خلاف تھا جسے ساری دنیا نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔

(بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

25 ستمبر: صوبہ میدان وردگ میں امریکی فوجی ٹینکوں پر مجاہدین نے میزائل داغا جو کہ نشانے پر لگا۔ اس حملے کے نتیجے میں ٹینک جل کر خاکستر ہو گیا اور اس میں سوار 8 امریکی اہلکار ہلاک ہو گئے۔

مجاھدین پاکستان کا مہاجرین سے وعدہ

☆ ہم شیخ اسامہؒ سمیت ہر اس مہمان کے خون کا بدلہ لیں گے جسے امریکہ کی غلام پاکستانی فوج نے شہید کرنے میں حصّہ لیا۔

☆ ہم امارت اسلامی افغانستان کے بھائیوں کی آہوں سمیت ہر اس آہ کا بدلہ لیں گے جو صلیبی ملازم، پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کی قید میں کسی بھی مہاجر بھائی یا بہن کے دل سے نکلی۔

☆ ہم ہر مہاجرہ ماں کے دل کی جلن کو مٹائیں گے جس کا جگر پارہ اس فوج کے ہاتھوں شہید یا قید ہوا۔

☆ ہم ہر اس مہاجرہ بہن کی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے جس کے شوہر کو اس بدبخت فوج نے شہید کیا۔

☆ ہم اس سرزمین کو ان مرتدین اور ان کے آقاؤں صلیبیوں کے نجس وجود سے پاک کرکے حقیقتاً ایک ایسا پاکستان تشکیل دیں گے جہاں عرب و عجم کا ہر مہاجر بھائی اسلام آباد کی سڑکوں پر آزادانہ پھر سکے اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عہد وفا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ تعالیٰ

صومالیہ:

حالیہ ماہ کے دوران میں اللہ کی نصرت سے امریکہ کے 4 ڈرون طیارے تباہ ہوئے

قندھار میں جرمن فوج کا تباہ ہونے والا بغیر پائلٹ طیارہ

کٹھ پتلی افغان فوج کی گاڑی کی تباہی کے مناظر

۲۷ ستمبر کو لشکر گاہ صوبہ ہلمند میں کٹھ پتلی افغان پولیس کے مرکز پر حملے کا منظر

۱۳ستمبر کو کابل میں نیٹو ہیڈ کوارٹر اور امریکی سفارت خانے پر مجاہدین کے حملے کے دوران عمارت سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

۱۱ستمبر ۲۰۱۱ کو وردک میں امریکی فوج کے مرکز پر ہونے والے تاریخی فدائی حملے کے نتیجے میں مرکز کے اندر تباہی کے مناظر

۳۰ستمبر کابل جلال آباد ہائی وے پر صلیبی رسد شعلوں کی زد میں

مشرقی افغانستان میں امریکی مرکز مجاہدین کے قبضے میں

۲۷ ستمبر کو لشکر گاہ صوبہ ہلمند میں کٹھ پتلی افغان پولیس کے مرکز پر حملے میں تباہ ہونے والی گاڑی

۹ ستمبر کو پکتیکا میں مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہونے والی M.ATV گاڑی

۲۲ ستمبر کو قندھار میں تباہ ہونے والی امریکی بکتر بند گاڑی

16 اگست 2011ء تا 15 اکتوبر 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	19 عملیات میں 30 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	527
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	375	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	869
ٹینک، بکتر بند تباہ:	666	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	225
کمین:	309	جاسوس طیارے تباہ:	8
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	521	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	10
مرتد افغان فوجی ہلاک:	3243	صلیبی فوجی مردار:	2388
سپلائی لائن پر حملے:	136		

دجالی معیشت کی ڈوبتی کشتی

عبید الرحمٰن زبیر

گلوبل ریاست امریکہ میں بے روزگار امریکیوں کے معاشی عدم مساوات کے خلاف احتجاجی مظاہروں نے دنیا بھر میں شور برپا کر دیا۔ امریکہ کو اپنا معاشی دیوتا مان کر اس کی پوجا و پرستش کرنے والے سارے بت پرست دم بخود اپنے جھوٹے خدا کی بے بسی دیکھ رہے ہیں۔ ''وال سٹریٹ پر قبضہ کرو'' کے عنوان سے اٹھنے والی یہ تحریک اس وقت تک امریکہ کے ۱۹۶ اشہروں میں پھیل چکی ہے۔ ستمبر ۲۰۱۱ء کے آخری ہفتے سے شروع ہونے والی تحریک مسلسل کئی روز سے جاری ہے اور مظاہروں میں عوام کی کثرت سے شرکت در شرکت اس بات کی عکاس ہے کہ امریکی عوام امریکہ کی معاشی ناہمواریوں کو نہ صرف سمجھ چکے ہیں بلکہ لاکھوں مظاہرین نے یہ پیغام بھی امریکی حکومت دے دیا ہے کہ زمینی حقائق کو سمجھیں اور سرمایہ دارانہ نظام کی بوسیدہ ہڈیوں میں اب اس جھوٹے دعویٰ کی بھی سکت نہیں کہ وہ دنیا کو بہترین معاشی نظام فراہم کر رہا ہے۔ مظاہرین نے امریکہ کے بڑے بڑے سرمایہ داروں کے علاقوں کی طرف رخ کیا ہے اور وہاں شدید احتجاجی نعروں اور بینرز کے ذریعے ان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی حکومت ارب پتیوں اور صیہونی کمپنیوں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہے اور ٹیکس کا ۹۰ فی صد حصہ متوسط یا غریب طبقہ دیتا ہے۔ شکاگو، بوسٹن اور لاس اینجلس کے علاقوں میں پولیس نے مظاہرین کو تشدد کا نشانہ بنایا اور سات سو سے زائد لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ امریکہ میں کالج کے سند یافتہ گریجوایٹس میں بے روزگاری کی شرح ۹.۶ فی صد اور ہائی سکول کے فارغ التحصیل افراد میں ۲۱.۶ فی صد تک بڑھ چکی ہے۔

امریکہ کی دجالی معیشت کی قلعی کھل چکی ہے۔ پوری دنیا کا خون چوسنے والی امریکی معیشت سود اور سٹے کی جن بنیادوں پر استوار ہے انہیں زمین بوس ہونا ہی تھا۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے: یَمۡحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا (البقرۃ: ۲۷۶) ''اللہ تعالیٰ سود کو تباہ و برباد کر دیتا ہے''۔ اللہ تعالیٰ کا قانونِ مہلت سود خوروں اور جوا بازوں کے لیے ختم ہونے کی علامات ظاہر ہونے لگی ہیں اور بہت جلد خزی فی الدنیا (دنیا میں رسوائی) کے عذاب کی آگ ان کو بھسم کر دے گی۔ اللہ جل شانہٗ اور سنت نبویہ سود اور سٹے کو ناپاک اور نجس قرار دیں جب کہ مسلم امت پر مسلط مرعوبیت زدہ اور کفار کے کاسہ لیس حکمران اور معیشت دان سود اور سٹے کی بنیادوں پر قائم نجس سرمایہ دارانہ نظام معیشت کو آئیڈیل قرار دیں تو اس کو ان کی حماقت اور بدباطنی کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔

پوری دنیا میں آزادی اظہار رائے اور میڈیا کو برہنہ ناچ ناچنے کے لیے تقویت دینے والا امریکہ آج اپنے میڈیا پر ان مظاہروں کی خبروں کی کوریج نہ دینے کے لیے زور صرف کر رہا ہے۔ اور پاکستان کا بونا میڈیا جس کا سلسلہ نسب جھوٹ میں مسیلمہ کذاب سے ہوتے ہوئے شیطان مردود تک پہنچتا ہے' ان مظاہروں سے ایک طرح کی بے خبری ظاہر کر رہا ہے۔ حالانکہ مظاہرین گزشتہ کئی ہفتوں سے وال سٹریٹ اور وائٹ ہاؤس کے سامنے دھرنا دیے ہوئے ہیں۔ عرب ممالک میں اٹھنے والی تحریکوں میں امریکہ نے اپنا شیطانی حصہ وصول کرنے کے لیے ہر طرح کی اخلاقیات کو پامال کیا ہے مگر اس کے لیے یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے کہ جو نعرے وہ دوسرے ممالک میں سننا اور سنانا چاہتا ہے وہ اُس کے خلاف اُسی کے ملک میں بلند ہونا شروع ہو جائیں۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ وہ آزاد نہیں ہیں بلکہ امریکہ کی ننانوے فی صد عوام ایک فی صد امیر طبقے کی غلام ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ عام آدمی ان سے یہ طاقت چھین لے۔ ان مظاہرین کے منتظمین میں سے ایک منتظم کیون زیلس کا کہنا ہے کہ ''ہم صرف ایک مقصد کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں کہ بڑی بڑی کارپوریشنوں کی حکمرانی ختم کی جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کی حکمرانی عوام کے ہاتھ میں ہوں نہ کہ سرمایہ داروں کے''۔ ان مظاہرین میں سابق امریکی فوجیوں کی بڑی تعداد بھی شامل ہے جنہوں نے افغانستان اور عراق میں امریکی جنگ میں شرکت کی۔ ان فوجیوں کا مطالبہ یہ ہے کہ یہ ظالمانہ جنگ ختم کی جائے۔ انہی فوجیوں میں بین کیسلر بھی شامل ہے جس نے افغانستان میں آٹھ ماہ گزارے۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ جنگ ایک بے جا تشدد ہے۔

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کے بعد امریکہ کے اسباب ذلت میں کسی لمحے کمی نہیں آئی۔ معرکہ گیارہ ستمبر کے نتیجے میں جہاں امریکی معیشت کو کھربوں ڈالر کے بلاواسطہ نقصانات اٹھانا پڑے، وہی اس مبارک معرکے کے بعد بالواسطہ طور امریکی اخراجات میں جو اضافہ ہوا وہ اس طرح ہے۔

☆ معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد ابتدائی آٹھ سالوں کے دوران میں ہوائی اڈوں پر باڈی اسکینرز کی تنصیب اور ان کے نظم و نسق کے لیے مامور عملے پر ۳۱ ارب ڈالر خرچ ہوئے۔

☆ ۲۰۰۲ء کے بعد ''۱۱ ستمبر سیکورٹی فیس'' کے نام پر مسافروں سے ۱۵ ارب ڈالر وصول کیے گئے ہیں۔

☆ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد وفاقی ایجنسیوں کے لیے مختص کیے جانے والے فنڈ ۴۰ ارب ڈالر تھے۔

☆ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے ہوائی اڈوں پر غیر معمولی سیکورٹی اقدامات سے پروازوں میں تاخیر کے باعث ہونے والے نقصان کا تخمینہ ۱۰۰ ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

☆ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے امریکہ میں وفاقی اداروں نے خفیہ سرگرمیوں پر ۱۱۰ ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔

☆ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے اب تک امریکہ کی داخلی سلامتی کو یقینی بنانے پر ۳۶۰ ارب ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔

☆ امریکی حکومت نے ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد اپنے شہریوں کی سلامتی یقینی بنانے کے لیے ۳۲۲ ارب ڈالر خرچ کیے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۷ پر)

26 ستمبر: صوبہ پکتیا میں مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کے نتیجے میں کئی امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

ایک واردات جو افشا ہونے کو ہے!

احمد حسن

فجر کی نماز پڑھتے ہی گھر سے مزدوری کی خاطر نکلنے والے سیدھے سادھے مسلمان کو کیا خبر کہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کس طرح اس کی خون پسینے کی کمائی میں سے اپنا حصّہ اچک لے جاتا رہا، اس کے کانوں میں اگر اس نظام سے متعلّق کوئی آواز پڑی بھی ہوگی تو وہ 'مزدوروں کے حقوق'، 'مزدوروں کا عالمی دن'، 'بنیادی انسانی حقوق' جیسے خوشنما نعروں کی آواز ہوگی جو دجاجلہ گھر گھر، گلی گلی نشر کرتے رہے۔ اسے کیا علم کہ وہ اپنے بچوں کے لیے جو روٹی خریدنے جاتا ہے اس کی قیمت میں پانچواں حصّہ تو سیلز ٹیکس کی صورت میں حکومتی بھتہ ہے، یعنی سرمایہ دارانہ نظام کے تحت زندگی گزارنے کا جرمانہ...... مڈل کلاس کہلانے والے دفاتر کے ملازمین یا تجارت پیشہ افراد جن کی زندگی اپنی سفید پوشی کا بھرم برقرار رکھنے اور اپنے بچوں کی سکول کی فیسیں پوری کرنے ہی میں گذر جاتی ہے، شاید نہیں جانتے کہ ان کو ٹی وی پر جو نت نئے اشتہارات ہر دس منٹ کے وقفے کے بعد دکھائے جاتے ہیں اور وہ بڑے بڑے سائن بورڈ جو ان کو 'ترقی یافتہ دور' کی مصنوعات سے متعارف کروا رہے ہوتے ہیں، ان کا تمام تر خرچ یہ عالمی تجارتی کمپنیاں مارکیٹ بجٹ کے نام پر اسی کی جیب سے اس وقت وصول کر لیتی ہیں جب وہ زمانے کے ساتھ چلنے کے لیے وہ مصنوعات خریدنے جاتا ہے......اور وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال و متاع کثیر دیا گیا، جس کو سنبھالنے کے لیے وہ بنکوں کا سہارا لیتے ہیں، شاید یہ جانتے ہوئے بھی خود کو مجبور پاتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ نظام ان کے سرمائے کو کفر کے امام امریکہ تک پہنچاتا ہے اور صلیبی اتحاد کا یہ پیش رو اس میں جتنا اور جس طور چاہتا ہے تصرف کرتا ہے۔ اسی طرح امت کے وسائل کو امت پر مسلط خائن حکمرانوں کے تعاون سے مسلسل اس طرح لوٹا جارہا ہے کہ تیل، گیس اور دیگر قدرتی وسائل جو اس دور میں قوت کی چابی سمجھے جاتے ہیں کی قیمتیں تک اہلِ مغرب کی مرضی اور انہی کے طے کردہ معیار 'ڈالر' کے ذریعے متعین ہوتی ہیں اور امتِ مسلمہ کی طرف سے اس معاملے پر اٹھنے والی ہلکی سی مزاحمت کو دبانے کے لیے بھی آمدورفت کے سمندری راستوں پر عالمی فوجوں کے بحری بیڑے تعینات ہیں۔ جب کہ مسلمانوں کے پاس اپنے پاور پلانٹ اور ریلوے انجن تک چلانے کے لیے بھی ایندھن میسر نہیں رہا۔ اس سب پر اضافہ یہ کہ کاغذی کرنسی کا شیطانی کھیل بڑے غیر محسوس طریقے سے لوگوں کی کمائی ان کی جیبوں سے اچک لیتا ہے۔ نوٹ تو اتنے ہی رہتے ہیں لیکن ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر گرنے کی وجہ سے جب کوئی شخص اپنی موٹر میں پٹرول بھروانے جاتا ہے تو اسے ماضی کی تیس روپے فی لٹر کی قیمت کی بجائے سو روپے فی لٹر ادا کرنے پڑتے ہیں۔ سونے کی قیمت کا پتہ کرتا ہے تو وہ بھی کچھ عرصہ قبل تیس ہزار فی تولہ کی بجائے اب ساٹھ ہزار سے اوپر پہنچی پاتا ہے۔ ایک عام آدمی کے پاس تو اس پورے عمل کو سمجھنے کے لیے صرف 'مہنگائی' کا لفظ ہے لیکن اصل میں یہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام ہے جو ہر ممکن طریقے سے مسلمانوں کے حلق کے اندر تک پہنچ کر ان کے نوالے چھینتا رہا ہے۔ اور اس پر مستزاد یہ کہ اسی چھینی ہوئی دولت سے یہ نظام اسلام کے خلاف جنگ بھی جاری رکھے ہوئے ہے۔

الحمدللہ! ارضِ خراسان، عراق، جزیرۃ العرب، صومال وغیرہ میں جاری مسلسل جنگ کی وجہ سے آج یہ نظام ہچکولے لے رہا ہے اور قریب ہی ہے کہ زمین پر آگرے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی لینے والوں کی معیشت تنگ پڑ چکی۔ ۲۰۰۸ء سے شروع ہونے والے معاشی بحران پر مغرب بیل آؤٹ پلان کے ذریعے پردہ نہ ڈال سکا اور آج یہ بحران پہلے سے بھی بھیانک حالت میں رونما ہو چکا ہے۔ غریبوں کے منہ سے روٹی چھیننے والے آج خود سڑکوں پر مصروفِ احتجاج ہیں، دوسروں کے وسائل ہتھیانے کے لیے حملہ آور ہونے والے نہ صرف پسپا ہوا چاہتے ہیں بلکہ اپنے ہی ملکوں میں نوکریوں کے لیے قطاریں بنائے کھڑے ہیں۔ آج یہ سطور لکھتے ہوئے صورت حال یہ ہے کہ میڈیا پر ہر جگہ معاشی بحران کا ذکر ہی نظر آرہا ہے، یونان کے بعد اٹلی اور سپین بھی دیوالیہ ہونے کو ہیں، امریکہ میں سرمایہ دارانہ نظام کے قلب 'وال سٹریٹ' پر قبضے کی مہم چل رہی ہے، 'ترقی یافتہ' بیس ممالک اپنے مستقبل کو بچانے کے لیے سر جوڑے بیٹھے ہیں کہ کہیں سے کچھ امداد فراہم ہو جائے۔

اس سارے معاملے میں جہاں امت کے لیے بہت بڑی خوش خبری ہے وہیں ایک خطرے کی گھنٹی بھی۔ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کی ساخت پرداز سے یہ بات بھی صاف طور پر ظاہر ہوتی ہے کہ یہ نظام ڈوبتے ہوئے بھی اپنے ساتھ منسلک لوگوں کو بہت بڑی زِک پہنچائے گا اور اس نقصان سے چند سرکردہ ساہوکاروں (جن کی اکثریت یہودی ہے) کے علاوہ بہت ہی کم لوگ بچ پائیں گے۔ آپ غور کریں کہ اگر کاغذی نوٹوں کی قیمت اس قدر گر جائے کہ وہ بے وقعت ہو کر رہ جائیں، اصلی زر، سونا، چاندی وغیرہ عام فرد کی قوت خرید سے نکل جائیں تو کیا منظر ہوگا؟؟ تقریباً وہی جو افغانستان میں جنگ کے دوران ہوا......نوٹوں بھری بوریاں کسی کام کی نہ رہیں......امیر راتوں رات غریب بن گئے...... بالخصوص پاکستان تو اس صورتحال کے بہت قریب آن پڑا ہے، ریلوے کے تین ڈویژن اور سو سے زائد ٹرینیں بند ہو چکی ہیں، پورے ملک سے بجلی غائب ہے، صنعتیں بہت تیزی سے بند ہو رہی ہیں۔ اس تمام صورت حال سے بچنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم جلد از جلد اس نظام سے الگ ہو جائیں۔ بنکوں میں پڑی اپنی تمام تر رقوم کو نکال کر ان سے ایسی چیزیں خرید لیں جو بنیادی انسانی ضرورت سے متعلقہ ہیں اور جن کی قیمت خود ان کے اندر موجود ہے۔ ان میں شروع سے معیار تو سونا، چاندی رہا ہے، لہٰذا جس کے لیے ممکن ہے وہ کاغذی نوٹوں کی جگہ اپنے پاس

26 ستمبر: صوبہ پروان نیٹو اور افغان فورسز سے جاری رہنے والی 9 دن کی جھڑپوں میں 40 نیٹو و افغان اہل کار ہلاک ہوئے اور فورسز نے پسپائی اختیار کر لی جب کہ 12 مجاہدین شہید ہوئے۔

سونا اور چاندی رکھے یا ایسا کاروبار شروع کرے جس کا تعلّق بھی بنیادی انسانی ضرورت سے ہو نہ کہ تعیّشات سے (مثلاً زراعت، مویشی فارم اور خوراک ولباس سے متعلقہ دیگر کاروبار) اور جس میں عالمی سرمایہ دارانہ نظام پر انحصار نہ ہو، ایسا کرنے میں عامۃ المسلمین کا بھی فائدہ ہے کہ انہیں خوراک اور روزگار فراہم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے علمائے امت کے علم پر جنہوں نے آغاز ہی میں اس خطرے کا ادراک کرلیا تھا۔ ذیل میں کاغذی نوٹ کے بارے میں شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کا فتویٰ نقل کیا جارہا ہے جو اس پورے معاملے میں آج بھی شرعی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

’’کاغذوں سے ہندوستان کا بے شمار سونا باہر گیا ہے۔ یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ آپ کو سمجھایا جارہا ہے کہ دھوکے سے بچو۔ بے قیمت کاغذ لے کر اپنی دولت برباد مت کرو۔ نہ انگریزی حکومت کا کچھ اعتبار ہے، نہ ان کے بنکوں کا، نہ نوٹوں کا۔ لہٰذا اگر تم اپنی پونجی محفوظ کرنا چاہتے ہو تو:

۱) کوئی نوٹ بالخصوص ایک روپے والا یا پانچ روپے (یعنی بڑا نوٹ، جیسے آج ہزار والا یا پانچ ہزار والا) والا مت لو۔

۲) جتنے نوٹ آپ کے پاس ہوں، ان کے بدلے میں روپیہ، سونا یا چاندی فراہم کرلو۔

۳) تمہاری جس قدر رقوم بنکوں میں ہیں انہیں واپس لے لو۔

۴) نوٹوں کے بدلے میں کوئی چیز فروخت مت کرو۔ گاؤں کے کاشت کار غلہ اس وقت فروخت کریں جب ان کو یقین ہو جائے کہ بدلے میں نوٹ نہیں دیئے جائیں گے (بلکہ سونا چاندی یا اشیائے ضرورت میں سے کوئی چیز دی جائے گی)‘‘۔

حسین احمد غفر اللہ لہ (مراد آباد جیل)

(مکتوب ۱۴۳، مکتوباتِ شیخ الاسلام، جلد چہارم)

(کتاب ’’اسیرانِ مالٹا‘‘، صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰)

آج یہ بات نہایت ضروری ہے کہ امت کے اندر اپنی رقوم بنکوں سے نکالنے کی بھرپور مہم چلائی جائے۔ علما جمعہ کے خطبات اور اپنے دروس میں اس خطرے سے آگاہ کریں اور مجاہدین اس امر کو اپنی دعوت کا جزو بنائیں۔ اس میں مسلمانوں کے اموال کی حفاظت بھی ہے اور یہ کام ان شاءاللہ عالمی سرمایہ دارانہ نظام کے مکمل انہدام کا ذریعہ بھی ہے۔

☆☆☆☆

بقیہ: دجالی معیشت کی ڈوبتی کشتی

موجودہ ’آکو پائی وال سٹریٹ‘ (Occupy Wall Street) کی تحریک کے پس منظر میں جھانکنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان امور کو اچھی طرح سمجھیں کہ گیارہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں میں زخم کھانے کے بعد امریکہ کی طرف سے عراق اور افغانستان پر چڑھائی کے فیصلے نے امریکی معیشت پر کس قدر گہرے گھاؤ لگائے، اس پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ نے جب عراق پر حملہ کیا تو اس وقت کے امریکی صدر بش اور وزیر دفاع رمزفیلڈ نے عراق کی جنگ میں اخراجات کا تخمینہ ۵۰ تا ۶۰ ارب ڈالر کے قریب لگایا تھا لیکن جب عراق میں امریکہ نے اپنی جنگی مہم کے خاتمے کا اعلان کیا تو امریکی اخراجات کا اندازہ ۱۰ کھرب ڈالر لگایا گیا ہے۔ امریکی منصوبہ ساز بھی اب اس بات کا اعتراف کررہے ہیں کہ عراق جنگ شروع ہونے کے دو برس بعد ہی امریکی حکومت کو اندازہ ہوگیا تھا کہ اس جنگ کے اخراجات اس تخمینے سے کہیں زیادہ ہوں گے جن کا اندازہ جنگ سے قبل لگایا گیا ہے۔ عراق جنگ کے نتیجے میں تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے دنیا کے دیگر ممالک کی طرح امریکی معیشت کو بھی بری طرح متاثر کیا۔ امریکہ میں تیل کی قیمتوں میں ریکارڈ اضافہ ہوا اور پھر اس پر عراق اور افغان جنگ کے بھاری اخراجات کی وجہ سے امریکہ کا بجٹ زبردست دباؤ کا شکار ہوگیا۔ امریکی تاریخ میں پہلی مرتبہ حکومت نے ٹیکسوں میں کمی کی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حکومت کو جنگی اخراجات پورے کرنے کے لیے قرضے لینے پڑے۔ مارچ ۲۰۰۸ء تک امریکی قرضوں کی حجم ۶۵ کھرب ڈالر تھا، جو ۲۰۱۱ء تک بڑھ کر ۱۵۰ کھرب ڈالر سے تجاوز کرچکا تھا۔ امریکی قرضہ جات میں جو اضافہ ہوا اس کا چوتھائی اضافہ صرف امریکہ کے جنگی اخراجات میں اضافے کے باعث ہوا۔

امریکہ میں افغان جنگ کی مخالفت کرنے والوں کا استدلال ہے کہ امریکہ افغانستان کی جنگ پر ۳ ارب ڈالر ہر ہفتے یا ۱۲ ارب ڈالر ہر مہینے خرچ کررہا ہے۔ جب کہ اب تک افغانستان کی جنگ پر ہونے والے اخراجات کا اندازہ ۱۹ کھرب ڈالر لگایا گیا ہے۔ ماہرین کا دعویٰ ہے کہ افغان جنگ پر امریکی حکومت کی جانب سے کیے جانے والے اخراجات کے علاوہ پینٹا گون بھی اپنی جانب سے اربوں ڈالر سالانہ خرچ کررہا ہے۔ افغان جنگ میں ہونے والے اخراجات کے ایک نئے پہلو کا بھی جائزہ لیں۔ ۲۰۰۶ء میں war veterans کے میڈیکل بلز اور ان کے معذوری کے اخراجات کی مد میں خرچ کی جانے والی رقم ۵۰۰ ارب ڈالر تھی، جو اب بڑھ کر ۹۰۰ ارب ڈالر تک جا پہنچی ہے۔

افغانستان اور عراق میں مسلم کشی پر اربوں ڈالر جھونک دینے کے نتیجے میں آج امریکہ کی اپنی نبضیں ڈوب رہی ہیں۔ بنکوں کے دیوالیہ ہونے سے لے کر بے روزگاری اور لاقانونیت کے مسائل تک اور اب ’آکو پائی وال سٹریٹ‘ کا لاوا یہ سب امریکی معیشت کے ناپاک جسم سے رستے ہوئے بدبودار پھوڑے ہیں جن کی غلاظت سے امریکی اور سرمایہ دارانہ نظام کے پجاری کا دم گھٹنے والا ہے۔ یہ منظر نامہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ سارے نظام اور ازم ناکام ہو چکے ہیں۔ کمیونزم اور سوشلزم اپنے بل میں سمٹ چکے ہیں اور اب سرمایہ دارانہ نظام کا بھی چل چلاؤ ہے۔ انسانیت کو صرف اور صرف امن، سکون اور چین شریعت مطہرہ ہی میں مل سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

27 ستمبر: صوبہ ہلمند میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب فدائی مجاہد نے افغان فوجی اہل کاروں پر استشہادی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 35 اہل کار ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے۔

پاکستان امریکہ چپقلش...... ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور

مصعب ابراہیم

افغانستان میں ۱۰ سالہ صلیبی جنگ کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ صلیبی اتحاد اپنے سردار سمیت مجاہدین اسلام کے آگے ناک رگڑنے پر مجبور ہے، امریکہ کی سرکردگی میں افغانستان پر چڑھ دوڑنے والے ۴۸ ممالک سراسیمگی سے دوچار ہیں، جہاد و قتال کی برکتیں پوری آب و تاب سے ظاہر ہونا شروع ہوگئی ہیں۔ اللہ کے کمزور اور تہی دامن لیکن مخلص اور جان پر کھیل جانے والے بندوں کے قدموں کی چاپ سنتے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام بھی کمیونزم کی طرح پانی میں رکھی نمک کی ڈلی کی طرح لحظہ لحظہ گھل رہا ہے۔ ایسے میں اللہ سے بغاوت کرنے والے ہر نظام کو اپنی بقا کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ ایک جانب امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کے درمیان اختلافات بڑھتے ہی چلے جا رہے ہیں تو دوسری جانب 'صف اول کے اتحادی'' کاٹو تو بدن میں لہو نہیں'' کا مصداق بنے نظر آ رہے ہیں۔ دس سال پہلے بھلا کس نے سوچا تھا کہ انتہائی مختصر سے عرصے میں اللہ تعالیٰ اپنی نصرت اور معیت اپنے بندوں کے یوں شاملِ حال فرمائے گا اور دنیائے کفر کی نابودی کے آثار اس طرح واضح تر ہو کر سامنے آتے چلے جائیں گے۔ بس اس پر تو اُس پاک اور ہر قسم کے عیب سے منزہٰ ذات کا شکر اور تعریف ہم سب پر واجب ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم......

آگے کنواں پیچھے کھائی......

کفر کی شکست کے یہی وہ واضح آثار و قرائن ہیں جنہوں نے' کامل دس سال تک صلیبی چاکری کرنے والوں سے بھی ائمۂ صلیب کو بے زار کر دیا ہے۔ نظام پاکستان کے کرتا دھرتا اپنے آگے کنواں اور پیچھے کھائی دیکھ رہے ہیں۔ اسی لیے اب اس نظام نے ڈوبتے شخص کی مانند بے طرح ہاتھ پاؤں مارنا شروع کر دیا ہے۔ اس صلیبی جنگ میں دس سال تک مکمل یکسوئی سے کفر کی صفوں کی مضبوطی کا باعث بننے والے نظام کی بے کلی عروج پر ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ جن پاک صفت مجاہدین کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے میں نے اپنے کندھے سب سے زیادہ آگے بڑھ کر کفر کو پیش کیے...... وہی مجاہدین فتح و کامرانی کی علامت بن کر آیا چاہتے ہیں...... تو اس طاغوتی نظام کا چہرہ خوف و وحشت سے زرد ہونے لگتا ہے۔ پھر جب وہ پتے بھی ہوا دینے لگتے ہیں جن پر گزشتہ دس سالوں میں تکیہ کیا گیا تو اس نظام کی بے چارگی اور لاچاری تمام حدیں پار کرتی دکھائی دیتی ہے۔

موجودہ صورت حال:

ظاہر بین نگاہوں کو یہی محسوس ہوتا ہے کہ امریکہ اور نظامِ پاکستان آمنے سامنے آ گئے ہیں...... پاکستان کی خود مختاری، آزادی اور سلامتی کے آوازے چہار سو سے سنائی دے رہے ہیں۔ یہود و نصاریٰ اپنی خصلت پر قائم ہیں، وہ اپنی بے مثال دوستی اور جنم جنم کی وفاداری کے سانچوں میں ڈھلے نظامِ پاکستان سے بھی پوری طرح مطمئن نہیں ہیں۔ اسی لیے وہ اپنے غلاموں کے سامنے ایسے تقاضے پیش کر رہے ہیں کہ جن پر پورا اترنا تو کجا، اُن کی جانب پیش قدمی ہی اس فرسودہ نظام کے لیے ابدی نیند (یعنی موت) کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ دوسری جانب یہ بے چارہ نظام ہے کہ جو اب تک آنکھوں دیکھی مکھیاں تو نگلتا رہا ہے لیکن اب کی بار آنکھوں دیکھے اندھے اور تاریک کنویں میں کود مرنے کے احکامات پر جز بز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی نائب صدر بائیڈن نے صاف الفاظ میں کہا کہ'' دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان ناقابل اعتبار اتحادی ہے''۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ یہ معاملہ ایسا سادہ اور آسان نہیں کہ اسے دو اور دو چار کی طرح چند الفاظ میں بیان کر دیا جائے۔ اس کے کئی ایک پہلو اور کئی پرتیں ہیں۔ اِنہی پہلوؤں پر سطورِ ذیل میں گفتگو ہوگی۔

کھیل کا آغاز کیسے ہوا:

امریکہ پاکستان 'دھینگا مشتی' کا آغاز اُس وقت ہوا جب ۱۳ ستمبر کو مجاہدین نے کابل کے انتہائی محفوظ علاقے یعنی 'ریڈ زون' میں واقع امریکی سفارت خانے، انٹیلی جنس سروس ڈائریکٹوریٹ، امریکی فوجی مرکز، پولیس ہیڈ کوارٹرز اور دیگر اہم عمارتوں کو نشانہ بنایا۔ اس کارروائی کے دوران میں فدائین نے تین استشہادی حملے کیے، اس کامیاب کارروائی میں ۵۰ سے زائد امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

مجاہدین کی اس کامیاب کارروائی کے بعد امریکہ کے معزول ہونے والے فوجی سربراہ مائیک مولن نے پاکستانی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی پر الزام لگایا کہ وہ 'حقانی نیٹ ورک' کی سرپرستی کر رہی ہے اور پاکستانی فوج سے مطالبہ کیا کہ وہ شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کرے کیوں کہ یہاں پر وہ'' دہشت گرد'' موجود ہیں جنہوں نے کابل میں یہ کارروائی کی۔ دوسری جانب امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے اس کارروائی کے دو دن بعد اعلان کیا کہ امریکہ خود 'حقانی نیٹ ورک' کے ٹھکانوں کے خلاف کارروائی کرے گا۔

ڈوریاں ہلانے والے:

اگرچہ امریکہ کی طرف سے شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے لیے کافی عرصہ سے دباؤ ڈالا جا رہا ہے لیکن پاکستانی فوج ابھی تک اس 'سولی' پر چڑھنے کو تیار نظر نہیں آتی۔ اس کی کیا وجوہات ہیں، اُن کا مختصر تذکرہ آگے چل کر ہوگا لیکن اس بار امریکہ کی خود براہ راست کارروائی کی دھمکی اور پھر امریکی سپہ سالار کی پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کو بے نقط سنانے پر نظامِ پاکستان بالکل سناٹے میں آ گیا۔ اب قوم کو' یکجہتی، اتحاد اور ملکی سالمیت کے تحفظ' کے نام پر بے وقوف بنانے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلے میں ہر ایک نے حصّہ بقدر جثہ کے مصداق اپنا اپنا کردار ادا کیا لیکن ہمیشہ کی طرح اس ساری کارروائی میں بھی فوج اور آئی ایس آئی ہی 'ڈرائیونگ سیٹ' پر براجمان ہیں۔ سول حکومت اور جمہوری سیاست دان تو محض پتلیوں کی

27 ستمبر: مجاہدین نے صوبہ غزنی میں نیٹو سپلائی کے ایک بڑے کانوائے پر حملہ کیا۔ 12 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔ اس کے علاوہ 10 سپلائی اور 2 سیکورٹی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں۔

حیثیت سے پہلے سے تیار کردہ اسٹیج پر اپنا رنگ جمانے کے لیے آتے ہیں......اسکرپٹ کے مطابق اپنا اپنا کردار ادا کرتے ہیں لیکن حتمی نتیجہ کے حصول کے لیے ہمیشہ فوج اور اُس کے خفیہ ادارے ہی پیش پیش ہوتے ہیں۔ فیصلہ صلیبی جنگ میں فرنٹ لائن اتحادی بننے کا ہو یا آزاد قبائل میں ظالمانہ فوجی آپریشنز کا، ریمنڈ ڈیوس کا کیس ہو یا ڈرون میزائل حملوں کی وارداتیں، نیٹو سپلائی کا معاملہ ہو یا کیری لوگر بل کا قضیہ، جامعہ حفصہؓ کا سانحہ ہو یا ڈاکٹر عافیہ کا اغوا......

حقیقت یہی ہے کہ ہر معاملے میں جمہوری اور مذہبی جماعتوں کو ایک 'ٹاسک' دیا جاتا ہے......

جس کے نتیجے میں میڈیا میں دھواں دار بیانات کا سلسلہ چل نکلتا ہے......سڑکوں اور چوراہوں پر بڑے بڑے احتجاجی مظاہروں سے خطابات کیے جاتے ہیں......'ہم یہ کر دیں گے، ہم وہ کر دیں گے' کے اعلانات ہوتے ہیں......اور بالآخر حتمی طور پر فوج اور اس کے خفیہ ادارے امریکی اور صلیبی آقاؤں کے چرنوں میں بیٹھ کر اُن کے احکامات پر مکمل یکسوئی سے عمل درآمد کر کے 'وسیع تر قومی مفاد' کا تمغہ سینوں پر سجا لیتے ہیں۔

جرائم در جرائم کے طویل ترین سلسلے کا مختصر خاکہ:

لیکن اس بار مسئلہ ذرا گھمبیر ہے۔ اسی لیے آئی ایس آئی کے مکار اذہان بھی چکرا کر رہ گئے ہیں۔ یہ تو اب اندھوں کو بھی دکھائی دے رہا ہے کہ امریکہ اور صلیبی افواج کا افغانستان سے چل چلاؤ ہے۔ طالبان مجاہدین نے اللہ کے فضل و احسان سے اُن کو حقیقی معنوں میں 'کھایا ہوا بھُس' بنا دیا ہے۔ اور یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں کہ اگر کسی کو گذشتہ دس سالوں میں صلیبی افواج کے لیے بے مثال خدمات پر انعام دیا جا سکتا ہے تو وہ پاکستانی نظام کے علاوہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ سقوطِ کابل سے لے کر لمحۂ موجود تک 'افغانستان میں موجود صلیبی ایک ایک پَل کے لیے نظامِ پاکستان کے محتاج ہیں۔ سقوطِ کابل کے لیے پاکستان سے صلیبیوں کی ۵۲۰۰۰ پروازوں کا ذکر تو ریکارڈ پر موجود ہے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ ۵۲۰۰۰ پروازیں افغانستان میں گُل و لالہ کا چھڑکاؤ کرنے کے لیے نہیں بھیجی گئی بلکہ ان پروازوں کے ذریعے پورے افغانستان پر ٹنوں کے حساب سے آہن و بارود برسایا گیا۔

اسی پر بس نہیں......گذشتہ دس سالوں میں صلیبی افواج کے رسد کے لیے یہی پاکستانی نظام سب سے آگے رہا۔ پاکستان کے سمندر، فضائیں اور شاہراہیں اس مقصد کے لیے وقف کر دی گئیں کہ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو تہہ تیغ کرتے رہیں اور ہم اُن کے لیے 'روٹی پانی' کی ترسیل میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں ہونے دیں گے۔

آزاد قبائل اور ملاکنڈ ڈویژن میں پاکستانی فوج کے آپریشنز، ان آپریشنز کے دوران ڈھائے جانے والے مظالم اور بہیمیت کی بدترین مثالیں بھی اپنی جگہ مستقل موضوع اور عنوان ہیں۔ ڈرون حملوں کا تو ذکر ہی کیا کہ ساری مخبریاں اور ساری جاسوسیاں پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے کارندے کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد امریکی ڈرون طیاروں سے میزائل برسا کر بستیوں کی بستیاں کھنڈرات میں تبدیل کر دی جاتی ہیں۔

عافیہ صدیقی اور جامعہ حفصہؓ کے سانحے تو ویسے ہی بہت پرانے ہو چکے لیکن جو لوگ امت کے درد کو اپنا درد مانتے ہیں اور جن کی دعائے نیم شبی بھی اپنی مظلوم اور مقہور بہنوں کی عافیت مانگے بغیر مکمل نہیں ہوتی وہ عافیہ بہن اور جامعہ حفصہؓ کی بہنوں سمیت کسی مظلوم مسلمان کو نہیں بھولے......کفار کی خوشنودی کے لیے کیے گئے یہ 'کارہائے نمایاں' بھی پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے اعمال نامے کا جزو لاینفک ہیں۔

شیخ اسامہؒ بھی اسی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کی کفار سے ساز باز کے نتیجے میں شہید کیے گئے۔

شرق و غرب سے چھٹ چھٹ کر آنے والے نیک طینت مجاہدین کو شہید کرنا یا اُنہیں گرفتار کرنا اسی ''پاک فوج'' کا وطیرہ ہے۔ شیخ ابوزبیدہ سے لے کر عمر پاتک تک ہزاروں مجاہدین اس فوج کے ہاتھوں تعذیب کا نشانہ بنتے رہے اور اُنہیں کفار کے حوالے کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ امتِ توحید کے ہزاروں فرزند فوج کی خفیہ ایجنسیوں کے عقوبت خانوں میں مسلسل تشدد اور تعذیب کے عمل سے گزر رہے ہیں۔

یہ سب تو ایک ہلکا سا خاکہ ہے اُن سیاہ کرتوتوں کا جو گذشتہ دس سالوں میں اس فوج نے کفار کو راضی کرنے کے لیے کیے۔ ورنہ ان کے جرائم کی فہرست تو بہت طویل ہے اور اُن میں سے ایک ایک جرم اِنہیں اللہ تعالیٰ، اُس کے فرشتوں اور تمام جہان والوں کی لعنت کا مستحق بنانے کے لیے کافی ہے۔

آئی ایس آئی سپانسرڈ بیٹھک:

اب جب کہ پاکستانی فوج آزاد قبائل اور ملاکنڈ ڈویژن میں مجاہدین کے ہاتھوں ہر میدان میں ہزیمت سے دوچار ہے۔ اُس پر مستزاد یہ کہ امریکہ کی طرف سے شمالی وزیرستان میں آپریشن کے لیے شدید دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ایسی صورت حال میں نفس پرستوں کی جو حالت ہوتی ہے بعینہٖ وہی حالت پاکستانی فوج اور اُس کے خفیہ اداروں کی ہے۔ سو یہ فوج اپنے آزمودہ مہروں کو آگے لائی ہے اور اُن کے ذریعے 'یکجہتی اور قومی سالمیت کے تحفظ' کی پالیسی بنانے کا عندیہ دیا گیا ہے۔

اسی سلسلے میں ۲۹ ستمبر کو اسلام آباد میں اے پی سی (کل جماعتی کانفرنس) کا انعقاد کیا گیا۔ یہ کانفرنس اصل میں تو فوجی دسترخوان پر منڈلانے والوں کا اکٹھ تھا لیکن ساتھ ہی فوج مخالف کچھ قوم پرستوں اور دیگر کچھ افراد کو بھی اس میں مدعو کیا گیا۔ اس کانفرنس میں جو کچھ ہوا، وہ اخبارات کی زینت بن چکا ہے۔ ہم یہاں زیادہ تفصیل میں جانے کی بجائے صرف چند امور کا تذکرہ کر کے معروضات کو آگے بڑھائیں گے۔

اول بات تو یہ کہ اس 'بیٹھک' کے نتیجے میں جو تیرہ نکاتی مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا......اُس اعلامیہ میں امریکہ کی مخالفت تو کجا......امریکہ کا نام تک موجود نہیں ہے۔ نا ہی ڈرون حملوں کی طرف کسی بھی طرح سے کوئی ہلکا سا اشارہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کیسا امریکہ مخالف اجتماع تھا کہ جو 'امریکہ کو مشترکہ اور متحد انداز میں جواب دینے کے لیے' بلایا گیا لیکن لفظ 'امریکہ' بھی شجر ممنوعہ قرار پایا......گویا زبانِ حال سے ایک دوسرے کو سمجھایا گیا کہ ''بھیا!

28 ستمبر: صوبہ فراہ ضلع گلستان میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 4 سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے۔

امریکہ کا نام بھی نہ آنے پائے وگرنہ پتھر کے بنا دیے جاؤ گے''......البتہ فوج اور اس کے خفیہ ادارے اپنے وجودِ نامسعود کے حصار میں تمام ''قومی قیادت'' کو لینے میں کامیاب رہے۔کانفرنس کے مشترکہ اعلامیہ کا آخری نکتہ ملاحظہ ہو:

> ''پاکستانی قوم قومی سلامتی کے لیے کسی بھی خطرے کو شکست دینے میں پاکستان کی مسلح افواج سے بھرپور یکجہتی اور حمایت کا اعادہ کرتی ہے''۔

دوسری جانب اس کانفرنس کے اگلے ہی دن یعنی ۳۰ ستمبر کو جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں امریکہ نے ڈرون حملہ کر کے 'قومی سالمیت' کے دعوے داروں کے منہ پر مزید کالک مل دی۔ایک معاصر روزنامے نے اے پی سی کے حوالے سے حقیقت کشا انکشاف ان الفاظ میں کیا:

> ''پاکستان میں حکومتی سطح پر بلوائی جانے والی اے پی سی کی اندرونی کارروائی لمحہ بہ لمحہ امریکہ کے انتہائی حساس اداروں کو برابر موصول ہوتی رہی۔حکومتی اور سیاسی شخصیات خود بھی ٹیلی فونک رابطوں کے ذریعے امریکہ میں اہم شخصیات کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں حتیٰ کہ اس اہم کانفرنس کے نکات جو قرارداد کی صورت میں متفقہ طور پر جاری ہوئے ان پر امریکی مشاورت بھی ہوتی رہی۔ باخبر امریکی صحافی ذرائع تو یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ اس کانفرنس میں ایک طرف امریکی نمائندگی میں رحمٰن ملک نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور دوسری جانب امریکہ میں حسین حقانی نے اس سے بڑھ کر امریکی مفادات کا تحفظ کیا''۔

اب بھلا ایسی محفلوں اور نشستوں پر کیا تبصرہ کیا جائے؟؟؟

تحریک طالبان پاکستان سے مذاکرات:

اے پی سی کی قرارداد میں ایک نکتہ یہ بھی شامل تھا کہ ''امن کے لیے پاکستان کو قبائلی علاقوں میں اپنے لوگوں کے ساتھ بات چیت شروع کرنی چاہیے اور اس ضمن میں مناسب طریقہ کار واضع کیا جائے''۔یکم اکتوبر کو پاکستانی وزیر اعظم گیلانی نے کہا کہ ''طالبان میں کوئی تفریق نہیں،سب سے مذاکرات کے لیے تیار ہیں''۔جب کہ شیطان ملک نے ۱۸ اکتوبر کو کہا کہ ''مذاکرات سے پہلے طالبان کو ہتھیار ڈالنا ہوں گے''۔

تحریک طالبان پاکستان نے اس سارے کھیل اور ڈرامے کا بڑا مسکت جواب دیا۔تحریک کے نائب امیر مولوی فقیر محمد حفظہ اللہ نے ذرائع ابلاغ پر اپنا پیغام جاری کیا،جس میں اُنہوں نے فرمایا:

> ''ہمارے پاکستان کے ساتھ نہ کسی قسم کے مذاکرات ہو رہے ہیں اور نہ ہی آئندہ اس بارے میں اب تک کوئی فیصلہ کیا گیا ہے۔اگر موجودہ حالات میں امریکہ نے پاکستان پر حملہ کیا تو ہم آنکھ بند کر کے پاکستان کا ساتھ نہیں دیں گے بلکہ اس بات کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کریں گے۔پاکستان خود مختار ملک نہیں ہے اور اس کی حیثیت ایک غلام ملک کی ہے،اس صورت میں ہر قسم کے مذاکرات بے معنی ہیں''۔

بڑھکوں کا کُل پاکستان مقابلہ:

فوج کی پیٹھ تھپتھپانے اور اس باطل نظام کو سہارا دینے والے سیاست دانوں نے 'پاک امریکہ کُشتی' میں اپنے ''میزائلی بیانات'' سے امریکہ کو ''ہلا'' کر رکھ دیا۔ڈاکٹر شیطان ملک یوں ہنکارا ''پاکستان اپنی سرزمین پر عسکریت پسند گروپوں کے خلاف امریکی کارروائی برداشت نہیں کرے گا۔ہم پہلے ہی امریکہ سے تعاون کر رہے ہیں اور پاکستانی قوم اپنی سرزمین پر کسی صورت بھی امریکی بوٹس برداشت نہیں کرے گی''۔وزیر دفاع احمد مختار نے بڑھک لگائی ''پاکستان کو ڈرایا دھمکایا نہیں جا سکتا۔ڈی جی آئی ایس آئی جنرل پاشا کو خصوصی طور پر اہم پیغام دے کر امریکہ بھیجا گیا''۔بظاہر فوج کے ''کڑاکے نکالنے'' کے لیے معروف ن لیگ کا چوہدری نثار کہتا ہے ''موجودہ حالات میں فوج نے جو کردار ادا کیا وہ غنیمت ہے''۔الطاف حسین بھی اپنی وفاداری ثابت کرنے کے لیے بولا کہ ''مسلح افواج اور آئی ایس آئی پر لگائے جانے والے الزامات قابل مذمت ہیں،دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان نے فرنٹ لائن اسٹیٹ کا کردار ادا کیا''۔مردود مشرف کے قریبی ساتھی سلیم سیف اللہ نے ۲۴ ستمبر کو کہا ''اگر امریکہ نے وزیرستان میں مہم جوئی کی تو اس کا حشر ویت نام جیسا ہوگا''۔اور تو اور عوامی نیشنل پارٹی کا نائب صدر اور وفاقی وزیر غلام احمد بلور بھی آستینیں چڑھا کر للکارا ''امریکہ نے پاکستان پر حملہ کیا تو افغانستان میں اس کا ایک فوجی بھی بچ کر نہیں جائے گا''۔اسی پارٹی کے ایک اور رہنما نے بھی بیان داغنے میں دیر نہیں کی،بشیر بلور کا دعویٰ تھا کہ ''امریکہ سمیت کسی دنیاوی طاقت سے نہیں ڈرتے''۔اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر حسین ہارون امریکہ کو ''متنبہ'' کرتا ہے کہ ''پاکستان کے خلاف مہم جوئی کی کوشش امریکہ کو ویت نام جنگ سے بھی زیادہ مہنگی پڑے گی''۔اور کیانی نے تو سب کو مات دے دی......اُس نے کہا ''امریکہ کو حملے سے پہلے ۱۰ بار سوچنا ہوگا،پاکستان کوئی عراق یا افغانستان نہیں''۔

ان بیانات کو پڑھیے،سر دھنیے اور سوچیے کہ پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں کو کیسے کور دماغ،گھٹیا ذہنیت کے حامل اور کاغذی شیروں نے یرغمال بنا رکھا ہے۔یقیناً غلاموں کی ایسی ''جرأت ہائے رندانہ'' پر امریکی بھی کھلکھلا کر ہنسے ضرور ہوں گے۔کیسی عجیب بات ہے کہ ''امریکی بوٹس'' تو ناقابل برداشت ہیں لیکن امریکی میزائل نا صرف قابل برداشت بلکہ قابل تحسین بھی ہیں!!! ''پاکستان کو ڈرایا تو نہیں جا سکتا''لیکن پاکستان کے کان میں اتنا کہہ دینے کے بعد کہ ''پتھر کے دور میں بھیج دیں گے'' تلوے تک چاٹنے پر آمادہ و تیار کیا جا سکتا ہے۔''فوج کا کردار غنیمت سہی''،لیکن فی الحال تو یہ میدان کارزار میں مجاہدین اسلام کے لیے مال غنیمت کے طور پر کھینچ کھینچ کر لائی جا رہی ہے۔ویت نام کا تذکرہ بہت سوں نے کیا......امریکہ کی ویت نام میں اگرچہ کفار سے ہی لڑائی تھی لیکن وہ کفار بھی کم از کم وطن فروش اور غدار نہیں تھے،اسی لیے اُنہوں نے امریکہ کو وہاں سے مار بھگایا لیکن پاکستان پر قابضین کا جو گروہ مسلط ہے یہ نا صرف اللہ کے باغی ہیں بلکہ پرلے درجے کے وطن فروش اور غدار بھی ہیں سو یہ بھلا کیونکر ویت نامیوں کے کارنامے کو دہرا پائیں گے؟''افغانستان سے ایک بھی امریکی فوجی کے بچ کر نہ جانے دینے اور

29 ستمبر:صوبہ پکتیا ضلع وزی زدران میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار 10 افراد ہلاک ہوگئے۔

کسی دنیاوی طاقت سے خوف زدہ نہ ہونے والوں'' کو'یہ منہ اور مسور کی دال' والی کہاوت یاد رکھنی چاہیے۔اور پاکستان پر حملہ کرنے سے پہلے دس مرتبہ سوچنے کے دعوے کے متعلّق یہی کہا جا سکتا ہے کہ انسان جب تک شرم اور حیا سے اپنا دامن بالکل ہی جھاڑ کر نہ اٹھے' وہ ایسی مضحکہ خیز بات زبان پر لا ہی نہیں سکتا۔تمہیں بھلا کیا نسبت عراق اور افغانستان کے غیور، بہادر اور غیرت مند مسلمانوں سے......تم زمین کی تلچھٹ اور وہ زمین کا نمک......تم ڈھلوانوں سے لڑھکتے بے وقعت کنکر اور وہ پہاڑی کے چراغ......تم پیٹ کے بندے اور نفس کے غلام اور وہ صحرائی و کوہستانی مومنین......تم کفار کے آگے ناک رگڑتی ذلیل مخلوق اور وہ کفار کو ابدی نابودی کا سبق پڑھاتے 'احسنِ تقویم' کی تفسیر......تم صلیبیوں کی صف اول اور وہ کفار کی صفوں کو الٹ دینے والے مجاہدینِ عزام......

؎ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

گراس مین کے لیے ''تحائف'':

۱۳/۱ اکتوبر کو امریکی نمائندہ خصوصی برائے افغانستان و پاکستان ۲ روزہ دورے پر پاکستان آیا۔اس دورے کے دوران اُس نے حنا کھر اور کیانی سمیت متعدد 'قابضینِ پاکستان' سے ملاقاتیں کیں......یقیناً ان ملاقاتوں میں غلاموں کی طرف سے مالک کے حضور اور بھی بہت کچھ پیش کیا گیا ہوگا لیکن 'ہم عراق اور افغانستان نہیں' کا راگ الاپنے والی فوج کی مدد سے گراس مین کے لیے میران شاہ اور جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں میزائل حملے کروا کر جو تحفہ مہیا کیا گیا وہ اُس کو ضرور سرشار کر گیا ہوگا۔

مذہبی جماعتوں کے لیے غور وفکر کا مقام:

مذہب کے نام سے اپنی پہچان قائم کرنے والی جماعتوں کے ذمہ داران کے حضور ہم دست بدستہ گذارش کرتے ہیں کہ خدارا! اس فوج کے حقیقی چہرہ کو مت بھولیں......آپ کے ذمہ عامۃ المسلمین کی راہ نمائی کرنا ہے اور اگر آپ عالمِ کفر کی اتحادی فوج ہی کے گن گاتے رہیں گے تو یقیناً اس کا کڑا اور سخت حساب آپ کو اللہ رب العزت کے حضور دینا ہوگا۔اس لیے اپنے مقام و مرتبہ کو ملحوظ رکھیے۔حالیہ دنوں میں مذہبی جماعتوں سے وابستہ افراد کا پاکستانی فوج کے ساتھ مکمل تعاون کا اعلان کرنا......اپنے لہو سے شجرِ اسلام کی آبیاری کرنے والوں کو زخما سا گیا ہے۔ایک حضرت فرماتے ہیں کہ'' فوج کے اشارے پر کارکن مر مٹنے کے لیے تیار ہیں، جنرل اشفاق کیانی نے جرأت مندانہ موقت اپنا کر قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا''۔کہیں سے 'فتویٰ' صادر ہوتا ہے کہ حکومت اور مسلح افواج امریکہ کے ممکنہ حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے تیاریاں شروع کر دیں، امریکی جارحیت کی صورت میں جہاد فرض ہوگا''۔

ہم تو صرف اتنا عرض کریں گے کہ مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کا ساتھ دے کر 'قابضین پاکستان' کا ٹولہ کفرِ بواح کا مرتکب ہو چکا ہے۔اس لیے ان کی تعریف و توصیف کرنا اور ان کی پشت کو مضبوط کرنا یقینی طور پر دین اور اسلام کے تقاضوں سے کھلا انحراف ہے۔لہٰذا جب آپ کی ذمہ داری کے متعلّق آپ سے پوچھا جائے گا تو اُس وقت کیانی اور اس کا پورا گروہ اُنہی کے ساتھ ہوگا جن کی یہ جنگ لڑ رہے ہیں......اُس وقت یہ 'فرنٹ لائن اتحادی' بھی تمام صلیبی لشکروں کے ساتھ جہنّم کے گڑھوں میں پڑے ہوں گے......اُس وقت آپ کے پاس اِن کی وکالت کرنے اور ان کا دَم بھرنے کا کوئی جواز ہوگا تو اُسے سوچ رکھیے......

ازلی دشمن بھارت کا افغانستان میں کردار:

ایک جانب تو امریکہ پاکستان کے گلے میں شمالی وزیرستان کا پھندا ڈالنے پر مُصر ہے تو دوسری جانب کابل کا چغہ بردار مسخرہ کرزئی بھارت کے ساتھ تعلقات کو مضبوط تر کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔ ۴ا اکتوبر کو کرزئی بھارت کے دورے پر پہنچا، یاد رہے کہ کرزئی کا رواں برس میں یہ بھارت کا دوسرا دورہ ہے۔اس دورے کے دوران دونوں ملکوں کے درمیان اسٹرٹیجک پارٹنرشب کے معاہدے پر دستخط کیے گئے۔اسٹرٹیجک پارٹنرشب سے افغانستان میں بھارت کا کردار انتہائی حد تک بڑھ جائے گا۔بھارتی فوج افغان سیکورٹی فورسز کو تربیت اور جدید اسلحہ بھی فراہم کرے گی۔

کیا اہل پاکستان کے لیے اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے اوپر مسلط گروہ کے اصل چہرے کو پہچانیں؟ سقوطِ کابل کے بعد امریکہ کی طرف سے پاکستان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ افغانستان میں 'پاکستان دوست' حکومت قائم ہوگی......لیکن عملاً کیا ہوا؟؟؟؟ اسے کہتے ہیں کہ کوئلوں کی دلالی میں ہاتھ بھی کالے، منہ بھی کالا!!!

''چین اپنا یار ہے''!!!:

بڑا مشہور مصرعہ ہے کہ 'دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا' لیکن پاکستان کا حال بھی عجیب ہے کہ اس پر قابض مترفین کا طبقہ ایمان سے اس قدر عاری، تہی دامن اور بے زار ہے کہ امریکہ کی طرف سے جونہی 'روزی روٹی' کو خطرہ لاحق ہوا......بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کیا جاتا، ارتداد کی راہوں کو ترک کر کے ایمان اور سلامتی کے راستہ پر گامزن ہوا جاتا......الٹا چین اور ایران سے امیدیں اور آسیں لگا کر بیٹھ گیا۔

؎ بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نو امیدی

مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

اسی سلسلے میں چین کا نائب وزیراعظم مینگ جیان زولے ۲۶ ستمبر کو پاکستان آیا، زرداری، کیانی اور خالد شمیم سے ملاقاتیں کیں اور کہا کہ چین ہر مشکل گھڑی میں پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔ہم مل کر سیکورٹی اور علاقائی استحکام کے لیے کام کریں گے''۔اس کے جواب میں پاکستان سے اور کچھ نہ بَن پایا تو ایک لطیفہ نما اقدام ضرور اٹھا لیا گیا۔وہ اقدام یہ کہ محکمہ تعلیم صوبہ سندھ نے صوبہ بھر میں پرائمری کے بعد سے چینی زبان کو نصاب کا حصّہ بنا دیا اور اب سندھ کے تمام سکولوں میں بچوں کے لیے ۳۰ ہزار حروف تہجی والی چینی زبان کو سیکھنا اور پڑھنا لازمی ہوگا......

ریمنڈ ڈیوس کیس اور موجودہ حالات کی 'کشیدگی':

امریکہ اور پاکستان کی'' دھینگا مشتی'' اپنا رنگ صحیح طرح جما نہیں سکی۔حقیقت یہی ہے کہ اس ساری'' دوڑ دھوپ'' کا اتنا بھی اثر نہیں پڑا جتنا ریمنڈ ڈیوس کیس کا اثر تھا۔اُس کیس

30 ستمبر: صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔حملے کے نتیجے میں دو سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں، لڑائی میں 13 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

کے دوران کے تمام عرصہ میں ڈرون حملے بند رہے، سپلائی لائن کئی روز تک بند رہی.....لیکن اس بار تو پاکستان اور امریکہ کے درمیان "تاریخی کشیدگی" کے باوجود ڈرون حملے بھی جاری رہے اور سپلائی لائن بھی ایک لمحے کے لیے بھی تعطل کا شکار نہ ہوسکی۔ راوی چین ہی چین لکھتا رہا اور فوج اور اس کے خفیہ ادارے پاکستانی عوام کو "بے وقوفوں کا میلہ" سمجھ کر بہلاتے رہے۔

کفار سے تعاون بدستور جاری ہے:

پاکستان کی جانب سے ناراضی کی مشق تو کافی کی گئی لیکن جب اندرون خانہ دل ملے ہوں تو ظاہری ناراضی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ 'قابضین پاکستان' کے دل یہود ونصاریٰ کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہیں تو پھر وہ بھلا کیونکر اُن سے حقیقی دشمنی مول لے سکتے ہیں؟؟؟ وکی لیکس کے تازہ ترین انکشافات میں ۲۸ ستمبر کو کیا جانے والا یہ انکشاف بھی شامل ہے کہ "گیلانی نے ۲۰۰۹ء میں نائب امریکی صدر جو بائیڈن اور سینیٹر لنزے گراہم سے کہا تھا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ سے خوف زدہ نہیں لیکن وسائل کی کمی ہے، پاکستان اور امریکہ اس جنگ میں ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں، دونوں ساتھ تیریں گے اور ساتھ ہی ڈوبیں گے۔ پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ناکامی کا متحمل نہیں ہوسکتا"۔ یہ مراسلہ امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن کی جانب سے ۶ فروری ۲۰۰۹ء کو واشنگٹن بھیجا گیا۔

یہ تو دواڑھائی سال پہلے کی بات ہے۔ تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ ۱۵ اکتوبر کو زرداری نے سٹیفن جے ہیڈلی کی قیادت میں آنے والے امریکی وفد کو یقین دلایا کہ "پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ ہر قیمت پر جاری رکھے گا، چاہے حالات جیسے بھی ہوں، پاکستان کو زمینی حقائق کا بہتر پتہ ہے اس لیے عسکریت پسندوں کے خلاف بہتر طریقے سے لڑسکتا ہے"۔

۲۳ ستمبر کو شیطان ملک نے کہا کہ "حقانی نیٹ ورک سے پاکستان کے رابطوں کے الزامات بے بنیاد ہیں اور پاکستان امریکہ سے تعاون کرتا رہے گا"۔ ۷ اکتوبر کو اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر حسین ہارون نے انکشاف کیا کہ "پاکستان نے نائن الیون کی ۱۰ ویں سالگرہ کی تقریب کو دہشت گردوں کے حملے سے بچانے کے لیے امریکہ کی مدد کی تھی اور اس کے جواب میں امریکہ پاکستان کو انتقامی کارروائی کا نشانہ بنانے اور قربانی کا بکرا بنانے پر بضد ہے جب کہ پاکستان نے امریکی مفادات کا خیال رکھا۔ وائٹ ہاؤس نے پاکستان کو ۵ مطلوبہ افراد کی فہرست دیتے ہوئے کہا تھا کہ ان کو تلاش کرو کیونکہ یہ افراد امریکہ کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور پاکستان نے ان مطلوبہ افراد کو تلاش کر کے ستمبر میں امریکہ کے حوالے کردیا اور خدا کے فضل سے نائن الیون کی سالگرہ کی تقریب میں کچھ نہیں ہوا"۔

خیرسگالی جذبات کا اظہار امریکہ کی جانب سے بھی ہونے لگا۔ ۱۸ اکتوبر کو امریکی ڈائریکٹر نیشنل انٹیلی جنس جم کلیپر نے کہا کہ "ایبٹ آباد آپریشن کے بعد تلخ پیغامات کے تبادلے کے باوجود پاکستان کی جانب سے تعاون میں اضافہ کیا گیا ہے"۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے مطابق امریکی وپاکستان حکام کا کہنا ہے کہ "اسلام آباد نے امریکہ کی درخواست پر کئی مشتبہ القاعدہ اراکین کو گرفتار کیا ہے۔ پاکستان نے فی الوقت امریکی ڈرون حملے روکنے کا مطالبہ بھی ترک کردیا ہے"۔

۲۵ ستمبر کو امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ جنرل جیمز نے کیانی اور جنرل خالد شمیم سے ملاقات میں پاکستانی فوج کو تھپکی دیتے ہوئے کہا کہ "افغان عوام کی حفاظت اور بین الاقوامی سلامتی کی کوششوں میں پاک فوج کا اہم کردار ہے جسے ہم سراہتے ہیں"۔ ۱۹ اکتوبر کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنے نے کہا کہ "امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کے تعاون سے بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ پاکستان امریکہ کا اہم اتحادی ہے اور ہم اس کے ساتھ تعلقات کو بڑی اہمیّت دیتے ہیں"۔

۲۱ اکتوبر کو ہیلری کے پاکستانی دورے کے موقع پر شمالی وزیرستان میں سرجیکل سٹرائیکس پر دونوں ملکوں کا اتفاق ہوا۔ آئی ایس آئی اور سی آئی اے سرحد کے دونوں جانب مجاہدین کے خلاف کارروائی کے لیے انٹیلی جنس تعاون کریں گے۔ اس موقع پر پاکستان نے مجاہدین کے خلاف کریک ڈاؤن پر اتفاق کیا اور شمالی وزیرستان میں ڈرون حملے بڑھانے پر بھی دونوں ممالک متفق ہیں۔

افواج پاکستان 'نئے چہرے' کے ساتھ:

بے شک اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے، وہ العزیز بھی ہے اور القوی بھی.....اُسی العزیز اور القوی نے اپنی قدرت کاملہ سے مجاہدین کو فتح اور آبرومندی کے دروازوں پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب اس صورت حال میں پاکستانی فوج اپنے تمام تر جرائم کے باوجود اپنے لیے اس مکروہ چہرے کے اوپر ایک مصنوعی 'نیا چہرہ' تراشنے پر خود کو مجبُور پارہی ہے۔ طالبان دوستی کا چہرہ، مجاہدین کے ساتھ تعاون کا چہرہ......انسانیت، عزت اور شرف نام کی کوئی ایک چیز بھی تو ایسی نہیں جو اس فوج میں پائی جائے۔ حیاباختگی کا عالم دیکھئے کہ جن کے گھروں کے آنگن میں کھیلتے معصوم بچے اس فوج کے تعاون سے چڑھ آنے والے کفار کی وحشت کی نذر ہوگئے......اب یہ فوج اُنہی مجاہدین کی ہمدرد اور خیر خواہ بننے کا ڈھونگ رچانے نکلی ہے۔ چونکہ امریکہ کا افغانستان سے چل چلاؤ ہے اور مستقبل ان شاء اللہ امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی قیادت میں فتح سے ہم کنار ہوتے طالبان مجاہدین کا ہی ہے۔ لہٰذا اب نظامِ پاکستان پینترے بدلنے پر مجبُور ہے۔

ہمیں یاد ہے سب کچھ:

لیکن طالبان مجاہدین نے گذشتہ دس سالوں میں گذرے ایک ایک لمحے کو اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھا ہے۔ پاکستانی فوج کے مظالم بھی یاد ہیں اور لشکرِ کفر کی صف اول میں شامل ہونے کا "فخریہ کارنامہ" بھی ذہنوں سے محو نہیں ہوا۔ مجاہدین نے تو آج تک برطانیہ کو نہیں بھلایا اور جس دن برطانیہ نے افغانستان پر چڑھائی کی تھی......وہ دن تک مجاہدین کے ذہنوں میں مستحضر ہے۔ تو پھر بھلا اِن قریب کے دشمنوں اور آستین کے سانپوں سے کیونکر صرفِ نظر کیا جاسکتا ہے۔ بس جس انجام سے پورا صلیبی لشکر دوچار ہونے کو ہے......وہی انجام 'صف اول' کے مقدر میں لکھا جاچکا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆

30 ستمبر: افغان نیشنل آرمی کے 15 اہل کاروں نے صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

کفر کے گلے کا پھانسا.....'حقانی نیٹ ورک'

کاشف الخیری

پاکستان کا مقتدر طبقہ ایک ایسے شکنجے میں آچکا ہے کہ اگر اُس سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو گردن کی ہڈی ٹوٹنا لازمی ہے اور اگر اُس شکنجے کو برداشت کرتا ہے تو سانس کی آمدورفت کے منقطع ہونے سے جان کے لالے پڑ رہے ہیں۔دس سالوں تک صلیبی چاکری کرنے کے بعد بھی دھمکیاں، دھونس اور امریکی غیض وغضب اس کا مقدر ہے۔اور دوسری جانب مجاہدین اللہ کے فضل سے مکمل فتح اور کامیابی کی طرف جیسے جیسے بڑھ رہے ہیں ویسے ویسے پاکستانی فوج کی گھگیاں بندھ رہی ہیں۔اُسے یہ خوف کھائے جا رہا ہے کہ اللہ کے جس لشکر نے دس سال تک ۴۸ کافر ممالک کی مشترکہ فوجوں کا مقابلہ کیا اور اُنہیں میدان سے بھاگنے پر مجبور کر دیا.....اللہ کا وہی لشکر اب ہمارے ساتھ کیا کرنے والا ہے اور کفار کے افغانستان سے نکلنے کے بعد ہماری سننے والا کون باقی رہے گا۔

یہی وہ خوف اور دہشت ہے جو اللہ تعالیٰ نے امت کے خائنین کے دلوں میں ڈال دی ہے اور اسی خوف اور دہشت کا نتیجہ ہے کہ اُن کے صلیبی آقا بھی اُنہیں لعن طعن کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔'حقانی نیٹ ورک' کے خلاف کارروائی کے لیے پاکستان پر بڑھتا ہوا امریکی دباؤ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔بے چاری پاکستانی فوج آزاد قبائل اور ملاکنڈ ڈویژن میں پہلے ہی اپنا بھُرکس نکلوا رہی ہے اب 'مالکوں' کی جانب سے زہر کا ایک اور پیالہ پینے کا حکم دیا جا رہا ہے۔حکم عدولی کریں تو آقا ناراض، بجا آوری کریں تو اپنے ساتھ ہونے والے حال کے تصور سے نیندیں حرام.....یہ اللہ تعالیٰ کی گرفت ہے جو اُس نے اس فوج اور اس طاغوتی نظام پر مضبوطی سے کر لی ہے اور بھلا اُس ذوالقوۃ کی گرفت آجانے کے بعد کوئی جائے پناہ اور جائے فرار نصیب ہو سکتی ہے؟

'حقانی نیٹ ورک' کیا ہے؟:

امریکہ کی طرف سے 'حقانی نیٹ ورک' کے خلاف آپریشنز کے احکامات دیے جا رہے ہیں۔'حقانی نیٹ ورک' کیا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے۔اس سوال کے جواب میں سب سے معتبر اور قابل اعتماد بات امارت اسلامیہ افغانستان ہی کی ہو سکتی ہے، سو ہم طالبانِ عالیشان ہی کے الفاظ میں دیکھتے ہیں کہ 'حقانی نیٹ ورک' کیا ہے.....۲۷ ستمبر کو امارت اسلامیہ افغانستان نے تفصیلی بیان جاری کیا، جس میں امریکہ کی بے بسی کا بھی تذکرہ ہے، کفار کی عیاری، مکاری اور سازشی اذہان کا پول بھی کھولا گیا ہے اور مجاہدین کے درمیان تفریق پیدا کرنے کی مذموم کوششوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کوششوں کے قطعی طور پر لاحاصل ثابت ہونے کا بھی بیان ہے۔اس بیان میں امارت اسلامیہ افغانستان کی طرف سے کہا گیا:

''امارت اسلامیہ کے مجاہدین کے سخت ترین حملوں کی تیزی کے ساتھ ہی امریکی اہل کار ایک بار پھر حواس باختہ اور بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئے۔امریکی پروپیگنڈے کے ذریعے عام لوگوں کی توجہ میدانِ کارزار سے ہٹانا چاہتے ہیں تاکہ اپنی کی رسواکن شکست کو چھپایا جا سکے۔اسی لیے اب اُنہوں نے پینترا بدلا ہے کہ امارت اسلامی کے مجاہدین کی جانب سے کیے جانے والے یادگار حملوں کو پاکستان کی طرف منسوب کر دے اور ساتھ ہی امارت اسلامیہ کے متحد مجاہدین کو الگ الگ ظاہر کیا جائے۔امریکہ اس پروپیگنڈے سے جو اہداف حاصل کرنا چاہتا ہے وہ یہ ہیں:

☆امریکہ چاہتا ہے کہ امارت اسلامیہ کی طاقت کو کم ظاہر کرے اور اس کے حملوں کو دوسروں کی طرف منسوب کرے۔جیسا کہ امریکی اہل کاروں خاص طور پر جنرل پیٹریاس نے بارہا افغانستان میں جاری جنگ کے متعلق امریکی عوام کو اپنی کامیابی کے حوالے سے جھوٹی اور غلط معلومات دی ہیں، اب جب بات کامل رسوائی تک آ پہنچی ہے تو مجبوراً اُس نے پاکستان کی مداخلت کی بات کی ہے تاکہ یہ بہانہ گھڑا جا سکے کہ طالبان پر تو ہم نے کنٹرول پا لیا تھا لیکن حالیہ حملوں کے پیچھے پاکستان کی مداخلت کارفرما ہے۔

☆بدر کے نام سے امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی کارروائیاں اتنی کامیاب رہی ہیں کہ امریکہ اور اس کے اتحادی اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ یہ جنگ نہیں جیتی جا سکتی۔یہ اتحاد اب اس بات پر غور کر رہا ہے کہ جتنی جلد ہو سکے افغانستان سے اپنی فوجیں نکال باہر کرے اور اس حوالے سے وہ اپنے عوام کی جانب سے بھی دباؤ کا شکار ہے، تو امریکا اب ان کو یہ دکھانا چاہتا ہے کہ افغانستان کے موجودہ حالات کنٹرول میں ہیں اور یہ حالیہ حملے پاکستان کی جانب سے ہو رہے ہے، لہٰذا ہم پاکستان پر دباؤ ڈالیں گے اور اس مداخلت کو بند کر دیں گے۔امریکہ کی خواہش ہے کہ وہ اس طریقے سے اتحاد میں شامل قوتوں کو مزید کچھ وقت کے دھوکے میں رکھ سکیں۔

☆امریکہ چاہتا ہے کہ وہ جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعے عام لوگوں کے اذہان میں عظیم جہادی شخصیت اور امارت اسلامیہ کی شوریٰ کے رکن الحاج مولانا جلال الدین حقانی کو الگ قوت اور دوسروں کی طرف منسوب کریں تاکہ ایک طرف وہ مجاہدین کے مابین اختلاف کو ظاہر کریں اور دوسری جانب ہمارے معتبر اشخاص کو بیرونی جاسوس اداروں سے منسوب کر کے بدنام

کیم اکتوبر: مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع بکوا میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی اور 5 سپلائی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اس کے علاوہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

کریں۔امارت اسلامیہ افغانستان ایک بار پھر یہ بات پوری دنیا سے کہنا چاہتی ہے کہ امارت اسلامیہ ماضی سے زیادہ طاقت ور، متحد اور اپنے عوام کی وسیع تائید کی حامل ہے، اور افغانستان کے آدھے سے زیادہ علاقے اس کے کنٹرول میں ہیں، نہ تو ہمارے مراکز پاکستان میں ہیں اور نہ ہی ہم افغانستان سے باہر کے غیر اطمینان بخش حالات میں زندگی گذار رہے ہیں، تحریک جہاد کے عسکری اور سیاسی اقدامات ہمارے اپنے وضع کردہ ہیں۔محترم مولانا جلال الدین حقانی امارت اسلامیہ کے بااعتماد اور قابل قدر شخصیت ہیں اور وہ تمام کارروائیوں میں امارت اسلامیہ کی قیادت سے ہدایات حاصل کرتے ہیں''۔

'حقانی نیٹ ورک' کے خلاف کارروائی سے انکار کیوں؟:

حقانی نیٹ ورک کیا ہے اس کا اندازہ تو قارئین کو ہو گیا ہوگا۔امریکہ کبھی حقانی نیٹ ورک اور کبھی کوئٹہ شوریٰ جیسے ناموں کو دجالی میڈیا کے ذریعے اس انداز میں پیش کرتا ہے کہ گویا مجاہدین کے درمیان بھی دھڑے بندیاں وجود میں آچکی ہیں۔لیکن حقیقت یہی ہے کہ مجاہدین امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی زیر قیادت یکجان اور متحد ہیں۔اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر پاکستانی فوج 'حقانی نیٹ ورک' کے خلاف کارروائی کرنے سے کیوں گریزاں ہے۔اس کا سیدھا، صاف اور کھرا جواب تو آئی ایس آئی کے 'فٹ نوٹس' پر اپنی '' دانش وری'' بگھارنے والوں کے قلم سے ہی مل جاتا ہے۔جیسا کہ پاکستانی خفیہ اداروں کی رپورٹس کی بنیاد پر اپنے کالموں کا پیٹ بھرنے والے ایک صاحب نے لکھا:

>'' پہلی بات تو یہ کہ پاکستان اس سے پہلے جنوبی وزیرستان میں محسود کے خلاف آپریشن کر چکا ہے۔شروع میں امریکیوں کے کہنے پر اور بعد میں اپنے طور پر۔محسود قوم تعداد میں وزیریوں سے ایک تہائی سے بھی کم ہے۔ایک لاکھ پاکستانی فوج کئی برس سے وہاں موجود ہے لیکن ان پر قابو نہیں پا سکی۔الٹا ملک بھر میں امن و امان خطرے میں پڑ گیا، دھماکے، خودکش حملے اور خوف ناک کارروائیاں معمول بن گئیں۔اب اگر آپ شمالی وزیرستان میں آپریشن کرتے ہیں تو اتنی فوج کہاں سے لائیں گے؟ کیونکہ معاملہ صرف چند افراد کو مارنے یا گرفتار کرنے پر نہیں رکے گا۔سارا شمالی وزیرستان اٹھ کھڑا ہوگا، وہاں ہر آدمی مسلح ہے اور جنگ جُو۔وہ محسودوں سے زیادہ سخت جاں لڑاکے ہیں۔آپ سے آٹھ دس ہزار آدمی جنوبی وزیرستان میں نہیں سنبھل رہے، تیس چالیس ہزار جنگ جوؤں کو کیسے سنبھالیں گے؟ پھر آپ اتنے وسائل کہاں سے لائیں گے؟ کیونکہ جنگ شروع کرنا آپ کے اختیار میں ہے، بند کرنا نہیں۔جنوبی وزیرستان کی لڑائی آٹھ برس میں ٹھنڈی نہیں ہوئی۔الٹا چار قبائلی ایجنسیوں میں مزید پھیل گئی، شمالی کی لڑائی کہاں جائے گی؟ یہ جنگ محض شمالی وزیرستان تک محدود نہیں رہے گی، وزیر قوم ہر شہر میں موجود ہے۔فوج، نیم فوجی دستے، ملیشیا، پولیس، سول سروس، کاروبار، ٹرانسپورٹ سمیت بہت سی نمایاں جگہ پر اثرات رکھتی ہے۔آپ ان اثرات کو کیسے زائل کریں گے؟ گویا آگ کی ایک لہر ہوگی جو شمالی سے چلے گی اور سارے پاکستان کو لپیٹ میں لے لے گی۔محسود بھی ان کے ساتھ مل جائیں گے اور دیگر قومیں بھی، پھر آپ کیا کریں گے؟ امریکیوں نے کابل میں ہمیشہ تو نہیں رہنا۔آج نہیں تو کل یہاں سے جائیں گے، ان کے جانے کے بعد کابل کی قسمت کا فیصلہ کون کرے گا؟ یہی طالبان'......تو ہم انہیں اپنا دشمن کیوں بنائیں؟ دو ہزار میل مشترکہ سرحد رکھنے والے ملک میں مستقبل کے مالکوں سے لڑائی کیوں مول لیں''۔

ایسا ہی ایک مزید ذہنی مریض اور اسلام اور جہاد دشمنی میں سیخ پا رہنے والا صحافی، پاکستانی فوج کے ساتھ مستقبل میں پیش آنے والے مراحل کا تذکرہ کرنے کے ساتھ ساتھ امریکہ کے سامنے پھیلی جھولی کے خالی ہونے کا رونا روتے ہوئے لکھتا ہے:

>'' شمالی وزیرستان میں آپریشن کرنا آسان نہیں ہے۔اس ایجنسی کو تین اطراف سے چار بندوبستی علاقوں (بنوں، ہنگو، کرک اور لکی مروت) نے گھیر رکھا ہے۔جنوبی وزیرستان بغل میں ہے اور پرلی طرف افغانستان ہے۔ان دشوار گزار راستوں سے گزر کر شمالی وزیرستان میں اسلحہ، ٹینک، رسد اور فوجیوں کے قافلے بحفاظت پہنچانا آسان نہیں ہے۔ہمارے پاس اس امر کی بھی کوئی یقین دہانی نہیں ہے کہ جب فوج آپریشن کے لیے شمالی وزیرستان کی طرف رخ کرے تو راستے میں ٹی ٹی پی کے وابستگان حملے نہیں کریں گے۔کیا امریکہ اس بارے میں پاکستان کو ایسے جدید ترین آلات فراہم کر سکتا ہے تا کہ آپریشن کے لیے روانہ کی جانے والی ہماری فوج عقب اور اُس کے آزو باز و سے محفوظ رہے؟ امریکہ نے گزشتہ دس بارہ برس میں افغانستان میں طالبان کو شکست دینے اور اپنی رٹ قائم کرنے کے لیے مختلف شکلوں میں کئی کھرب ڈالر پھونک ڈالے ہیں۔ہر سال افغانستان کو سات ارب ڈالر فراہم کرنا اس کے علاوہ ہے لیکن شمالی وزیرستان میں آپریشن کرنے کے لیے امریکہ افواجِ پاکستان کو ایک ارب ڈالر دینے سے بھی ہچکچا رہا ہے''۔

دونوں کرداروں کا موازنہ:

یہ ہے اصل کہانی اور اس سے وابستہ جزئیات......ذرا سا غور و فکر کرنے والا ذہن بھی اس ساری کہانی میں موجود دو کرداروں کا موازنہ کرنا چاہے تو گتھیاں خود بخود سلجھتی چلی جائیں گی۔یہ دو کردار ہیں......مجاہدین اور پاکستانی فوجی......ذرا غور تو کیجیے کہ ایک طرف یہ پاکستانی فوج ہے جو ہر طرح کے تباہ کن اسلحہ سے لیس ہے، فضائی قوت و طاقت اس کے پاس ہے...... بھاری توپ خانے کا یہ بے دریغ استعمال کرتے ہیں......وسائل کی کمی کبھی آڑے نہیں آتی......لیکن حال کیا ہے؟ کہ چند ہزار مجاہدین سے خوف زدہ ہے۔اب ذرا

یکم اکتوبر: صوبہ میدان وردگ میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوج کے قافلے پر حملہ کیا جس سے گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی۔اس لڑائی میں 13 امریکی و افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

دوسری طرف نظر دوڑائیے...... یہ طالبان مجاہدین ہیں......تعداد، اسلحے، تربیت، وسائل کے اعتبار سے پاکستانی فوج اور ان کے درمیان ایک اور ہزار کا تناسب ہے...... یہ روزانہ شہید ہوتے ہیں، ڈرون میزائل حملوں کے نیچے زندگیاں بسر کرتے ہیں......ان کی قیادت آئے دن شہادت کی خلعت سے سرفراز ہوتی ہے......زخموں سے چور بدن بھی ہیں اور لٹے پٹے ویران گھر بھی......لیکن جذبۂ ایمانی، شوقِ شہادت اور فی سبیل اللہ جہاد وقتال کا داعیہ ان کے حوصلوں کو بلند رکھتا ہے......ان کو منزلوں کا پتہ دیتا ہے......جنتوں کو بالکل آنکھوں سے سامنے لا کھڑا کرتا ہے......لیکن پاکستانی فوج ان کے مقابل کس حالت سے دوچار ہے......اُس کی ایک جھلک سطورِ بالا کے اقتباس سے عیاں ہے۔

فوج کی جانب سے مجاہدین کی قوت کو ختم کرنے کا دعویٰ اور اس دعوے کے غبارے میں اپنے دجل وفریب کے ذریعے پروپیگنڈہ کی ہوا بھرنے والے ان دوا ہم ''دانش وروں'' نے اس حقیقت کا بھی برملا اعتراف کیا کہ پاکستانی فوج آزاد قبائل میں بُری طرح ناکام اور خسارے کا شکار رہی ہے اور مجاہدین نے ہر میدان میں اس فوج کو مات دی ہے۔اسی لیے تو '۱۰ ہزار محسود نہ سنبھال پانے' کا رونا رویا جا رہا ہے۔اور امریکہ کو بھی محض اس وجہ سے بے نقط سنائی جا رہی ہیں کہ وہ پاکستانی فوج کی ''خالی جھولی'' کو خاطر میں نہیں لا رہا اور 'بھیک منگوں' کی امیدوں اور آرزوؤں پر مسلسل پانی پھیر رہا ہے۔

فیصلہ ترا تیرے ہاتھوں میں ہے:

اہل پاکستان کے لیے غور وفکر اور تدبر کرنے کا یہ بہترین وقت ہے کہ وہ ان دونوں کرداروں میں سے کس کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں۔دونوں کی حقیقت کھل کر سامنے آچکی ہے۔اور یہ ذہن میں رکھیے کہ مستقبل میں امریکہ نے اگر پاکستان پر حملہ کیا تو پاکستانی فوج سے کسی بھی قسم کی توقع رکھنا عبث ہے......یہ مسلمانوں کی سرزمین ہے اور لکھ رکھیے کہ اس کی حفاظت وہی گروہ کرے گا جس نے اس سے پہلے مسلم سرزمینوں کی حفاظت کی ہے۔عراق اور افغانستان کے صحرا اور پہاڑ جن کی عزیمت اور قربانیوں کے گواہ ہیں۔جنہوں نے محض رب کی نصرت اور طاقت سے ان دونوں سرزمینوں سے صلیبیوں کو نکال باہر کیا ہے......وہی مجاہدین اس سرزمین کی بھی حفاظت کریں گے۔باقی رہی یہ پاکستانی فوج اور یہاں کا حکمران طبقہ تو اُس کی حالت بعینہٖ وہی ہوگی جو صدام حسین اور اُس کی فوج کی ہوئی تھی۔لہٰذا تیاری کیجیے مجاہدین کے استقبال کی......کہ وہی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے امریکہ کو اس سرزمین میں بھی ذلیل ورسوا کریں گے اور بالآخر کلمہ توحید کا نقارہ چہار سو بجائیں گے۔ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: جنت کے راستے کا راہی بھی، رہنما بھی......شیخ انور العولقی شہید رحمہ اللہ

اپنے ایک بیان ''جہاد فی سبیل اللہ میں مذہبی تربیت کا کردار'' میں عملی جہاد میں حصّہ لینے والوں کی مذہبی تربیت پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''ہر مسلمان پر جہاد فرضیت عین کی شرائط پوری ہونے کے بعد ایسے ہی فرض ہے جیسے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا فرض ہے۔اگر کوئی شخص اسلام پر عمل کرنے کا تہیہ کرلے تو کیا ہم اسے روزہ رکھنے سے پہلے یہ تلقین کریں گے کہ اس کی تربیت حاصل کرو......ہرگز نہیں......بلکہ اُس سے اس کام کا آغاز کروادیا جائے گا۔ایسا ہی معاملہ جہاد کا ہے۔روزہ اور جہاد کے الٰہی احکام میں کوئی فرق نہیں''۔

آپ کے جہادی بیانات میں ''جہاد فی سبیل اللہ میں ثابت قدمی'' اور ''جہاد میں تعاون کے ۴۴ طریقے'' نے بہت شہرت حاصل کی۔اللہ جل شانہ نے آپ کو ابلاغ اور زبان وبیان کی وہ صلاحیت بخشی تھی جس نے مغرب میں بسنے والے مسلمانوں کو مغربی ممالک اور امریکہ کے خلاف جہاد کے لیے کھڑے ہوجانے پر ابھارا اور نتیجتاً میجر حسن ندال (اللہ انہیں رہائی عطا فرمائے) کے عظیم جہادی اقدام اور فیصل شہزاد (اللہ انہیں رہائی نصیب فرمائے)، فاروق عبدالمطلب (اللہ انہیں رہائی عطا فرمائے) کی کفر پر ضرب لگانے کی قابل تحسین کوششیں سامنے آئیں۔شیخ العولقی کی شخصیت میں جدید پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بڑی کشش تھی اور ہے اور آپ کے واضح اور مدلل بیانات سے جدید علمی درس گاہوں سے متعلّق بہت سے لوگ متاثر ہوکر جہاد میں آئے اور آتے رہیں گیاسی لیے عالم کفر کے ذرائع ابلاغ انہیں انٹرنیٹ کا 'اسامہ بن لادن' قرار دیتے رہے۔

۳۱ اگست ۲۰۰۶ء کو آپ کو بیوی بچوں سمیت یمن میں گرفتار کیا گیا کہ آپ نے یو ایس ملٹری اتاشی اور ایک رافضی لیڈر کے اغوا کا منصوبہ بنایا۔دسمبر ۲۰۰۷ء کو ۱۸ ماہ کی قید کے بعد رہا ہوئے۔طاغوتِ اکبر امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف مسلسل آتش فشانی کرتے رہے اور 'انسپائر' میں ان کے گھروں کو راکھ کا ڈھیر بناتے رہے۔اپریل ۲۰۱۰ء میں اوباما نے سی آئی اے کے ذریعے آپ کی ''ٹارگٹ کلنگ'' کی منظوری دی۔عزم و ہمت، زہد وفقر اور استقامت وشجاعت کی زندگی گزار کر یہ بطلِ جلیل ۳۰ ستمبر ۲۰۱۱ء کو یمن میں امریکی ڈرون حملے میں اپنے تین ساتھیوں ابومحسن مآربی، سمیر خان، سالم المروانی سمیت شہادت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔اللہ کی رحمت ہو ان پاک طینت ہستیوں پر جو ان **الصلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین** کا مصداق ہیں۔اور اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو ایسے لوگوں کو دفن کرنے کا حوصلہ اہل محبت میں نہ ہوتا اور یہ آرزو ہوتی کہ اُن کو اپنے مابین موجود دیکھیں۔سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعزیت کرنے اُن کے رضاعی چچا حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو حضرت فاطمہؓ نے روتے ہوئے پوچھا **اهل اطابت انفسكم ان تحت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ترابا** (کیا تمہارے دلوں نے چاہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈال کر دفن کردو) تو وہ رو کر کہنے لگے کہ اگر اللہ کا حکم اور تقدیر غالب نہ ہوتی تو ہم سب خود دفن ہوجاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن نہ کرتے۔

☆☆☆☆☆

02 اکتوبر: صوبہ قندھار ضلع میوند میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 8 سپلائی گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں اس کے علاوہ 3 سیکورٹی اہلکار اور 9 ڈرائیور بھی ہلاک ہوگئے۔

میرِ سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف

محترمہ عامرہ احسان

گزشتہ ویک اینڈ پوری دنیا سرمایہ دارانہ مخالف نعروں سے گونج اٹھی۔لندن تا سڈنی دنیا بھر میں ۹۰۰ شہروں میں ''او کیو پائی'' (قبضہ) وائرس پھیل چکا تھا۔دنیا گلوبل ویلیج ہوگئی۔کل دہشت گردی کا ڈھول پیٹتے بش نے جو وائرس پھیلا دیا تھا اُس سے پوری دنیا ایک بخار میں مبتلا کی گئی۔کشتوں کے پشتے لگ گئے۔مسلمان، گورے کو چڑھے اسلاموفوبیا (اسلام سے خوف کی بیماری) کے ہاتھوں پوری دنیا میں رگیدا گیا۔دو مسلم ممالک اسکی بھینٹ چڑھے۔پاکستان ڈسا گیا۔پاگل دیوانہ ہوگیا۔کہیں کپڑے اتار کر ناچنے میں مصروف،کہیں مساجد، مدارس پر جنونی چڑھائی۔کہیں ہر اُس شخص پر چڑھ دوڑا جس کا حلیہ سنتِ نبوی کے مطابق پایا۔کہیں صحابہؓ کی اولاد کو پکڑ پکڑ کر بیچنے کے دورے پڑے۔گوانتاموبھر دیا۔اپنے عقوبت خانے تھوڑے پڑ گئے۔ہزاروں ماؤں کے لعل اس پاگل پن میں اٹھا کر غائب کرڈالے۔اپنے ہی ملک کو بھنبھوڑ کھایا(قبائل)۔آج ہماری بربادی کے بیج بونے والے اپنے ہاں ایک انہونی سے دوچار ہیں۔بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے! گلوبل ویلیج میں فکری بیماریاں بھی متعدی ہو چکی ہیں۔

مصر، تیونس والی بیماری امریکہ یورپ آسٹریلیا نیوزی لینڈ تک جا پہنچی۔عالمی میڈیا اب نظریں چُرا رہا ہے۔قبضہ جماؤ تحریک سے نظریں ہٹا کر یمن شام پر کیمرے فوکس ہیں۔جبکہ خود نیویارک میں میئر رونا رو رہے ہیں کہ اس تحریک پر سیکورٹی اخراجات ۵.۳ ملین ڈالر ہو چکے ہیں۔یہ بخار اترتا نظر نہیں آرہا۔سود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات، کے ہاتھوں آخری دموں کو پہنچتی معیشتیں اور سسکتے عوام، العطش العطش (پیاس، پیاس) پکار رہے ہیں۔نگاہیں اسلام کے حیات بخش نظام کی طرف اٹھ رہی ہیں۔لیکن کیا کیجئے کہ، شاد باد اے مرگ یمنی آپ ہی بیمار ہے!۔قرآن کی پکار آج پوری دنیا کی سڑکوں پر گونج رہی ہے۔سیکولر فاشسٹ بزعمِ خود مسلمانوں کا نفس ناطقہ بن کر میڈیا پر چھائے ہوئے ہیں۔حق سامنے لانے کو جو ایمان، علم، سیرت و کردار درکار ہے وہ گوشہ نشین ہے۔

اس باطل فرسودہ نظام کا جانا ٹھہر گیا ہے۔اس کا مکمل شافی علاج ہمارے پاس موجود ہے۔کیمونزم کے بعد موجودہ دنیا پر استحصالی سرمایہ دارانہ نظام کے بزرجمہروں کیلیے اسلام بہت بڑا خطرہ تھا۔وہ جانتے تھے (جب کہ غلام پیشہ مسلمان خود اسلام کے Potential سے نابلد تھے) کہ اسلام وہ حیات بخش نظام ہے جو جسدِ انسانی کو لاحق تمام تر بیماریوں کی شفا اپنے اندر رکھتا ہے۔دنیا کو اس سے بچانے اور اس کی ہوا نہ لگنے دینے کو ایک عالمی بدمعاشوں کا گٹھ جوڑ تھا جس نے جھوٹے پراپیگنڈے کے ذریعے اسلام اور اہلِ اسلام کو توپوں کے دہانے پر رکھ لیا۔ان کی نیندیں اڑانے کو یہ بہت کافی تھا کہ روس کے خلاف جہاد میں دنیا بھر میں وہ مسلمان نوجوان یکجا ہونے لگے جو ایک طرف ایمان و تقویٰ، شجاعت و بے خوفی میں صحابہؓ کا پرتو اور عکس تھے دوسری جانب وہ امریکہ یورپ کی بہترین ڈگریوں کے حامل تھے۔اسلام کی اس نشاۃ ثانیہ اور حیاتِ نو نے جہاں ایک طرف عیسائیوں یہودیوں، ہندوؤں کو بے قرار کیا وہاں مسلمان ممالک کے جابر ڈکٹیٹروں اور مغرب زدہ عیاش بددین مسلمان طبقات کو خوفزدہ کردیا۔گزشتہ دس سال میں جو کچھ ہوا وہ ان سب کے مشترکہ مفادات اکٹھ کے ہاتھوں ہوا۔دہشت گردی کی آڑ میں دنیا بھر کے بہترین مسلمان نشانہ بنائے گئے۔ڈاکٹر عافیہ بھی اسی کی ایک مثال ہے۔حتیٰ کہ امریکہ کے محبوب ترین پارٹنر پاکستان کا اتنا لحاظ بھی نہ کیا گیا کہ مسئلہ کشمیر ہی ان خدمات کے عوض حل کر دیا جاتا۔اس کے برعکس امریکہ بھر میں بے شمار پاکستانی گھروں میں ہلّہ بول کر FBI نے خاندانوں کو ہراساں کیا، امریکہ دوستی کا مزہ چکھایا۔

امریکہ یورپ کی اپنی نوجوان نسلیں گھٹتی آبادی، ٹوٹے بکھرے خاندانوں کی بھینٹ چڑھ چکی ہیں۔مسلمان دنیا بھر کے ان ترقی یافتہ ممالک کی ریڑھ کی ہڈی عملاً بن کر اپنے خون پسینے سے ان کی معیشت کو سہارا دیئے ہوئے ہیں۔ایک ایک پیسے پر نظر ہے۔اسرائیل کو تو دودھ پلا پلا کر امریکہ پال سکتا ہے اور وہ عالمی غنڈہ مشرقِ وسطیٰ کے مسلمانوں پر قہر برسانے میں تمام بین الاقوامی اداروں کا منہ چڑا سکتا عالمی قوانین کی دھجیاں اڑا سکتا ہے۔

دوسری طرف مسلمان کفر کے شکنجے میں سانس بھی آزادانہ لینے کے حق دار نہیں۔تاہم اس تمام تر صورت حال کی بہت بڑی ذمہ داری تو خود ہم پر ہی عائد ہوتی ہے۔ہم غلامی کے خوگر ہو چکے۔حُبِّ دنیا کے اسیر، پاؤں میں ڈالروں کی بیڑیاں پہنے ایک ہی راگ الاپ رہے ہیں۔'گوشے میں قفس کے مجھے آرام بہت ہے'، !اب جب دنیا بدلنے کو ہے تو ذرا ہمارا حال ملاحظہ ہو۔حکومت اور ملک کی بقا اور تحفظ پر مامور ادارے کیا کر رہے ہیں اور عوام تماشا دیکھ رہے ہیں۔گراسمین پاکستان آتا ہے تو چار ڈرون حملوں اور 50 لاشوں اور سسکتے زخمیوں کی شاندار سلامتی دی جاتی ہے۔وزیر خارجہ مسکراتی لچکتی پُرتپاک خیر مقدمی تصویر کھنچوانے کو اس جلاّد کے ہمراہ پوز فرما رہی ہیں۔بدترین، خون خوار، خون ریز، خون آشام دشمن کے ساتھ پاکستان محبت کی یہ دیدہ دلیرانہ پینگیں بڑھا رہا ہے۔اسرائیل اپنے قیدی کے بدلے ہزار فلسطینیوں کو چھوڑ کر اپنے شہری کی قدر و قیمت ثبت کرواتا ہے اور ہماری تقدیر سے کھیلنے والے ہماری لاشوں پر لنچ ڈنر اور مذاکرات آپریشنز کی میزیں سجاتے ہیں؟......

میرِ سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف
آہ وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف!

(بقیہ صفحہ ۵۱ پر)

02 اکتوبر: صوبہ لغمان ضلع کرغئی میں مجاہدین نے گھات لگا کر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 فیول بھرے ٹینکر راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔

افغانستان میں شکست کا صلیبی اعتراف اور مجاہدین کی کارروائیاں

سید عمیر سلیمان

''افغانستان میں اپنے مقاصد کے حصول میں امریکہ اور نیٹو بمشکل آدھے راستے میں ہیں۔جنگی مہم کے دس برس بعد بھی امریکہ کو علم نہیں ہوسکا کہ اس لڑائی کو کس طرح کامیابی سے ختم کیا جائے۔ہم زیادہ نہیں جانتے تھے اور اب بھی کچھ زیادہ نہیں جانتے۔تاریخ اور موجودہ صورت حال کے بارے میں ہماری رائے بہت سطحی تھی''۔

یہ الفاظ افغانستان میں امریکی فوج کے سابق کمانڈر میک کرسٹل کے ہیں جو کبھی افغان جنگ جیتنے اور طالبان کو کچل کر رکھ دینے کے دعوے کرتا نہیں تھکتا تھا۔یہی میک کرسٹل جب افغانستان میں امریکی فوج کا کمانڈر جنرل نامزد ہوا تو امریکی میڈیا نے اس کے کارنامے گننا شروع کر دیے اور کہا گیا کہ گوریلا جنگ لڑنے میں یہ خصوصی مہارت رکھتا ہے۔میک کرسٹل نے بھی بلند دعوے کیے اور امریکی فوج اور حکومت کو یقین دلایا کہ بس اب جیت ہی ہمارا مقدر ہے۔ایک وقت تھا جب میک کرسٹل کہا کرتا تھا کہ فتح بہت قریب ہے، جب کہ اب وہی میک کرسٹل کہہ رہا ہے کہ ابھی آدھے راستے تک بھی بمشکل پہنچے ہیں۔

میک کرسٹل کا یہ اعترافی بیان کسی انہونی بات کی طرف اشارہ نہیں کر رہا۔افغانستان میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اُس کے فضل و احسان سے صلیبی اتحاد ایسی شکست سے دوچار ہے جو چھپائے نہیں چھپ سکتی۔مغربی میڈیا ہو یا صلیبی حکام فتح تو دور کی بات' ایسی امید بھی اب کوئی نہیں ظاہر کرتا۔اب بات ہوتی ہے تو صرف افغانستان سے صلیبی افواج کے انخلا کی۔مجاہدین کے مسلسل کامیاب حملوں سے صلیبی افواج کا مورال مزید گر گیا ہے۔اور اب وہ اپنے آپ کو مراکز میں بھی محفوظ نہیں سمجھتے۔یہی وجہ ہے کہ چھوٹی پوسٹیں اور وہ مراکز جن کی حفاظت میں کچھ بھی مشکل پیش آتی ہے' صلیبی اُنہیں خالی کر رہے ہیں۔

صلیبیوں کی پالتو افغان فوج جس سے امریکہ' افغانستان کو کنٹرول کرنے کی امید رکھتا ہے کی حالت یہ ہے کہ ڈر کے مارے، سہمے اور خوف زدہ افغان فوجی فوج چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔امریکہ جریدے واشنگٹن پوسٹ کے مطابق رواں سال کے صرف پہلے چھ ماہ میں ۲۴ ہزار افغان فوجی نوکری چھوڑ گئے۔یعنی ہر ے میں سے ایک فوجی بھگوڑا ہو گیا۔

کرزئی نے بھی افغان جنگ کے ۱۰ سال مکمل ہونے پر نیٹو اور افغان حکومت کی شکست کا اعتراف کر لیا۔اس نے کہا'' جنگ کو ۱۰ سال مکمل ہونے کے باوجود افغان حکومت اور نیٹو افواج افغان عوام کو تحفظ فراہم نہیں کر سکیں اور افغان عوام کا بھی افغان حکومت اور فوج پر اعتماد نہیں''۔وائٹ ہاؤس سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ۷۵ فی صد عوام سمجھتے ہیں کہ افغان نیشنل آرمی انہیں تحفظ فراہم نہیں کر سکتی۔

اسی طرح برطانوی حکومت نے بھی صلیبیوں کی شکست کا اعتراف کر لیا ہے۔برطانیہ کی ایک سرکاری رپورٹ کے مطابق افغانستان سے نیٹو کے انخلا کے بعد اس بات کا حقیقی خطرہ موجود ہے کہ افغانستان میں طالبان کنٹرول سنبھال لیں گے۔رپورٹ کے مطابق ۱۰ سال گزرنے کے باوجود کامیابی حاصل نہیں ہوسکی۔البتہ بھاری نقصان ضرور اٹھانا پڑا ہے۔پشتون بیلٹ میں طالبان کی حمایت رچ بس گئی ہے اور عوام طالبان کی مدد کرتے ہیں۔

دوسری جانب امریکی عوام بھی اب اس جنگ سے بے زار اور تنگ آچکے ہیں۔فوجیوں کی قربانی دینے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی معیشت بھی ڈوبتی نظر آرہی ہے۔یہی وجہ ہے کہ امریکی عوام مسلسل اس جنگ سے چھٹکارے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔امریکی عوام کی سوچ کی عکاسی امریکی اخبار مرکری نیوز نے اپنی رپورٹ میں کی۔رپورٹ کے مطابق امریکہ اپنی تاریخ کی طویل ترین جنگ کے ۱۰ برسوں میں ۵۰ کھرب ڈالر اور ۱۷۰۰ امریکی فوجیوں کی جانیں گنوا کر جو حاصل نہیں کر پایا وہ فوجی قبضے سے بھی حاصل ہونے والا نہیں۔اب وقت ہے کہ امریکہ افغانستان سے نکل آئے۔اخبار کے مطابق صرف اس سال امریکہ نے افغانستان میں ۱۱۷ ارب ڈالر خرچ کیے۔بش نے یہ جنگ ادھار پر شروع کی تھی اور امریکی عوام سے کچھ تقاضا نہ کیا بلکہ الٹا ٹیکسوں میں چھوٹ کی راہ اختیار کی جس کا خمیازہ آج امریکہ بھگت رہا ہے۔

عوام کے ساتھ ساتھ سابق امریکی فوجیوں کا بھی یہی خیال ہے کہ افغانستان کے کمبل سے جلد از جلد جان چھڑوا لینی چاہیے۔واشنگٹن میں قائم تحقیقی ادارے پیو ریسرچ سنٹر کے ایک سروے کے مطابق ہر تین میں سے ایک سابق فوجی افسر کا خیال ہے کہ افغانستان اور عراق کی جنگیں بے مقصد تھیں اور یہ لڑے جانے کے قابل نہ تھیں۔امریکہ کو افغانستان سے نکل جانا چاہیے۔

صلیبیوں کا سرکاری افغان ملازمین کے ہاتھوں ہلاکتوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔۲۵ ستمبر کو کابل میں سی آئی اے کے کمپاؤنڈ میں افغان ملازم نے فائرنگ کر کے ایک سی آئی اے اہل کار کو ہلاک اور ایک کو زخمی کر دیا۔کابل میں آریانہ ہوٹل میں قائم سی آئی اے کے اسٹیشن میں ایک افغان ملازم نے اندھا دھند فائرنگ کر دی، جس سے ایک امریکی اہل کار موقع پر ہلاک ہو گیا جب کہ ایک شدید زخمی ہو گیا۔جوابی فائرنگ میں افغان ملازم کو شہید کر دیا گیا۔آریانہ ہوٹل میں یہ اسٹیشن ۲۰۰۱ء سے سی آئی اے کے استعمال میں ہے۔امریکی سفارت خانے کے ترجمان نے کہا کہ اس کمپاؤنڈ میں ملازمین کو ہتھیار لے جانے کی اجازت نہیں، اس بات کی تحقیق کی جارہی ہے کہ اس ملازم کے پاس ہتھیار کیسے پہنچ گیا۔

03 اکتوبر: مجاہدین نے صوبہ زابل ضلع دایچو پان میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

افغان فوجیوں کے ہاتھوں امریکی فوجیوں کی ہلاکت کی خبریں تو آتی رہتی تھیں مگر اب امریکی ڈرونز نے بھی اپنے فوجی مارنا شروع کر دیے ہیں۔ لاس اینجلس ٹائمز کے مطابق ۶ اپریل کو صوبہ ہلمند میں ایک ڈرون نے میزائل فائر کر کے ۲ امریکی فوجی مار دیے۔ ایک کارروائی کے دوران ۳ امریکی فوجی اپنی پلاٹون سے الگ ہو گئے۔ اس دوران جاسوس طیارے کو معلومات دی گئیں کہ یہ تینوں دشمن ہیں جس کے بعد جاسوس طیارے نے ان پر میزائل داغ دیے۔ اس حملے میں ۲ میرین ہلاک اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔

۱۶ اکتوبر کو کاپیسا کے ضلع تگاب میں فرانسیسی اور افغان فوج کی مشترکہ گشتی پارٹی پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ جھڑپ کے دوران میں فرانسیسی فوجیوں نے فضائی مدد طلب کر لی۔ صلیبی طیاروں نے علاقے میں شدید بمباری کی اور اسی بمباری کی زد میں آ کر ۲۰ افغان فوجی مارے گئے۔

مجاہدین نے اللہ کے فضل سے صلیبی و مرتد افواج پر کامیاب حملے جاری رکھے ہوئے ہیں اور دن بدن ان حملوں میں تیزی آ رہی ہے اور ان کا دائرہ کار بھی وسیع ہو رہا ہے۔ ۱۵ اکتوبر کو صوبہ پنج شیر کے ضلع رکاہ میں امریکی فوجی مرکز پر ۵ فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔ پہلے مجاہد عبدالسلام نے ۶۰۰ کلوگرام بارود سے بھری گاڑی مرکز کے گیٹ سے ٹکرا دی۔ جس کے بعد باقی چاروں مجاہد مرکز میں داخل ہو گئے، چاروں مجاہدین نے بارودی جیکٹیں پہن رکھی تھیں اور خودکار رائفلوں اور گرنیڈوں سے لیس تھے۔ اس فدائی آپریشن میں ۴۳ امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے اور ۸ فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ صوبہ پنج شیر میں دس سالہ جہاد کے دوران میں یہ پہلا فدائی حملہ ہے۔ یہ احمد شاہ مسعود کا آبائی علاقہ اور شمالی اتحاد کا مضبوط گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ مجاہدین نے یہاں فدائی حملہ کر کے ثابت کر دیا ہے کہ اب صلیبی فوجی پورے افغانستان میں کہیں بھی جائے پناہ نہ پائیں گے، ان شاءاللہ۔

۱۷ ستمبر کو نیٹو افواج نے صوبہ پروان میں مجاہدین کے خلاف ایک بڑا آپریشن کیا۔ آپریشن میں افغان فوج نے بھی حصّہ لیا، ۹ دن کی سخت لڑائی کے بعد صلیبی اور مرتد فوجی پسپائی پر مجبور ہو گئے۔ ۹ دن کی جنگ میں ۴ نیٹو ٹینک اور متعدد فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ ۴۰ صلیبی اور مرتد فوجی ہلاک ہوئے۔

۲۴ ستمبر کو صوبہ لوگر کے ضلع خوشی میں اتحادی اور افغان فوج کے مشترکہ مرکز پر فدائی حملے میں ۱۳۰ امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ حملے کے وقت مرکز میں امریکی اور افغان فوج کے افسران کی ملاقات ہو رہی تھی۔ پولیس چیف اور ضلعی ناظم بھی وہاں موجود تھے، مرنے والوں میں اعلیٰ امریکی اور افغان افسران شامل ہیں۔

۲۷ ستمبر کو پکتیکا کے کنڈ واز ضلع میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک عمارت پر فدائی حملہ کیا گیا اس وقت عمارت میں افغان پولیس اور افغان فوج کے اعلیٰ عہدے داران کا اجلاس جاری تھا۔ اس حملے میں ۳۵ افغان اہل کار ہلاک اور ۲۵ زخمی ہوئے۔ جب کہ پارکنگ میں کھڑی ۱۱ گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۱۶ اکتوبر کو صوبہ پکتیکا کے ضلع گردیز میں چند فدائی مجاہدین نے امریکی ملٹری کیمپ، پولیس ہیڈ کوارٹر، NDS ڈیپارٹمنٹ اور پولیس ٹریننگ سنٹر پر بیک وقت حملہ کیا۔ لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی۔ جس کے اختتام پر درجنوں امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہوئے اور تمام فدائی مجاہدین نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

۱۷ اکتوبر کو صوبہ فاریاب میں NDS کے صوبائی چیف کے کانوائے پر ایک مجاہد نے فدائی حملہ کیا۔ حملے میں انٹیلی جنس چیف کے ۶ محافظ ہلاک ہوئے جب کہ وہ خود شدید زخمی ہوا اور کومے میں چلا گیا۔

دوسری طرف افغانستان سے صلیبی افواج کا بتدریج انخلا جاری ہے اور فرانسیسی افواج کے انخلا کا بھی آغاز ہو گیا ہے۔ ۲۰۰ فرانسیسی فوجی وطن واپس لوٹ گئے ہیں جب کہ اس سال کے اواخر تک ۲۰۰ مزید فوجی واپس چلے جائیں گے۔

ادھر امریکہ میں حکومت مسلسل زوال پذیر معیشت کو قابو میں لانے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔ ہیلری کلنٹن نے بھی ایک بیان میں کہا کہ افغانستان اور عراق جنگ نے ہماری معیشت کو تباہ کر دیا ہے اور ہم شدید معاشی بحران سے گزر رہے ہیں۔ معاشی بحران پر قابو پانے کے اقدامات میں سے ایک دفاعی بجٹ میں کمی بھی ہے۔ اگلے دس سال کے دفاعی بجٹ میں سے ساڑھے چار سو ارب ڈالر کی کمی کی گئی ہے۔ اس پر احتجاج کرتے ہوئے امریکی وزیر دفاع لیون پینٹا نے کہا کہ اس کٹوتی سے امریکی فوج تباہ ہو جائے گی اور پوری دنیا میں فوجی آپریشن متاثر ہوں گے۔ مزید یہ کہ اگر فوجیں افغانستان سے جلد نکال لی جائیں تو وہاں القاعدہ کا قبضہ ہو جائے گا۔

امریکی فوج کے سابق سربراہ مائیک مولن کی جگہ جنرل مارٹن ڈیمپ سی نے لے لی ہے۔ ڈیمپ سی جنرل کیانی کا کلاس فیلو رہ چکا ہے۔ ڈیمپ سی کے بارے میں جو بات خصوصی طور پر کہی جا رہی ہے وہ یہ ہے کہ یہ پسپائی میں مہارت رکھنے والا ''جرنیل'' ہے۔ ڈیمپ سی کے پیش روؤں میک کرسٹل اور پیٹریاس کے بارے میں یہ تاثر پھیلایا جاتا تھا کہ اول الذکر 'گوریلا جنگ' لڑنے کا ماہر ہے جب کہ پیٹریاس کی وجہ شہرت 'لڑاؤ اور حکومت کرو' کی پالیسی تھی۔ مگر ان دونوں کی یہ مہارتیں امریکہ کو شکست سے نہ بچا سکیں۔ اب امریکہ نے جو جرنیل لگایا ہے اس کی مہارت نہایت برمحل ہے اور امید ہے کہ وہ اپنی اسی مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے پسپائی کا راستہ اختیار کرے گا لیکن ڈیمپ سی کی بدقسمتی یہ ہے کہ افغانستان سے محفوظ پسپائی کا کوئی راستہ ہے ہی نہیں۔ چنانچہ یہ تیسرا اور آخری امریکی جرنیل ہو گا جو افغانستان سے نامراد جائے گا (زندہ یا مردہ)، ان شاءاللہ۔

☆☆☆☆☆

04 اکتوبر صوبہ کنڑ ضلع خاص کنڑ میں مجاہدین نے امریکی فوجی کاروان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 3 ٹینک تباہ ہو گئے، اس کے علاوہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔

امارت اسلامی افغانستان کی طرف سے مجاہدین کے لیے شرعی ضوابط

از شوریٰ امارت اسلامی افغانستان

بسم الله الرحمن الرحیم

قال الله تبارک وتعالیٰ إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراًOيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً(النساء: ۵۸، ۵۹)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا وہ بڑا فریضہ اور عظیم الشان عبادت ہے جس کے ادا کرنے میں امت مسلمہ کی عزت اور کلمۃ اللہ کی سر بلندی ہے۔ جہاد مسلمانوں کی کامیابی کا وہ بنیادی وسیلہ ہے جس کی برکت سے امت مسلمہ کی سر بلندی ہوتی ہے۔ جن قوموں نے جہاد کیا ہے وہ آزاد زندگی کی نعمت سے لطف اندوز ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے جہاد کو چھوڑ دیا ان کو گردنوں میں غلامی کی زنجیروں کے علاوہ اور کوئی فائدہ نہیں ملا۔

اب جو مسلمان مجاہدین امت مسلمہ کی سر بلندی کے لیے اپنے مقدس خون کے نذرانے پیش کرتے ہیں، ضرورت محسوس ہوئی کہ ان کی جہادی راہ نمائی کے لیے، جہادی امور کو نظم وترتیب دینے کے لیے، مجاہدین اور تحریک جہاد کی تربیتی، تعلیمی اور اخلاقی راہ نمائی کے لیے کچھ ضوابط طے ہونے چاہئیں۔ جن ضوابط کے پابند رہتے ہوئے مجاہدین شرعی حدود کی روشنی میں اپنا ہدف صحیح طور پر پہچان لیں، اسلام کے دشمن اور ان کے معاونین کو اچھی طرح جان لیں، وہ ابہامات اور اشکالات جو میدان کارزار میں پیش آتے ہیں ان کو صحیح طور پر حل کریں اور اسلامی اصولوں کے مطابق ایسے لوگوں کو اپنے امور کی مسئولیت تفویض کریں جو تقویٰ، شجاعت اور تدبیر کے حامل ہوں، جو اپنی اپنی مسئولیت کو صحیح طور پر ادا کریں اور دشمنوں کی منصوبہ بندی اور چالوں کا بروقت توڑ کر سکیں۔ اللہ عزوجل کی توفیق سے امارت اسلامیہ افغانستان کے امیر، امیر المومنین نے اس اہم اور نازک کام کی تکمیل کے لیے جید علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور اہل علم شخصیتوں کی مدد اور مشورہ سے شریعت محمدی کی روشنی میں یہ ضابطۂ عمل' جو آپ کے سامنے ہے' مرتب کیا ہے۔ یہ ضابطہ ۱۶ حصوں پر مشتمل ہیں اور اس میں کل ۸۵ شقیں ہیں۔

امارت اسلامیہ کے تمام عسکری اور تنظیمی مسئولین اور عام مجاہدین اس بات کے مکلّف ہیں کہ انہی ضوابط کے مطابق بیان کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنی جہادی سرگرمیوں کی تکمیل کے مراحل مکمل کریں گے۔

تمهیدی باتیں

۱۔ ذیل میں جہاں امام یا نائب امام کا ذکر آئے گا تو اس سے مراد محترم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد یا ان کے نائب ہوں گے۔

۲۔ اگر کسی تعزیر کا ذکر آجائے تو اس میں تعزیر بالمال داخل نہیں۔

۳۔ اگر کسی ضمانت لینے کا ذکر ہو تو اس کا مفہوم صرف غیر منقولہ اموال اور کسی شخصی ضمانت پر منحصر ہے، نقدی اور منقولہ اشیا اس سے مراد نہیں لی جاسکتیں۔

۴۔ یہ ضوابط ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۹ مئی ۲۰۱۰ء سے نافذ العمل ہیں۔ امارت اسلامیہ کے تمام مسئولین اور مجاہدین ان ضوابط پر عمل کرنے کے مکلّف ہوں گے۔

حصه اول:

مخالفین کے تسلیم ہونے اور انهیں دعوت دینے کے مسائل

۱۔ ہر مسلمان کابل کی کٹھ پتلی حکومت میں شامل افراد اور ذمہ داران کو دعوت دے تاکہ وہ کفار کے تعاون سے وجود میں آنے والے نظام سے قطع تعلق کریں۔

۲۔ اگر کوئی عام آدمی اس طاغوتی نظام سے برأت کرے ولسوال اس کو خط (اجازت نامہ) دیں لیکن اگر تائب ہونے والا افرد اس نظام میں اہم ذمہ داری پر رہا ہو اور اُس نے مسلمانوں کو نقصان بھی پہنچایا ہو تو پھر ولسوال والی کے مشورہ سے خط دیں اور ضروری ہے کہ مجاہدین ان کی توبہ سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مجاہدین ایسے شخص کو مار دے یا کوئی نقصان پہنچائے تو ایسا عمل کرنے والے کو شرعی اصولوں کے مطابق سزا دی جائے گی۔

۳۔ دشمن کے ساتھ کام کرنے والا کوئی فرد تسلیم ہو کر تائب ہو جائے تو اگر اس نے اپنے اقتدار کے وقت (یعنی کفار یا کٹھ پتلی انتظامیہ کے ساتھ کام کے وقت) کسی مسلمان کے مال یا جان کو نقصان پہنایا ہو تو اب یہ فرد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مکلّف ہے کہ حق دار کو اُس کا حق دے اور اگر نہیں دیتا تو وہ گناہ گار ہو گا البتہ مسئولین جہاد یا کوئی اور اس کے کیے گئے جرائم کے نقصانات کا بدلہ زور اور جبر سے نہیں دلوا سکتا اور نہ اُسے سزا دے سکتا ہے۔ اگر اُس نے اقتدار کے وقت کسی مسلمان کا مال لیا ہو اور اب عین وہی مال اُس کے پاس موجود ہو تو مال کا اصل مالک اس سے لے سکتا ہے لیکن اگر عین وہی مال موجود نہ ہو تو اب اس سے جبراً مال کا نقصان پورا نہیں کروایا جاسکتا۔ اقتدار کے دوران یا اس سے قبل کسی سے قرض لیا ہو یا کوئی اور معاملہ مثلاً خرید وفروخت کا ہو اور ان لوگوں کا حق اس پر باقی ہو تو اس حق کو طلب کیا جاسکتا ہے۔

اگر مسئولین ایسے فرد کو اسی قسم کے سابقہ جرائم کے حوالے سے طلب کریں تو اُسے حاضر ہونا ہوگا۔ اگر اُس نے کسی قوم کے گھر، دکان، موٹر یا کسی اور چیز پر حملہ کیا ہو یا مال ضبط کیا ہو تو ان صورتوں میں شرعاً اس پر ضمان لازم ہے (الهدایہ ۲ ص ۳۴۰، فتح القدیر ج ۵ ص ۳۴۰، عالمگیریہ ج ۲ ص ۳۸۴)۔

4 اکتوبر: صوبہ کابل ضلع سروبی میں مجاہدین نے فرانسیسی فوج کی گشتی پارٹی پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں 7 فرانسیسی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۴۔ایسا فرد جو مجاہدین کی طرف سے دعوت قبول کرنے کے بعد دھوکہ دے تو اس کے ساتھ کیے گئے عہد و پیمان ختم سمجھے جائیں گے اور دوسری مرتبہ تسلیم یا تائب ہونے کی صورت میں اگر مجاہدین اس کی بات سے مطمئن نہ ہوں تو اس سے ضمانت لی جائے گی۔

۵۔اگر طاغوتی حکومت کا کوئی شخص مسلمانوں کے قتل میں ملوث ہو اور مسلمان بھی اس سے نفرت کرتے ہوں اور وہ مقابلے سے دستبردار ہو جائے تو مجاہدین اس جیسے آدمی سے واپس نہ جانے اور کسی کو نقصان نہ پہنچانے کی ضمانت لے لیں۔البتہ پھر بھی ولسوالی کا مسئول اس بات کا مکلّف ہے کہ پورے اطمینان کے بعد اس کو چھوڑے۔البتہ اگر کوئی فرد مشکل مہم سر کرے یا صلیبی فوج یا افغان فوجی افسر کو قتل کرے یا مجاہدین کو اُن کے زندہ پکڑنے میں مدد دے تو حوصلہ افزائی کے لیے بالائی مسئولین کے سامنے اُس کا تعارف کرایا جائے۔

۶۔جو لوگ طاغوتی حکومتی اداروں سے نکل کر مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو جائیں تو مجاہدین مصلحت کے لیے انہیں اپنی صفوں میں جگہ نہ دیں جب تک پورا اطمینان اور شرح صدر نہ ہو۔ کامل اطمینان کے بعد ولایت کے مسئول کی اجازت سے اسے اپنی صف میں شامل کریں۔

۷۔دشمن کے لشکر سے کوئی مسلح شخص نکل کر ایسی جگہ پر آئے جہاں اپنے آپ کی حفاظت نہیں کر سکتا اور ظاہر یہ ہوتا ہو کہ وہ تسلیم ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اور حملہ کی نیت سے نہیں آیا تو اُسے قتل کرنا جائز نہیں۔

۸۔اگر دشمن کا کوئی آدمی مجاہدین سے کہے کہ وہ دشمن کی صفوں میں مجاہدین کے لیے کام کرنے کو تیار ہے لہٰذا مجاہدین اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچائیں تو ایسی صورت میں مجاہدین کو اس خاص فرد کو امن دینے کی اجازت ہے لیکن عمومی امن نہ دیں اور ایسے خاص فرد کی امان کے لیے ولسوال کے مسئول سے اجازت لیں اور ولسوال والی سے اجازت لینے کا پابند ہے۔ایسی امان کی صورت میں امن دینے والے مجاہد یا اس کے گروپ کے مجاہدین کے علاوہ اور مجاہدین اگر مذکورہ شخص کو قتل کر دیں تو اس صورت میں اور مجاہدین پر کوئی مسئولیت نہیں کیونکہ اس آدمی کو خصوصی امن دیا گیا ہے۔

حصہ دوم:

قیدیوں کے بارے میں:

۹۔اگر صلیبی یا افغان فوجی پکڑا جائے تو فوراً ولایت کے مسئول کے سپرد کیا جائے۔سپرد کرنے کے بعد والی کا اختیار ہے کہ ان مجاہدین کے ذریعے اُس کی حفاظت کرتا ہے یا دیگر مجاہدین کے سپرد کرتا ہے۔

۱۰۔طاغوتی حکومت کا کوئی آفیسر یا فوجی اور دوسرے ملازمین اگر پکڑے جائیں تو اُنہیں قیدیوں کے تبادلے کے ذریعے یا احساناً چھوڑنا یا مضبوط ضمانت کے ساتھ رہا کرنا والی کا اختیار ہے لیکن رقم کے عوض رہا کرنا منع ہے۔قتل اور تعزیر کا اختیار امام یا نائب امام یا ولایت کے قاضی کے پاس ہے اور کوئی اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔اگر کسی ولایت میں قاضی نہ ہو تو قتل اور تعزیر کا موضوع ولایت کے مسئول کے سپرد ہوگا۔

۱۲۔اگر حربی کافر پکڑا جائے تو اس کا قتل کرنا یا تبادلہ کرنا یا مصلحتاً رہا کرنا یا اگر حاجت ہو تو فدیہ کے عوض رہا کرنا امام یا نائب امام کا اختیار ہے، دوسرے کو تصرف کا حق نہیں۔اگر مذکورہ کافر مسلمان ہو جائے تو پھر امام یا نائب امام کو تبادلہ اس شرط پر جائز ہے کہ وہ خود راضی ہو اور دوبارہ کافر ہونے کا خطرہ نہ ہو۔

۱۳۔اگر مجاہدین قیدیوں کو پکڑ لیں اور ایسی حالت میں ہوں کہ اپنے مراکز کو نہیں پہنچے، خطرہ سامنے آ جائے اور محفوظ مقام تک بھی نہیں پہنچ سکتے ہوں تو اگر یہ صلیبی قیدی ہوں اور جنگ میں پکڑے گئے ہوں یا ان کے معاونین ہوں تو موجودہ مجاہدین ان کو قتل کر سکتے ہیں۔اگر ایسی صورت نہ ہو اور وہ مشکوک قیدی ہوں اور اُن کے خلاف واضح اور بیّن ثبوت نہ ہوں تو پھر ان کا قتل کرنا جائز نہیں اگرچہ مجاہدین کے ہاتھ سے نکل جائیں۔

۱۴۔وہ فوجی یا پولیس اہل کار جو مجاہدین کے سامنے تسلیم ہو جائیں اور توبہ کر لیں تو مجاہدین کے لیے ان کا قتل کرنا جائز نہیں۔البتہ اگر اسلحہ بھی اپنے ہمراہ لائیں اور کوئی نمایاں کارنامہ سرانجام دیں تو مجاہدین انہیں اور بھی نوازیں۔

۱۵۔جو بھی مجاہدین کے پاس قیدی ہو جائے تو مجاہدین اسے بھوک، پیاس، سردی اور گرمی سے عذاب نہ دیں، اگرچہ وہ قتل کا مستحق ہی کیوں نہ ہو۔بلکہ جس طرح شرعی فیصلہ اُس کے متعلّق ہوا ہو اس کے مطابق ہی اُسے سزا یا قتل یا تعزیر دیں۔

۱۶۔امام، نائب امام یا قاضی کے علاوہ کسی کو بھی اجازت نہیں ولایت کے قاضی کے علاوہ اگر ولسوال کے قاضی صاحبان کسی تعزیری قتل کا حکم کریں تو ولایت کے قاضی سے اجازت لیں۔ البتہ جس ولایت میں قاضی نہ ہو تو قتل اور تعزیر کا معاملہ والی کے سپرد ہوگا۔

حصہ سوم:

جاسوس کے بارے میں:

۱۷۔اگر کسی شخص پر جاسوسی کا الزام ثابت ہو جائے تو وہ ساعی بالفساد شمار ہوگا۔ولایت اور ولسوالی کا قاضی اگر قاضی نہ ہو تو ولایت کے مسئول کو تعزیر کا اختیار ہے۔گرفتار جاسوس کے قتل کے حکم امام، نائب امام اور ولایت کے قاضی، اگر قاضی نہ ہوں تو ولایت کے مسئول کا اختیار ہے۔کوئی اور اس کے قتل کا حکم نہیں کر سکتا۔

۱۸۔جب جاسوس ساعی بالفساد شمار ہوا تو مندرجہ ذیل شرائط سے اس کا ثبوت اور تصدیق لازم ہے:

اول: وہ خود بغیر اکراہ اور جبر کے جاسوسی کا اعتراف کرلے۔

دوم: دو آدمی اس کے جاسوس ہونے پر اس طرح گواہی دیں کہ جن کی گواہی سے قاضی کو اطمینان حاصل ہو۔

سوم: وہ قرائن و اسناد جن سے غالب گمان پیدا ہو جائے کہ یہ جاسوس ہی ہے۔جیسے اُس سے جاسوسی کے آلات وغیرہ جو خاص طور پر جاسوسی کے لیے ہی استعمال ہوتے ہیں برآمد ہوں یا اس جیسے اور شواہد۔

البتہ قرائن کو ہر کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔اول تو قاضی اور قاضی کی عدم موجودگی میں صاحب نظر، مدبر اور معتمدین مسئول شواہد کی حقیقت اور ضعف کو دیکھیں۔اگر شواہد ضعیف

06 اکتوبر: صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 8 سیکورٹی اور سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں جب کہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔

ہوں تو پھر تعزیر میں بھی تخفیف کی جائے اور اگر شواہد قوی ہوں تو تعزیر بھی سخت ہو۔حتیٰ کہ اگر شواہد پوری طرح اُس کے جاسوس ہونے پر دلالت کریں تو پھر امام یا نائب امام اور قاضی نے اس کا قتل کرنا مصلحت جانا تو پھر قتل کرسکتا ہے۔

چہارم: خبر عدل ہو یعنی اس آدمی کو کہتے ہیں کہ زیادہ انصاف والا ہو، متعصب نہ ہو، کبائر سے اپنے آپ کو بچاتا ہو اور چھوٹے گناہوں پر دوام واستمرار نہ کرتا ہو۔

۱۹۔زور، زبردستی یعنی اکراہ سے اور ڈرانے سے اقرار کرانا معتبر نہیں اور نہ اس جیسے اقرار سے جرم ثابت ہوتا ہے۔اقرار لینے والے دین دار اور مدبر اشخاص ہوں تا کہ اکراہ سے اقرار کا سدباب ہوجائے کیونکہ شریعت میں اکراہ و اجبار کے اقرار کا کوئی اعتبار نہیں۔مجاہدین کو چاہیے کہ قیدیوں کے ساتھ اقرار لیتے وقت ایسے وعدوں سے اجتناب کریں جنہیں پورا کرنے کا ارادہ نہ ہو۔

۲۰۔جس شخص پر جاسوسی کا الزام ہو اور اس کا جرم شرعی اصولوں کی روشنی میں ثابت نہ ہو اور مجاہدین کو اس بارے میں اندیشہ اور شک ہو تو وسوال تجربہ کار اور اصحاب الرائے کے مشورہ سے اُسے اُس جگہ سے نکال کر ایسی جگہ پر لے جائے جہاں پر ضرر پہنچانے کا خطرہ نہ ہو اور اس سے مستحکم ضمانت لیں۔مستحکم ضمانت سے مراد اس کے اقربا سے ضمانت لیں یا ایسی غیر منقول جائیداد ضمانت میں لیں کہ اگر وہ پھر جاسوسی یا تخریبی عمل میں ملوث پایا گیا اور علاقہ سے فرار ہوگیا اور حاضر نہ ہونے کی صورت میں یہ جائیداد اس طرح ضبط کی جائے گی کہ وہ پھر اس سے استفادہ نہیں کرسکے گا۔

۲۱۔کوئی مجرم اگر شرعاً قتل کا مستحق ہو اور اس کے قتل کا حکم ہوجائے، وہ جاسوس ہو یا کوئی اور مجرم ہو تو بندوق سے قتل کیا جائے اور اس کی عکاسی (فلم بندی) ممنوع ہے۔

۲۲۔اگر مجاہدین کسی ایسے مجرم کو قتل کریں کہ اس کے ورثا کو خبر نہ ہو تو ہر ممکن طریقہ سے اس کے ورثا کو اس کے قتل سے اور تاریخ سے آگاہ کریں۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: میرِ سپاہ ناسزا لشکریاں شکستہ صف

ان حالات میں امریکی سفارتخانے کو سپلائی کردہ وئیر ہاؤس اسلحے سے لدا ہوا لوٹا دیا گیا کیونکہ ان کا دباؤ بہت زیادہ تھا۔اسلام آباد میں جابجا کوٹھیوں میں قائم اسلحہ خانے کیا ہماری گردن دبانے کو کافی نہیں؟ ۱۸.۳ ایکڑ رقبے پر آٹھ منزلہ سفارتخانے کا قلعہ تعمیر ہونے کا منصوبہ اس پر مستزاد ہے۔سرحد پر امریکہ اپنی فوج لیے، بھاری اسلحہ گولہ بارود، ہیلی کاپٹروں سمیت آن براجمان ہے۔پاکستان پر زمینی حملے کی تیاری پوری ہے۔ہماری طرف سے 'ذرا اب کی مار کے دیکھ.....' والے بیانات پر اکتفا ہے۔عوام ٹرخاؤ پالیسی پر مبنی زبانی کلامی نوراکشتی والی دھمکیاں، جرات مندانہ ہیڈ لائن سرکا دی جاتی ہے۔اندر خانے 'تم کرتے جاؤ ہم منہ موڑ لیں گے' والی تجاہلِ عارفانہ ۲ مئی نما قائم رہتی ہے جو کسر رہ گئی ہے اسے پورا کرنے کو بلیری پرتول رہی ہے۔

ہم میں تو سکت نہیں، ہمیں امریکہ سے نجات امریکی ہی دلائیں گے۔اب امریکہ کو 'قبضہ جماؤ تحریک' والی خون کی الٹیاں جو لگ رہی ہیں شاید اسی میں سے ہماری نجات کا سامان بھی ہوجائے۔امریکی حکمرانوں کو ڈبکی دینے کو ان کے عوام اٹھ رہے ہیں یہاں صبر سے باریاں لگانے کی تلقین ہورہی ہے! امریکی کافی نہیں پاکستان کی سیوا کرنے کو، یہ ریلوے خور، پی آئی اے خور حکمران کافی نہیں کہ اب بھارت کو پسندیدہ ملک قرار دے کر تجارت کی پینگیں بڑھانے کا عندیہ دیا جارہا ہے تا کہ رہی سہی صنعت بھی تباہ ہوجائے اور ہندو بنیئے کی بالادستی ہی رہے۔پاکستان کو اس ہتھوڑا گروپ، قبضہ گروپ سے نجات دلانے کو اب ہمیں بھی تحریر اسکوائر بنانا ہوگا۔شنید ہے کہ اقتصادی حالت کو سنبھالا دینے کے لیے شراب برآمد کی جائے گی۔ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ارب پتی قیادت برآمد کردی جائے تو عوام خود ہی روکھی سوکھی کھا کر آج سے بہتر جی لیں گے۔بھلا جیسا پاکستان اس وقت چل رہا ہے ڈرائیور کے بغیر بھی یہ گاڑی اس سے بہتر ہی چلے گی کمتر نہیں۔اقتصادی حالت بہتر کرنے کو ممکن ہے شراب کے بعد خنزیر (حقیقی) برآمد کرنے کی بات بھی ہوجائے کیونکہ اسلام آباد میں رات کو ریوڑ کے ریوڑ نکلتے ہیں۔یہاں برآمدات کا پیسہ حکمرانوں ہی کی جیب میں جانا ہے لہٰذا حلال وحرام کا مسئلہ تو جب ہوا گر معاملہ عوام کا ہو! جانے دیں۔اب یہ پورا پلندہ ایک ہی مرتبہ یک بہ یک اٹھا کر پھینکا جائے گا۔دنیا بدل رہی ہے وہ دن تو آنا ہے۔ہم نہ ہوں گے کوئی ہم سا ہوگا۔وہ دن دیکھنے کو!

(یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہوچکی ہے)۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: فرضیتِ خلافت اور اس کے قیام کا نبوی طریقہ کار

لا یصلح آخر هذه الامة الا بما یصلح بی اولها

''اس امت کے آخری حصّے کی اصلاح نہیں ہوسکے گی مگر اسی طریقے پر جس پر کہ پہلے حصّے کی اصلاح ہوئی تھی''۔

لہٰذا اگر ہماری منزل اسلامی نظام خلافت ہے تو طریقہ محمدی ہی سے اس منزل پر پہنچا جاسکتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

''درحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''۔

لہٰذا آج ہمیں نظام خلافت کے احیا کے لیے جمہوریت، انتخابات اور دیگر نئے طریقوں کو چھوڑ کر منہج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا۔بقول علامہ اقبال:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسول ہاشمی ﷺ

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

06 اکتوبر: صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

آخری قسط

فمنهم من قضى نحبه

عبدالباری

ایک دفعہ ہم مورچہ کھودنے میں مصروف تھے۔ایک ساتھی کہنے لگے کہ لگتا ہے کہ آج میں شہید ہو جاؤں گا۔اسی دوران دشمن کی طرف سے بم باری بھی شروع ہوگئی۔گولے بہت قریب گر کر پھٹ رہے تھے۔اس لیے ساتھی فوراً منتشر ہو گئے۔پھر جیسے ہی بم باری کا زور تھما اور ہم سب ساتھی دوبارہ اکٹھے ہوئے۔تو ہم ان ساتھی سے کہنے لگے کہ ہاں بھائی وہ آپ تو شہید ہونے والے تھے۔عبداللہ (شبیر) بھائی حسرت سے کہنے لگے کہ یار لگتا ہے کہ امریکہ کو شکست سے دوچار کرنے کے بعد ہمیں چین کے خلاف جہاد میں بھی شریک ہونا پڑے گا۔اس وقت تک ہم اتنے بوڑھے ہو جائیں گے کہ دس نمبر کی عینک لگی ہو گی اور جب اپنے پوتوں کو چینی مشرکوں کے خلاف مارٹر نصب کرتا دیکھیں گے تو اپنے تجربے کی بنیاد پر ان سے کہیں گے (یہاں پر عبداللہ بھائی بوڑھے بزرگوں کی طرح کمر جھکا کر ہاتھ سے لاٹھی پکڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے بوڑھوں کی آواز میں کہنے لگے)'' کہ بیٹا اس طرح سے نشانہ اتنا خطا ہو جائے گا اس لیے ۲ چوڑیاں نیچے کر دو اور اتنے زاویے پر فائر کرو۔اور دوربین اور جدول کی ضرورت تو شاید ہمیں پیش ہی نہیں آئے گی۔اس کے ساتھ ہی سب ساتھی ان کی اس بات پر ہنسنے لگے۔

کچھ ہی دن پہلے بم باری ہوئی تھی جس میں ہمارے دو ساتھی (عبدالسلام بھائی اور عبدالرحمٰن بھائی) شہید ہو گئے تھے۔مرکز کی جگہ دشمن کی نظر میں آجانے کی وجہ سے نئی جگہ منتقلی کا مرحلہ درپیش تھا۔محاذ پر رہتے ہوئے عبداللہ بھائی مختلف ذرائع سے اپنے ایک دوست کو مسلسل جہاد کی دعوت دیتے رہے۔آخر محاذ سے مسلسل ایک ڈیڑھ سال تک دعوت دینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے عبداللہ کے اخلاص اور راستے کی سچائی کی بدولت ان کے اس دوست کے لیے محاذوں کی طرف نکلنا آسان فرما دیا۔

کئی دنوں سے امیر صاحب سے اصرار کر رہے تھے کہ میرے ایک دوست آرہے ہیں ان کے استقبال کو جانا ہے۔مگر امیر صاحب کچھ عسکری ضروریات کے لیے ان کو روکے ہوئے تھے۔آخر جیسے ہی مرکز کی نئی جگہ منتقلی کا کام مکمل ہوا اور تمام انتظامی امور سرانجام دے دیے گئے تو آپ امیر صاحب کے ساتھ دوسرے مرکز کی طرف جانے کے لیے روانہ ہوئے۔میں نے نئے مرکز سے دوسرے مرکز کی طرف جانے کا راستہ دیکھا ہوا تھا۔چنانچہ تین گھنٹے کے فاصلے تک میں ان کو چھوڑنے گیا۔خوشی سے سب سے آگے آگے چلے جا رہے تھے۔ یہ راستہ ایک طویل اور دشوار گزار چڑھائی کے بعد آگے دو پہاڑوں کی چوٹیوں کے درمیان بنے چھوٹے سے درے پر پہنچ کر نیچے کی طرف اترتا تھا۔دھیمی دھیمی چلتی ہوئی ٹھنڈی ہوا کے وقفے سے آتے جھونکے شام کے ڈھلتے ہوئے سایوں کی خبر دے رہے تھے۔رنگ برنگ خوبصورت خودرو پہاڑی پھول درے کے درمیانی راستے سے لے کر دُور پہاڑ کے چوٹی تک پھیلے ہوئے تھے۔آنکھوں کو بے اختیار اپنی طرف کھینچ لینے والے، ہلکی ہلکی ہوا میں لہلہاتے ہوئے ان پھولوں کے درمیان سے بل کھاتی پگڈنڈی پر مجاہدین اپنے کندھوں پر کلاشن کوفیں لٹکائے آہستہ آہستہ پہاڑ کی چوٹی سے نیچے اترنے والے رستے کی طرف بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔عجیب دلکش منظر تھا۔امیر صاحب نے مجھے کہا کہ بس یہاں سے آپ واپس چلے جائیں۔میں کچھ دیر کھڑا ان دونوں کو جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔اس خوبصورت منظر و ماحول نے بے اختیار میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیر دی اور میں اس میں کھو سا گیا کہ دل چاہتا تھا کہ یہ منظر کبھی آنکھوں کے سامنے سے اوجھل نہ ہو۔کافی دیر اسی منظر میں کھویا رہا ہوش تب آیا جب ساتھ والے ساتھی نے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا بھائی جلدی چلیں شام ہو رہی ہے اور آپ کا تو جانے کا کوئی ارادہ نظر نہیں آتا۔اسی دوران امیر صاحب اور عبداللہ بھائی بھی پہاڑ کی چوٹی سے نیچے اتر کر نظروں سے اوجھل ہو گئے۔میں دوسرے ساتھی کو لیے جلدی جلدی اپنے مرکز کی طرف چل پڑا۔شام ہو رہی تھی اور سردی بھی بڑھتی جا رہی تھی اور ہمیں رات کا اندھیرا پھیلنے سے پہلے اپنے مرکز میں پہنچنا تھا کیونکہ رات کے وقت پہاڑوں پر راستہ ڈھونڈنا بڑا مشکل کام ہوتا ہے۔میں نہیں جانتا تھا کہ عبداللہ بھائی سے یہ میری آخر ملاقات ہے۔

عبداللہ بھائی کے دوست جن سے وہ ملنے جا رہے تھے ان کا نام حسین تھا۔حسین بھائی پیشے کے اعتبار سے جیالوجسٹ تھے۔محاذ پر آنے سے پہلے کویت میں ایک تیل کی بڑی معروف کمپنی میں جاب کر رہے تھے۔ایک دفعہ ایک محفل میں ساتھیوں نے ان سے پوچھا کہ بھائی وہاں آپ کی کتنی تنخواہ تھی انہوں نے بتایا کہ دو لاکھ روپے ماہانہ۔مجاہد ساتھی کہنے لگے ۔۔!! بھائی دو لاکھ روپے ماہانہ تو پھر آپ کو یہاں کیا چیز لے آئی؟؟ انہوں نے برجستہ جواب دیا وہ جو مجاہدین کو ماہانہ سوڈالر ملتے ہیں نا وہ!!! مجاہدین کے خلاف، بے روزگار، زندگی سے تنگ، عملی زندگی میں ناکام اور ماہانہ سوڈالر لے کر لڑنے والے لوگ، جیسا جھوٹا اور بے سروپا پروپیگنڈا کرنے والے اینکر پرسنز پر حسین بھائی کے اس طنزیہ جملے کے ساتھ ہی اردگرد بیٹھے ساتھی بے ساختہ ہنسنے لگے اور دیر تک ساتھیوں کے لبوں پر ان کا یہ جملہ مسکراہٹ بکھیرتا رہا۔

عبداللہ بھائی ۲۸ اگست کو ایک بم باری میں شہید ہو گئے۔تقریباً ایک ہفتے بعد امیر صاحب واپس آئے تو بڑے افسردہ اور غمگین تھے۔کہنے لگے شفیق بھائی، عثمان بھائی اور حیدر بھائی شہید ہو گئے ہیں اور شیخ عاصم (مولانا سعید اللہ) زخمی ہیں، اور اس کے علاوہ عبداللہ بھائی بھی شہید ہو گئے ہیں۔مگر حسین بھائی کی عبداللہ بھائی سے ملاقات نہیں ہو سکی کہ جس دن وہ محاذ پر پہنچے، اسی دن عبداللہ بھائی بم باری میں شہید ہو گئے۔

میں ذرا وہاں چلا ہوں، کبھی یاد کرتے رہنا
میرے بعد میرے بھائیو! یہ جہاد کرتے رہنا

09 اکتوبر: صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات کی صورت میں حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

نئے مرکز میں منتقل ہونے والے سب ساتھی ایسے تھے کہ جن کو ٹھیک سے کھانا بھی نہیں پکانا آتا تھا بس جیسا بھی پکتا کھا کر اللہ کا شکر ادا کرتے۔ ایک شام دوسرے مرکز سے کچھ اور ساتھی آ گئے۔ ان میں سے ایک لمبے قد کے مالک، آنکھوں پر چشمے لگائے کیمیکل انجینئر عارف (حسن مصطفیٰ بھائی) بھی موجود تھے۔ اگلے دن جب میں مطبخ کی طرف گیا تو دیکھا کہ عارف بھائی روٹیاں پکا رہے ہیں۔ بار بار انگلی پر بندھی پٹی کو درست کرتے ہیں (جو کچھ دن پہلے ایک کارروائی میں زخمی ہوگئی تھی) اور پھر روٹیاں بیلنے لگتے ہیں۔ میرے کھڑے کھڑے عارف بھائی نے روٹیوں پر گھی بھی لگانا شروع کر دیا۔ میں نے کہا واہ جی واہ آج تو پراٹھے بن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ مجاہدین پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے بھی پراٹھوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ کہ اللہ اپنے بندوں کو جہاں چاہے جیسا چاہے رزق دیتا ہے۔ کچھ ہی دیر بعد دسترخوان پر خستہ خستہ پراٹھے چن دئے گئے۔ پراٹھے کھا کر تو لگتا تھا کہ کیمیکل انجینئرنگ نہیں پراٹھا انجینئرنگ کی ہے ہمارے عارف بھائی نے۔

دراز قد دبلے پتلے، گندمی رنگت، روشن آنکھیں یہ حسن (نعیم الحق بھائی) ہیں۔ کوئی دم ہے کہ کوئی چٹکلا ان کی زبان سے نہ نکلے۔ بس ان کا سب سے محبوب کام ساتھیوں کو چٹکلے سنانا ہے۔ ہر وقت چٹکلے سنا سنا کر ساتھیوں کو ہنساتے رہتے ہیں اور خود تو سب سے زیادہ ہنستے ہیں کہ اپنے چٹکلوں سے دوسروں سے زیادہ خود لطف اندوز ہوتے ہیں۔ کسی ساتھی کی کوئی بات پتہ تو چلے بس پھر اس کی ایسی چٹکلا کلاس ہوتی ہے کہ خدا کی پناہ۔ سمجھانے والے پر بھی کوئی چٹکلا جڑ دیتے ہیں بس کسی کے قابو میں نہیں آتے۔

بم باری کے بعد ساتھیوں کو چار چار حصوں میں تقسیم کر کے ادھر ادھر بھیج دیا گیا۔ حسن بھائی کو جس جگہ پر بھیجا گیا وہاں سے فوجی کیمپ آدھے گھنٹے کے فاصلے پر تھا۔ رات کو اٹھے حنظلہ بھائی اور ایک مقامی ساتھی کو لے کر رات کے اندھیرے میں فوجی کیمپ کی طرف روانہ ہوگئے۔ فوجی کیمپ کا دفاعی حصار بہت مضبوط تھا اور فوجی اپنے دفاعی حصار کے نشے میں مست پڑے ہوئے تھے کہ ان کے کیمپ کے پہلے دفاعی مورچے پر ایک راکٹ فائر ہوا اور سیدھا مورچے پر جا لگا اور مورچہ شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا۔ فوجیوں کی چیخنے کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھیں۔ راکٹ چلنے کے فوراً بعد حسن بھائی اور حنظلہ بھائی کی کلاشن کوفیں شعلے اگلنے لگیں۔ تیسرے ساتھی نے دوبارہ راکٹ فائر کرنے کی کوشش کی مگر فنی خرابی کے باعث فائر نہیں ہوا۔ اسی دوران کیمپ سے شدید فائر آنا شروع ہوگیا۔ اس لیے راکٹ والا ساتھی فوراً واپس پلٹ گیا۔ حسن بھائی اور حنظلہ بھائی نے جلدی سے ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے پیچھے اوٹ لے کر فائرنگ شروع کر دی۔ ابھی دو دو مخزن (میگزین) ہی فائر کیے تھے کہ کلاشن کی بیرل سے نکلتی گولیوں کے شعلوں سے فوج کو ان کی سمت اندازہ ہوگیا۔ اس دوران حسن بھائی نے خطرے کو بھانپتے ہوئے حنظلہ بھائی سے کہا بس فوراً یہاں سے نکلو۔ پہلے حنظلہ بھائی کو نکالا اس کے بعد ان کے پیچھے خود نکلے۔ ٹوٹی دیوار کی اوٹ لے کر فائرنگ کرنے اور اس جگہ کو چھوڑ دینے میں صرف چند منٹ صرف ہوئے اور بمشکل دیوار سے تین چار قدم دور گئے ہوں گے کہ عین اس جگہ پر سیسے کے انگارے برس پڑے اور دیوار مٹی کا ڈھیر بن گئی۔ بے شک حفاظت فرمانے والا اللہ ہی ہے۔

شاہین اپنے نشیمن کی طرف پرواز کر چکے تھے اور آدھے گھنٹے بعد اپنے مرکز میں بیٹھ کر گولیوں اور مارٹر گولوں کے دھماکوں کے دلفریب آواز سے لطف اندوز ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی کلاشن کوفیں کھول کر ان کی صفائی میں مصروف تھے۔ کئی گھنٹے تک مجاہدین کے لیے گولیوں اور بموں کے دھماکوں کی دھن کا انتظام رہا کہ مجاہدین کے تھکے ہوئے جسم اور مضطرب دل سکون حاصل کر سکیں۔

چند دن بعد پھر ایک تعارض (حملے) پر جانا تھا۔ امیر صاحب نے باقاعدہ حسن بھائی کو دوسرے مرکز سے بلوایا کہ شیروں کو پھر اپنی کچھاروں سے شکار کے لیے نکل کر اپنی بندوقوں کی دھاڑوں سے دشمن کے دلوں کو دہلانا تھا۔ حسن بھائی کو کارروائی پر نکلتے ہوئے پیکا دی گئی مگر حسن بھائی کو تو راکٹ چلانا ہی پسند تھا۔ امیر صاحب سے کہنے لگے کہ امیر صاحب یہ پیکا آپ خود ہی سنبھالیں اور راکٹ لانچر اور چار راکٹ میرے حوالے کریں کہ راکٹ چلانے کا تو اپنا ہی مزا ہے۔ کارروائی کے منصوبے کے مطابق حسن بھائی اور امیر صاحب نے حملے کا آغاز کرنا تھا۔ پہلے راکٹ چلے گا پھر پیکا کے برسٹ اور پھر دائیں جانب موجود ساتھی کلاشن سے فائر کریں گے اور اس دوران امیر صاحب اپنی پیکا سے فائر کرتے رہیں گے اور حسن بھائی بھی وقفے وقفے سے راکٹ چلائیں گے۔

امیر صاحب اور حسن بھائی رات کے اندھیرے میں چاند کی ہلکی ہلکی روشنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کیمپ کے مرکزی دروازے سے صرف تین سو میٹر کے فاصلے پر پہنچ گئے۔ جیسے ہی رات کے گیارہ بجے کارروائی کا آغاز تکبیر کے نعرے اور راکٹ کے زوردار دھماکے سے ہوا اور ساتھ ہی امیر صاحب کی پیکا بھی شعلے اگلنے لگی۔ راکٹ اور پیکا کی آواز سن کر دائیں جانب موجود ساتھیوں نے بھی فائرنگ کا آغاز کر دیا تھا۔ پھر تو جیسے حسن بھائی کو ڈالر کے پجاری امریکی غلاموں کو سبق سکھانے کا موقع میسر آ گیا۔ ایک ہی کارروائی میں ساری کسر نکال دینا چاہتے تھے۔ پہلا راکٹ، پھر دوسرا راکٹ اور پھر تیسرا راکٹ۔ اسی دوران کیمپ سے بھی بڑا شدید فائر آنا شروع ہوگیا اور گولیاں دائیں بائیں گرنے لگی۔ اب یہاں سے نکل جانا ہی مناسب تھا کہ دشمن کی جوابی فائرنگ میں شدت آ گئی تھی اور یہ دونوں لوگ تو بالکل کیمپ کے گیٹ کے ہی سامنے تھے۔

امیر صاحب نے کہا کہ بس اب واپس چلیں مگر اس دم واپسیں پر حسن بھائی نے اپنی کمر کے ساتھ بندھا آخری راکٹ بھی فائر کرنے کا پروگرام بنایا۔ مگر جیسے ہی آخری راکٹ فائر کیا اور پیچھے ہٹے تو پتھر سے پاؤں ٹکرایا اور حسن بھائی کمر کے بل گرے۔ اسی لمحے کیمپ سے سیدھا برسٹ آیا اور حسن بھائی کے سر سے پانچ گز کے فاصلے پر زمین میں جذب ہوگیا۔ حسن بھائی کے گرنے اور گولیوں کی بوچھاڑ کے درمیان سیکنڈ کے ہزارویں حصّے کا سا فاصلہ تھا۔ ادھر حسن بھائی زمین پر گرے اور ادھر ان کے پیٹ کی اونچائی پر سے گولیوں کی باڑ گزر گئی۔ امیر صاحب انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہوئے حسن بھائی کی طرف بڑھے کہ شاید گولیاں ان کے

10 اکتوبر: صوبہ میدان وردک کے ضلع چک میں امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک بارودی سرنگ کے دھماکے سے تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 امریکی فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

سینے میں اتر گئی ہیں۔مگر اسی دوران حسن بھائی ہنستے ہوئے اٹھ کر کھڑے ہوگئے اور کہنے لگے بھیا شہید نہیں ہوا پتھر سے پاؤں اس بری طرح اٹکا کہ بے قابو ہو کر گر گیا تھا۔باقی آج ان گولیوں پر تو میرا نام ہی نہیں لکھا ہوا تھا۔گرنے کی وجہ سے پنڈلی پر کچھ چوٹ آئی تھی۔اس کے بعد حسن بھائی نے ایک ہفتہ خوب آرام کیا۔دن بھر ہم کام کرتے تھے اور حسن بھائی آرام۔حسن بھائی، عارف بھائی، حسین بھائی اور دیگر چار ساتھی ۱۱دسمبر ۲۰۰۸ کو ایک تربیتی دورے کے لیے اکٹھے ہوئے تھے کہ وہاں بم باری ہوگئی، جس میں یہ سب شہید ہوگئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون!

سات ساتھیوں کے جسد کھلے میدان میں رکھے ہوئے ہیں۔اس صف شہدا میں شامل مجاہدین میں یہ پہلا جسد حسن (نعیم الحق) شہید کا ہے۔اس طرف سے چوتھا جسد حسین شہید کا اور یہ پانچواں جسد عارف (حسن مصطفیٰ) شہید کا ہے۔مقامی لوگ اور مجاہدین بڑی تعداد میں اکٹھے ہیں۔حاجی مزمل صاحب بھی اپنے چھوٹے بیٹے تیرہ سالہ نعمان کو ساتھ لیے شہدا کے پاس موجود ہیں۔

نعمان نے آگے بڑھ کر ایک شہید کے چادر سے باہر نکلے ہوئے پاؤں پر بوسا دینا چاہا تو شہید کا پاؤں پیچھے کی طرف کھنچ گیا۔وہ فوراً اپنے والد صاحب کو متوجہ کر کے کہنے لگا میں ان کا پاؤں چومنے لگا تو انہوں نے اپنا پاؤں پیچھے کھینچ لیا ہے۔اور اس شہید کی ٹانگ واقعی پیچھے کھنچی ہوئی تھی۔نعمان حیرت سے پوچھ رہا تھا کہ ابو ان کی ٹانگ خود بخود کیسے پیچھے ہوگئی ہے؟؟ حاجی صاحب متذبذب تھے کہ بیٹے کو کیسے مطمئن کریں۔کہنے لگے کہ بیٹا اللہ میاں لوگوں کو شہدا کی عظمت اور ان کے بلند مقام کا اندازہ کروانے کے لیے اس طرح کے معجزات دکھاتا ہے اور اللہ میاں نے کہا ہے کہ شہید زندہ ہوتے ہیں۔نعمان حیرت کے سمندر میں ڈوبا کسی اور ہی دنیا میں پہنچا ہوا تھا۔اتنے میں جنازے کے لیے تکبیر بلند ہوئی اور جنازے کے بعد شہدا کو دفنانے کے مراحلے کے دوران نعمان اپنے ابو کی قمیض پکڑ کر معصومیت سے کہنے لگا کہ ابو شہید تو زندہ ہوتے ہیں پھر ان کو کیوں دفنانے لگے ہیں۔مگر اب کہ حاجی صاحب اس بچے کو کیسے سمجھائیں کہ شہید کا زندہ ہونے کا مطلب کیا ہے۔اپنے والد صاحب کو خاموش پا کر نعمان معصومیت سے پشتو زبان میں کہنے لگا ''ابوزہ بہ شہید شو'' (ابو میں بھی شہید بنوں گا)۔

حاجی صاحب اس وقت ہمارے درمیان موجود ہیں مگر نعمان اس دنیا میں نہیں ہے۔ ابھی چند روز پہلے حاجی صاحب نے بتایا کہ نعمان کی والدہ کا فون آیا تھا کہ نعمان کافی دن بخار میں مبتلا رہنے کے بعد فوت ہوگیا ہے۔نعمان کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے حاجی صاحب کی آنکھیں بھیگی ہوئیں تھیں کہ نعمان کہتا تھا کہ ''ابوزہ بہ شہید شو'' (ابو میں شہید بنوں گا)۔

بہت سے منظر بدل چکے ہیں۔مجاہدین کو اپنے اسلحے اور ٹیکنالوجی کے بل پر دیوار سے لگانے کا خواب دیکھنے والوں کی کمر خود زمین پر لگ چکی ہے، اور وہ زمین پر چار شانے چت پڑے مذاکرات مذاکرات کی دہائی دے رہے ہیں۔امریکہ اور اس کے اتحادی فوجیوں کی وردیاں، جوتے، ٹوپیاں اور ہموی گاڑیوں، ٹینکوں، ہیلی کاپٹروں کا سکریپ بازاروں میں کوڑیوں کے بھاؤ بک رہا ہے۔

یہاں اب برطانیہ اور روس کی قبروں کے ساتھ تین تازہ قبریں اور کھدی ہوئی ہیں۔ جن میں دفنائے جانے والے مردے کوئی عام مردے نہیں ہیں بلکہ ایک قبر دنیا کے واحد تھانے دار یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کی، دوسری صلیبی اتحادیوں المعروف نیٹو کی، اور تیسری قبر سرمایہ داری نظام کی ہے۔اور ان مُردوں کی تدفین آخری مراحل میں ہے۔روس سے امت مسلمہ کے جہاد کے دوران روس کی شکست کا سبب امریکی اسٹنگر میزائلوں کو قرار دینے والے غیر دانش مند ''دانش وروں'' کی نگاہیں پھر سے کسی بیرونی امداد کے مفروضے کی تلاش میں سرگرداں ہیں، کہ کسی طرح ایک بار پھر قوتِ ایمان ویقین، صبر واستقامت اور شہادت وقربانی کے آفتاب کو ٹیکنالوجی کی کالی گھٹاؤں میں چھپایا جا سکے۔مگر اب کی بار اس آفتاب کے سامنے مغرب زدہ تبصرہ نگاروں اور عسکری ماہرین کے چراغ گل ہیں۔ان کی نگاہیں افغانستان کی سنگلاخ چٹانوں سے ٹکرا کر نامراد لوٹ رہی ہیں۔سچّائی قندھار اور تورہ بورہ کے راکھ بنے چٹیل پہاڑوں سے دنیا پرستوں اور اسباب کے بندوں پر ہنس رہی ہے۔جھوٹوں کے تراشے ہوئے امریکی طاقت و ہیبت کے بت حقیقت کے کنویں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آج خطہ خراسان کی فضائیں شہدا کے خون کی خوشبو سے مہک رہی ہیں۔اس سارے منظر نامے کی بنیادوں میں اپنے گوشت، خون اور ہڈیوں کو بنیاد کے پتھر بنانے والے شہدا اس خاک کی تہہ میں آرام فرما رہے ہیں۔مگر اسلام کا علم سربلند اور صلیبیوں اور تہذیبوں کے تصادم کے علم برداروں کی تہذیب شکست خوردہ ہے۔والحمدللہ رب العالمین!

☆☆☆☆☆

بیت المقدس......کسی ایوبی کے انتظار میں

یہودیوں کی صیہونیت اور عیسائیوں کی صلیبیت یا امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کی موساد کے درمیان ایک عملی یا خاموش معاہدہ ہے کہ اپنے تاریخی اختلافات سے قطع نظر کرتے ہوئے اور ملکی مفادات کو ایک حد تک نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں اس وقت صرف اور صرف عالم اسلام کو نشانہ بنانا ہے۔قرآن کو مشق ستم بنانا ہے۔مسلمانوں کو خائف اور مرعوب کرنا ہے۔افغانوں کی غیرت ملی کو کچلنا ہے، عراقیوں کی حمیت قومی کو خاک میں ملانا ہے۔فلسطینیوں کو یہود سے لڑا کر فلسطین کو یہودیوں کے حوالے کرنا ہے۔عربوں کی توہین وتذلیل کرنی ہے اور جس طرح بھی ہوسکے سارے عالم اسلام کو سرنگوں کر کے شوکت اسلام کا جنازہ نکال دینا ہے۔

کبھی آپ نے یہ سوچا کہ آخر غزہ کی پٹی سے یہودیوں کا انخلا کیوں ہو رہا ہے؟ اس کا جواب اس کے علاوہ کچھ اور نہیں ہوسکتا ہے کہ اسرائیل وامریکہ نے کوئی چال چلی ہوگی کہ اس انخلا کے بعد فلسطینیوں کو آرام سے ان کے علاقوں سے نکالا جا سکتا ہے۔اپنے ساتھیوں کو نکال دینے کے بعد وہاں سے ان کا صفایا ہوجائے گا جس سے اگر ہم ان سے لڑیں تو اپنے ساتھیوں کی بستیاں اور یہودیوں پر کوئی آنچ نہ آئے۔اس انخلا کے پیچھے کیا چھپا ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ امن یا دہشت گردی۔

☆☆☆☆☆

10 اکتوبر: صوبہ غزنی کے ضلع انڈڑ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 6 فوجی اور سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 2 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

بیت المقدس......کسی ایوبی کے انتظار میں

محمد رضا عبدالرشید

آج جس فلسطین کے لیے خیر وشر اور حق و باطل کی قوتیں باہم ستیزہ کار ہیں، یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس مقدس شہر کی تاریخ ایسی ہنگامہ آرائی اور معرکہ خیزیوں سے بھری پڑی ہے جس میں تین آسمانی مذاہب کے مقدس مقامات وآثار پائے جاتے ہیں۔ اسی متبرک سرزمین کی بابت اس کے صحیح حقداروں اور اس کے جھوٹے دعویداروں کے درمیان ایک مستقل آویزش اور کشمکش چل رہی ہے۔ طاغوتی قوتیں شب وروز اسے نقصان پہنچانے پر تلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اسرائیل کو اپنا آلۂ کار بنا کر اسلام کی مقدس ترین مسجد' مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کیا۔ جس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ بتدریج اس مقدس سرزمین سے اسلام اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دیا جائے۔

اس مقدس سرزمین کا تعارف بیان کرتے ہوئے فاتح اعظم سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اپنے سپاہیوں سے کہتے ہیں: اے میرے رفیقو! ۱۶ ہجری کا ربیع الاول یاد کرو جب عمروؓ بن العاص اور ان کے ساتھیوں نے بیت المقدس کو کفار سے آزاد کرایا تھا۔ حضرت عمرؓ اس وقت خلیفہ تھے، وہ بیت المقدس گئے۔ حضرت بلالؓ ان کے ساتھ تھے۔ حضرت بلالؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایسے خاموش ہوئے تھے کہ لوگ ان کی پرسوز آواز کو ترس گئے، انہوں نے اذان دینی چھوڑ دی تھی۔ لیکن مسجد اقصیٰ میں آکر حضرت عمرؓ نے انہیں کہا کہ بلال! مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کے در ودیوار نے بڑی لمبی مدت سے اذان نہیں سنی۔ آزادی کی پہلی اذان تم نہ دو گے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پہلی بار حضرت بلالؓ نے اذان دی، اور جب انہوں نے کہا کہ **اشھد ان محمد رسول الله**، تو مسجد اقصیٰ میں سب کی دھاڑیں نکل گئی تھیں۔

ہمارے دور میں ایک بار پھر مسجد اقصیٰ اذان کو ترس رہی ہے۔ ۹۰ برسوں سے اس عظیم مسجد کے در ودیوار کسی موذن کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ یاد رکھو۔ مسجد اقصیٰ کی اذانیں ساری دنیا میں سنائی دیتی ہیں۔ صلیبی ان اذانوں کا گلا گھونٹ رہے ہیں، اس عظیم مقصد کو سامنے رکھو۔ ہم کوئی عام سی جنگ لڑنے نہیں جا رہے ہیں، ہم اپنے خون سے تاریخ کا وہ باب پھر لکھنے جا رہے ہیں جو عمرو بن العاصؓ اور ان کے ساتھیوں نے لکھا تھا اور ان کے بعد آنے والوں نے اس درخشاں باب پر سیاہی پھیر دی تھی۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا کے حضور ماتھوں پر روشنی لے کر جاؤ، اور اگر چاہتے ہو کہ آنے والی نسلیں تمہاری قبروں پر آکر پھول چڑھایا کریں تو تمہیں بیت المقدس میں یہ منبر رکھنا ہوگا جو نورالدین زنگیؒ مغفور نے وہاں رکھنے کے لیے بنوایا تھا۔

بیت المقدس آج بھی ایک بہترین یادگار کے طور پر موجود ہے۔ قرون اولیٰ میں بھی وہ ایک قدیم شہر تھا۔ یہاں حضرت داؤد علیہ السلام کی محراب اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت تھا، اور اس میں وہ عظیم مسجد بھی تھی جس کا ذکر قرآن مقدس کے اندر موجود ہے اور جس میں امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس رات کو تشریف لے گئے جس رات کو معراج ہوئی تھی۔ اسی مسجد کا نام مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام پیغمبروں کی امامت فرمائی۔ اللہ رب العزت قرآن کریم میں اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتا ہے کہ: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک آج اسی بیت المقدس پر یہودی قابض ہیں، مسجد اقصیٰ کے دروازے مسلمانوں کے لیے بند ہیں۔ محراب ومنبر کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ مسجد عمر فاروقؓ کے بلند وبالا میناران کی آواز کو ترس رہے ہیں۔ مقامات مقدسہ کا احترام ختم ہو چکا ہے۔ بیت المقدس کے صحن میں ظالم یہودی خون خرابہ کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے قبلہ اول میں داخل ہونے والے مسلمانوں کو گولیوں سے چھلنی کیا جا رہا ہے۔ اور آج فلسطین، بیت المقدس کے در ودیوار ایک نئے صلاح الدین ایوبی کا انتظار کر رہے ہیں۔

بیت المقدس کو یہودیوں کے ناپاک تسلط سے رہا کرنے کے لیے حضرت خالد بن ولیدؓ نے سب سے پہلی جنگ کی تھی، یہ جنگ آج بھی جاری ہے اور اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دنیا سے ظلم وستم اور بے انصافی کا خاتمہ نہ ہو جائے گا۔ الحاد اور بے دینی ختم نہ ہو جائے گی۔ اور طاغوتی طاقتیں اپنی شکست تسلیم نہ کر لیں گی۔ آخر فلسطینیوں کا صبر وتحمل، ایثار وقربانی رنگ لایا اور فلسطین کی سرزمین سے ناپاک یہودی بستیوں کا اجاڑ اور یہودیوں کا انخلا شروع ہو گیا ہے۔ فلسطینیوں کی جس زمین پر یہودی اپنا پیدائشی دعویٰ سمجھتے تھے اب اس زمین سے خود اسرائیل کی فوجیں ہی انہیں نکال رہی ہیں۔ اسرائیل نے ۱۹۶۱ء میں غزہ کی پٹی پر قبضہ کیا تھا۔ اب وہاں جو حالات ہیں اس کا کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ۱۴۰ کلومیٹر کے اس چھوٹے سے علاقے میں نو ہزار یہودی ۲۱ بستیوں میں آباد تھے۔ یہ یہودی بستیاں ۱۳ فلسطینیوں کے گنجان آباد علاقوں میں گھری ہوئی ہیں۔ وہ فلسطین جس کا ذکر قرآن مقدس میں موجود ہے۔ وہاں سے یہودیوں کے انخلا سے پہلے امریکی و برطانوی صدر نے کہا تھا کہ فلسطین یہودیوں ہی کا علاقہ ہے، وہاں سے انہیں نکالا نہیں جانا چاہیے، یہ بیان بالکل ایسے ہی ہیں کہ جب ۲۷ اگست ۱۸۹۷ء کو سوئزر لینڈ کے شہر سبیل میں یہودیوں کا پہلا اجلاس ہوا۔ جس میں مختلف ممالک کے یہودیوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں طے کیا گیا کہ فلسطین کو یہود کا قومی وطن بنایا جائے، یہ تحریک ناکام ہوگئی۔ ۱۹۰۲ء میں ڈاکٹر تھیوڈر ہرزل مر گیا، اپنی وفات سے قبل وہ یہود نو آبادتی بینک اور یہودی بیت المال قائم کر گیا۔ ان اداروں نے بعد میں یہود کے لیے فلسطین میں زمین کی خریداری اور نو آبادیوں کی تعمیر میں اہم رول ادا کیا اور سالانہ خرچ دیا کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

12 اکتوبر: صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں مجاہدین نے فرانسیسی آرمی بیس پر حملہ کیا۔ بیس پر موجود ایک جنگی ہیلی کاپٹر بھی راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگیا۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کوعبرت ناک شکست سے دوچار کررہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اوراُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 ستمبر

☆صوبہ ننگرہار ضلع بٹی کوٹ میں جلال آباد طورخم قومی شاہراہ پر پولیس رینجر گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ دھماکے کے بعد امریکی فوجی جائے واردات پر پہنچے تو دوسرا دھماکہ ہوا جس میں 4 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

17 ستمبر

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں مجاہدین نے قندھار ہرات قومی شاہراہ پر نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 25 سپلائی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔ حملے میں مالی نقصان کے علاوہ 10 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

☆امریکی فوج نے صوبہ نورستان ضلع برگمٹال کے گاؤں پر چھاپہ مارا، جہاں انھیں مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔لڑائی میں 9 امریکی فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔

18 ستمبر

☆صوبہ خوست کے صدر مقام خوست شہر میں مجاہدین نے امریکی فوجی مرکز صحرا باغ ائیر پورٹ پر میزائل حملہ کیا۔ ائیر پورٹ پر داغے جانے والے تین میزائلوں میں سے ایک بڑے طیارے پر گرا، جس کے نتیجے میں طیارہ مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ قندھار ضلع ژڑئی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے آپریشن کے لیے آنے والے امریکی فوجیوں کا حملہ پسپا کرنے کے علاوہ ان کا ایک ہیلی کاپٹر بھی تباہ کردیا۔امریکی فوج نے ضلع ژڑئی کے مرکز میں مجاہدین کے خلاف کاروائی کے لیے ہیلی کاپٹرز کے ذریعے حملہ کیا۔جنہیں مجاہدین نے 82 ایم ایم توپوں کا نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک ہیلی کاپٹر لینڈنگ کے دوران توپ کے گولے کی زد میں آکر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار متعدد فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆صوبہ لوگر کے اضلاع برکی برک اور چرخ میں بم دھماکوں اور مجاہدین کے حملوں کے مختلف واقعات میں 2 امریکی ٹینک تباہ جب کہ 10 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

20 ستمبر

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہلمند ضلع ناوہ میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ یہ حملہ شورشورک کے مقام پر گھات کی صورت میں کیا گیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ حملے کے نتیجے میں 60 سپلائی اور سیکورٹی فورسز کی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئیں۔

21 ستمبر

☆صوبہ پروان ضلع شینوار میں ایردرہ کے علاقے میں نیٹو اور افغان افواج مجاہدین کے خلاف کاروائی کی غرض سے داخل ہوئیں۔جن پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جو کہ شدید لڑائی میں بدل گیا۔کئی گھنٹوں تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 12 نیٹو اور متعدد افغان اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔اس کے علاوہ ایک ٹینک اور 3 فوجی رینجر گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆مجاہدین نے صوبہ غزنی ضلع واغظ کے پولیس چیف کو بارودی سرنگ دھماکہ سے مار ڈالا۔ تفصیلات کے مطابق ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک خالی مکان میں مجاہدین نے کافی مقدار میں دھماکہ خیز مواد رکھا تھا اور اسلحہ سمیت وہاں موجود تھے، اطلاع ملنے پر پولیس چیف جمعہ خان نے مکان پر چھاپہ مارا تو مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت کم مزاحمت کرکے عقب نشینی اختیار کی۔ جب کمانڈر جمعہ خان پولیس اہل کاروں سمیت مکان میں داخل ہوا تو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے دھماکہ کردیا جس کے نتیجے میں پولیس چیف دیگر 10 اہل کاروں سمیت جہنّم واصل ہوگیا جب کہ 6 اہل کار زخمی بھی ہوئے۔

22 ستمبر

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔طیارہ پل عالم شہر کے قریب پاتخاب کے مقام پر پرواز کررہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

23 ستمبر

☆صوبہ سرپل کے صدر مقام سرپل شہر میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا۔ یہ ہیلی کاپٹر سرپل شہر کے قریب شیرم کے علاقے میں نچلی پرواز کررہا تھا کہ مجاہدین نے اس کو اینٹی ائیر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر تباہ کردیا، اس میں سوار تمام افراد ہلاک ہوگئے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ نورستان ضلع وانت کے مرکز کو اللہ تعالیٰ کی نصرت سے فتح کرکے اس پر کلمہ طیبہ سے مزین سفید پرچم لہرادیا۔تفصیلات کے مطابق مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر کئی اطراف سے حملہ کیا جو لڑائی میں بدل کر کئی گھنٹے تک جاری رہا،

مجاہدین ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹراوراردگردکی چوکیوں پرقبضہ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔اس لڑائی میں دشمن کو بھاری جانی اور مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

24 ستمبر

☆صوبہ لوگر ضلع خوشی میں امارتِ اسلامیہ کے سرفروش مجاہد نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پرفدائی حملہ کیا۔رپورٹ کے مطابق استشہادی مجاہدشہیدمحمد نے اپنی بارودبھری گاڑی ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر کی عمارت سے اس وقت ٹکرادی جب وہاں امریکی وافغان فوجی اورسول حکام کا اعلیٰ سطحی اجلاس جاری تھا،فدائی مجاہدکی گاڑی میں 4 ٹن دھماکہ خیزموادموجودتھا جس سے عمارت کا ایک حصّہ مکمل طور پرمنہدم ہوگیا۔اس حملے کے نتیجے میں 8 امریکی اہل کاروں سمیت 30 فوجی وسول اہل کار ہلاک جب کہ متعددزخمی ہوئے جن میں افسران بھی شامل ہیں۔جب کہ عمارت کوشدیدنقصان پہنچنے کے علاوہ وہاں کھڑی متعددگاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

25 ستمبر

☆امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہدشہیدحمیداللہ نے صوبہ پکتیکا ضلع یحییٰ خیل میں افغان فوج کی چوکی پراستشہادی حملہ کیا۔فدائی مجاہد نے بارودی جیکٹ کے ذریعے ایسے وقت میں حملہ کیا جب فوجی دوپہر کے کھانے کے انتظار میں لائن میں بیٹھے ہوئے تھے۔اس حملے کے نتیجے میں 14 فوجی ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے،جب کہ چوکی بھی مکمل طور پرتباہ ہوگئی۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع سیدآباد میں امریکی فوجی ٹینکوں پرگشت کررہے تھے کہ اس دوران مجاہدین نے ایک بڑے ٹینک پرمیزائل داغا جوکہ نشانے پرلگا۔اس میزائل حملے کے نتیجے میں ٹینک جل کرخاکستر ہوگیا جب کہ اس میں سوار 8 امریکی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

26 ستمبر

☆صوبہ پروان میں 9 دن سے جاری پروان آپریشن اپنے اختتام کو پہنچا۔یہ آپریشن نیٹو اور افغان فورسز نے ضلع شنواری میں شروع کیا جہاں انھیں مجاہدین کی طرف سے شدیدمزاحمت کا سامنا کرنا پڑا،نودن تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 40 نیٹو وافغان اہل کار ہلاک ہوئے اورفورسز نے پسپائی اختیارکرلی جب کہ 12 مجاہدین شہید ہوئے۔

☆صوبہ پکتیا میں مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان شدیدلڑائی ہوئی۔بڑی تعداد میں امریکی فوجیوں کوکاروائی کی غرض سے ہیلی کاپٹر کے زریعے اتاراگیا جنہیں مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا،اس لڑائی کے نتیجے میں کئی امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

27 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے صدرمقام لشکرگاہ شہر میں پولیس ہیڈکوارٹر کے قریب فدائی مجاہد نے افغان فوجی اہل کاروں پراستشہادی حملہ کیا۔تفصیلات کے مطابق فدائی مجاہدشہیدعبداللہ تقبلہ اللہ نے اپنی بارودبھری گاڑی سے اس وقت حملہ کیا جب شہربھر کے فوجی،سیکورٹی اہل کاراور پولیس اہل کار لاجسٹک مارکیٹ میں اشیائے خوردونوش کے حصول کے لیے لائن میں کھڑے تھے جس کے نتیجے میں 35 اہل کار ہلاک اور 25 زخمی ہوگئے۔اس کے علاوہ 11 فوجی رینجر گاڑیاں اوردرجنوں موٹرسائیکلیں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ غزنی میں نیٹو سپلائی کے ایک بڑے کانوائے پرحملہ کیا۔گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 12 سیکورٹی اہل کار ہلاک اورکئی زخمی ہوگئے۔اس کے علاوہ 10 سپلائی اور 2 سیکورٹی گاڑیاں بھی بھاری ہتھیاروں کی زدمیں آکرتباہ ہوگئیں۔

28 ستمبر

☆وفاقی دارالحکومت کابل شہر میں مجاہدین نے حکمت عملی کے تحت 15 نیٹو آئل ٹینکرزکونذر آتش کردیا۔مجاہدین نے کوٹہ سنگی کے علاقے میں نیٹو سپلائی کانوائے کی پارکنگ میں دھماکہ خیزموادنصب کررکھا تھا جسے ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے اڑادیا گیا۔شدیددھماکے سے فیول بھرے ٹینکروں میں آگ لگ گئی جس کے نتیجے میں 15 ٹینکر جل کرخاکستر ہوگئے۔

☆صوبہ فراہ ضلع گلستان میں نیٹو سپلائی کانوائے پرگھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں 7 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 4 سیکورٹی اہل کاربھی مارے گئے۔

29 ستمبر

☆صوبہ پکتیا ضلع وزی زدران میں مجاہدین نے امریکی ہیلی کاپٹر مارگرایا۔ہیلی کاپٹر میں سوار 10 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

30 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے صدرمقام لشکرگاہ شہر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پرحملہ کیا۔ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں دوسپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ چار گاڑیوں کوجن پربلڈوزرلدے ہوئے تھے مجاہدین نے صحیح حالت میں غنیمت کرلیا۔لڑائی میں 13 سیکورٹی اہل کار ہلاک اورمتعددزخمی ہوئے۔

☆افغان نیشنل آرمی کے 15 اہل کاروں نے صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیارڈال دیئے۔اطلاعات کے مطابق مجاہدین کی دعوت کے نتیجے میں دہ کاریز کے علاقے میں واقع چیک پوسٹ میں تعینات 15 فوجیوں نے کمانڈرسمیت ہتھیارڈال دیئے۔ذرائع کا کہنا ہے کہ سرنڈرکمانڈر بالا حصار نے ایک عددہیوی مشین گن، ایک راکٹ لانچر،دس کلاشنکوفیں اوردیگرفوجی سازوسامان مجاہدین کے حوالے کردیا،مجاہدین نے سرنڈرہونے والے تمام فوجیوں کوحفاظت کے پیشِ نظرمحفوظ مقام کی جانب منتقل کردیا۔

یکم اکتوبر

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ فراہ ضلع بکوا میں نیٹو سپلائی کانوائے پرحملہ کیا۔ یہ کانوائے ہرات سے قندھار جارہا تھا کہ مجاہدین نے بڑکی کے مقام پرگھات لگاکرحملہ کیا جس کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی اور 5 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اس کے علاوہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔ایک گھنٹہ تک جاری رہنے والی لڑائی میں مجاہدین نے دوفوجی گاڑیاں،ایک راکٹ لانچر،دوہیوی مشین گنیں اور چھ کلاشنکوفیں بھی غنیمت کرلیں۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع سیدآباد میں مجاہدین نے امریکی وافغان فوج کے مشترکہ قافلے پر

حملہ کیا جس سے گھمسان کی لڑائی چھڑ گئی۔ اس لڑائی میں 13 امریکی و افغان فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

02 اکتوبر

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ خاک چوپان کے مقام پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے اس حملے کے نتیجے میں 8 سپلائی گاڑیاں جن پر لاجسٹک مواد لدا ہوا تھا جل کر خاکستر ہوگئیں اس کے علاوہ 3 سیکورٹی اہل کار اور 9 ڈرائیور بھی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان ضلع کرغئی میں مجاہدین نے گھات لگا کر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 فیول بھرے ٹینکر راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگئے۔

03 اکتوبر

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ زابل ضلع دائچوپان میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔ اطلاعات کے مطابق طیارہ ضلعی مرکز کے قریب نچلی پرواز کر رہا تھا کہ مجاہدین نے اسے ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔

04 اکتوبر

☆صوبہ کنڑ ضلع خاص کنڑ میں مجاہدین نے امریکی فوجی کاروان پر حملہ کیا، تفصیلات کے مطابق 18 ٹینکوں پر مشتمل کاروان سرکی کے علاقے سے گزر رہا تھا کہ اسے مجاہدین کی کمین گاہ کا سامنا ہوا اور شدید لڑائی چھڑ گئی جس کے نتیجے میں 3 ٹینک تباہ ہوگئے، اس کے علاوہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ کابل ضلع سروبی میں مجاہدین نے فرانسیسی فوج کی گشتی پارٹی پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں 7 فرانسیسی فوجی ہلاک ہوگئے۔

06 اکتوبر

☆صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ یہ حملہ گھات لگا کر کیا گیا جس کے نتیجے میں 8 سیکورٹی اور سپلائی گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں جب کہ 10 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 7 زخمی ہوگئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے 3 ہیوی مشین گنیں، 3 کلاشنکوفیں، ایک راکٹ لانچر اور دیگر فوجی ساز و سامان بھی غنیمت کر لیا۔

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

09 اکتوبر

☆صوبہ لوگر ضلع برکی برک میں امریکی فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات کی صورت میں حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 7 امریکی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ حملے کے بعد فوج نے علاقے پر شدید بمباری کی جس کے نتیجے میں 4 مقامی افراد شہید ہوگئے۔

10 اکتوبر

☆صوبہ میدان وردک کے ضلع چک میں امریکی فوج کا بکتر بند ٹینک بارودی سرنگ کے دھماکے سے تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 5 امریکی فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ غزنی کے ضلع اندڑ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 6 فوجی اور سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 2 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

12 اکتوبر

☆صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے فرانسیسی آرمی بیس پر حملہ کیا۔ ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے کیے گئے حملے کے نتیجے میں بیس کو شدید نقصان پہنچا جب کہ وہاں موجود ایک جنگی ہیلی کاپٹر بھی راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ میدان وردگ ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 10 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ ایک گاڑی کو مجاہدین نے غنیمت کر لیا۔ لڑائی میں 12 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

13 اکتوبر

☆صوبہ ہرات ضلع کشک کہنہ میں امریکی فوجی ٹینک تنگی کے علاقے میں گشت کر رہے تھے کہ ایک ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اور اس میں سوار 8 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ دھماکے کے بعد وہاں افغان فوجی جمع ہوگئے جن پر مجاہدین نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں 4 فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

14 اکتوبر

☆صوبہ قندھار کے ضلع بولدک میں امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے فرنٹیئر کور کے اہل کاروں پر استشہادی حملہ کیا۔ فدائی مجاہد شہید حافظ صدیق اللہ نے بارود بھری کار کے ذریعے دھماکہ کیا جس کے نتیجے میں دو کمانڈروں اختر محمد اور فولاد سمیت 15 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہوگئے۔ اس کے علاوہ دھماکے سے 3 فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ روزگان ضلع چارچینہ میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئرکرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا اور اس میں سوار فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوگئے۔

15 اکتوبر

☆امارتِ اسلامیہ کے فدائین نے صوبہ پنجشیر ضلع روخہ میں امریکی فوجی مرکز پر فدائی آپریشن کیا۔ فدائی مجاہد شہید محمد سہیل کی قیادت میں پانچ فدائین پر مشتمل گروپ نے آپریشن میں حصّہ لیا۔ سب سے پہلے ایک فدائی نے اپنی 600 کلوگرام بارود بھری سرف گاڑی کو مین گیٹ سے ٹکرا کر تمام رکاوٹیں ختم کر دیں اور دیگر فدائین نے مرکز میں داخل ہوکر امریکی فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ تین گھنٹے تک جاری رہنے والے اس کامیاب آپریشن میں 43 امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

☆☆☆☆☆☆

نیٹو رسد سپلائی پر پاکستان بھر میں مجاہدین کے حملے

۱۹اگست :ضلع مستونگ کے علاقے دشت میں نیٹو کو تیل فراہم کرنے والے ۷ ٹینکرز کو آگ لگا دی گئی۔

۱۹اگست :طورخم میں نیٹو ٹرمینل میں دھماکے سے ایک کنٹینر تباہ ہوگیا۔

۲۳اگست :دشت میں نیٹو فورسز کو تیل سپلائی کرنے والے ٹینکرز کے کانوائے پر مجاہدین نے حملہ کرکے ۱۹ آئل ٹینکروں کو جلا کر خاکستر کردیا۔

۱۸ستمبر :مستونگ میں نوشکی روڈ پر نیٹو سپلائی کے آئل ٹینکر پر مجاہدین نے فائرنگ کردی، جس سے آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۱۹ستمبر :ضلع مستونگ میں نیٹو سپلائی کے آئل ٹینکر پر مجاہدین کی فائرنگ سے ٹینکر تباہ ہوگیا۔

۱۹ستمبر :لنڈی کوتل بائی پاس روڈ کے قریب نیٹو کنٹینر پر مجاہدین نے فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں کنٹینر تباہ ہوگیا، جب کہ ڈرائیور ہلاک اور کنڈیکٹر زخمی ہوگیا۔

۲۲ستمبر :خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل کے علاقے شیخوال میں نیٹو کنٹینر پر مجاہدین نے فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل احسان اللہ اور ٹرالر ڈرائیور اصیل خان ہلاک جب کہ کنٹینر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۲۴ستمبر :مچھ کے قریب نیٹو آئل ٹینکر کو مجاہدین نے نذرِ آتش کردیا۔

۲۵ستمبر :طورخم میں نیٹو آئل ٹرمینل میں زوردار دھماکے کے بعد آگ بھڑک اٹھی جس کے نتیجے میں ۱۳ افراد زخمی جب کہ متعدد نیٹو کنٹینرز تباہ ہوگئے۔

۲۷ستمبر :بلوچستان کے علاقے دشت میں مجاہدین نے نیٹو رسد لے جانے والے ٹینکرز اور کنٹینرز پر فائرنگ کری، جس کے نتیجے میں تین ٹینکروں اور دو کنٹینرز میں آگ بھڑک اٹھی جب کہ ایک ڈرائیور بھی زخمی ہوگیا۔

۲۸ستمبر :طورخم بازار میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کرکے ڈرائیور کو زخمی کردیا، جب مجاہدین نے کنٹینرز پر نیٹو فوج کے لیے لے جائی جانے والی فوجی گاڑیوں کو بھی نذرِ آتش کر دیا۔

یکم اکتوبر :جمرود میں نیٹو آئل ٹینکر پر مجاہدین نے فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

یکم اکتوبر :مچھ کے علاقے گوکورت میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کے لیے سامان لے جانے والے کنٹینرز پر فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں ڈرائیور ضمیر خان ہلاک ہوگیا۔ مجاہدین نے فائرنگ کے بعد کنٹینروں کو نذرِ آتش کردیا۔

یکم اکتوبر :خیبر ایجنسی میں پاک افغان شاہراہ پر نیٹو آئل ٹینکر بم دھماکے میں تباہ کردیا گیا۔

۴اکتوبر :جمرود میں بائی پاس کے مقام پر بم دھماکے میں نیٹو آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۴اکتوبر :مچھ میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر کو نذرِ آتش کردیا۔

۴اکتوبر :بولان کے علاقے کنڈ لانی کے مقام پر نیٹو ٹینکر پر مجاہدین نے فائرنگ کے بعد ٹینکر کو آگ لگادی۔

۸اکتوبر :خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو ٹینکر بم دھماکے سے تباہ ہوگیا۔

۹اکتوبر :ضلع بولان میں مجاہدین نے نیٹو کے ۲ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کردی، جس کے نتیجے میں دونوں آئل ٹینکر تباہ ہوگئے۔

۹اکتوبر :سبی کے علاقے ڈنگڑا کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو کے ۳ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کردی جس کے باعث ۲ آئل ٹینکر تباہ ہوگئے۔

۱۰اکتوبر :خیبر ایجنسی میں لنڈی کوتل بائی پاس پر ہونے والے دھماکے سے نیٹو کی دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

۱۱اکتوبر :دشت میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کردی، جس سے آئل ٹینکر میں آگ بھڑک اٹھی اور ڈرائیور اور کنڈیکٹر جھلس کر زخمی ہوگئے۔ جب کہ آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۱۳اکتوبر :خیبر ایجنسی کے علاقے لنڈی کوتل بائی پاس پر نیٹو آئل ٹینکر پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۱۲اکتوبر :شکار پور میں تھانہ ہمایوں کی حدود میں مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکرز پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں ۲ ڈرائیور زخمی جب کہ ۴ آئل ٹینکر تباہ ہوگئے۔

۱۳اکتوبر :شکارپور قومی شاہراہ پر مجاہدین نے ۳ نیٹو آئل ٹینکروں کو نذرآتش کردیا۔

۱۶اکتوبر :مستونگ کے علاقے پڑنگ آباد میں مجاہدین نے فائرنگ کے بعد آئل ٹینکر کو نذرِ آتش کردیا۔

۱۸اکتوبر :دشت میں مجاہدین نے ۲ نیٹو کنٹینرز کو نذرآتش کردیا، فائرنگ سے ڈرائیور محمد عرفان زخمی ہوگیا۔

۲۱اکتوبر :مچھ کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کرکے ڈرائیور کو ہلاک جب کہ کنڈیکٹر کو زخمی کردیا۔

☆☆☆☆☆

12اکتوبر :صوبہ میدان وردگ ضلع سید آباد میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 10 سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں جب کہ 12 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہوئے۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۴ اگست: شمالی وزیرستان میں دتہ خیل روڈ پر امریکہ کے لیے جاسوسی کا جرم ثابت ہونے پر ایک شخص کو قتل کر دیا گیا۔

۲۷ اگست: چترال میں مختلف چیک پوسٹوں پر مجاہدین کے حملوں کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۴۰ اہل کاروں کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۲۷ اگست: کوہاٹ میں مجاہدین نے ریٹائر کرنل کو اغوا کے بعد قتل کر دیا جب کہ پولیس کے ساتھ مجاہدین کے مقابلے کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار کی ہلاکت اور دو کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ ستمبر: مہمند ایجنسی میں حکومتی حمایت یافتہ قبائلی سردار خان بادشاہ کو مجاہدین نے قتل کر دیا۔

۲ ستمبر: سوات کے علاقے برہ بانڈئی میں ڈیفنس کمیٹی کے صدر ادریس خان پر مجاہدین نے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں پولیس اہل کار محمد علی ہلاک ہو گیا۔

۴ ستمبر: اورکزئی کے علاقے سمکیان کے مقام پر سیکورٹی فورسز کا قافلہ بارودی سرنگ سے ٹکرا گیا۔ اس دھماکے میں سرکاری ذرائع نے ۲ فوجی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۴ ستمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے میں سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے راغزائی میں سیکورٹی فورسز کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے فائرنگ کی۔ اس کارروائی میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ ستمبر: خیبر ایجنسی کے علاقے لنڈی کوتل بازار میں ہونے والے ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری طور پر خبر جاری کی گئی۔

۱۱ ستمبر: مہمند ایجنسی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں سیکورٹی فورسز کے ۲ اہل کاروں کی ہلاکت کی تصدیق کی گئی۔

۱۳ ستمبر: لوئر دیر کی تحصیل میدان میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں اے این پی کا ضلعی رہنما شیر خان ہلاک اور اُس کے ۴ ساتھی شدید زخمی ہو گئے۔

۱۴ ستمبر: بنوں میں مجاہدین نے آئی ایس آئی کے ۳ اہل کاروں کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا جب کہ خفیہ ادارے کا ایک اہل کار شدید زخمی ہوا۔

۱۴ ستمبر: سوات کی تحصیل چار باغ کے علاقے سیر میں مجاہدین کی فائرنگ سے امن کمیٹی کا رکن محمد زادہ شدید زخمی ہو گیا۔

۱۶ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے لدھا میں مجاہدین کے حملے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۶ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ ستمبر: جمرود کے علاقے میں مجاہدین کے حملے میں امن لشکر کا ایک رضا کار ہلاک جب کہ ۵ سیکورٹی اہل کار شدید زخمی ہو گئے۔

۱۷ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے اکاخیل میں سیکورٹی فورسز پر حملے میں ۹ اہل کار ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہوئے۔

۱۷ ستمبر: لنڈی کوتل میں ایف سی کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں تین سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۷ ستمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے زانگاڑا میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

۱۷ ستمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں مجاہدین کی طرف سے مار گرائے جانے والے امریکی ڈرون طیارے کے ملبے کے حصول کے لیے آنے والے سیکورٹی فورسز کے دستوں پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۲۰ فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

۱۸ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں امن لشکر اور خاصہ دار فورس کی مشترکہ چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا۔ اس کارروائی میں امن لشکر کے ۱۰ رضا کار ہلاک ہوئے۔

۲۰ ستمبر: اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپ کے دوران میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۵ کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۱ ستمبر: جے او سی سوات میجر جنرل جاوید اقبال کے ہیلی کاپٹر پر مجاہدین نے فائرنگ کی۔ جس کے نتیجے میں جاوید اقبال زخمی ہو گیا۔

۲۲ ستمبر: مینگورہ کے علاقے ملوک آباد میں مجاہدین اور فوج کے درمیان ہونے والی جھڑپ کے دوران میں ایک فوجی کی ہلاکت کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۳ ستمبر: پشاور میں داؤدزئی تھانہ کے ایس ایچ او محمد عارف کو مجاہدین نے فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۳ ستمبر: شمالی وزیرستان سے گرفتار کیے جانے والے پولیٹیکل محرر محمد عالم کو قتل کر دیا گیا۔

۲۳ ستمبر: ڈیرہ اسماعیل خان میں ٹانک اڈہ پر مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہو گیا۔

۲۴ ستمبر: لوئر دیر میں مجاہدین کے سیکورٹی فورسز پر حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۲۸ ستمبر: لوئر دیر میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۸ ستمبر: پشاور کے نواحی علاقے خزانہ میں مجاہدین نے پولیس موبائل پر فائرنگ کر دی، جس سے اسپیشل پولیس فورس کا اہل کار ذوالفقار ہلاک اور ۳ دیگر اہل کار زخمی ہو گئے۔

۲۸ ستمبر: ممبر قومی اسمبلی منیر اورکزئی کے محافظ کو لوئر کرم ایجنسی کے علاقے مندری میں قتل کر دیا گیا۔

۳۰ ستمبر: اورکزئی ایجنسی کے علاقے ڈبوری میں مجاہدین نے فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا، سرکاری ذرائع کے مطابق اس کارروائی میں ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک ہو گیا۔

یکم اکتوبر: مانسہرہ کے قریب تورغر میں پولیس اہل کاروں کو ٹریننگ کے لیے لے جانے والی پولیس گاڑی دھما ضلع تورغر میں زیر تربیت اہل کاروں کو لے جانے والا پولیس ٹرک ریموٹ کنٹرول بم حملے میں تباہ ہو گیا۔

یکم اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے زڑی نور میں دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں خاصہ دار فورس کا اہل کار زخمی ہو گیا۔

۴ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے تیارزہ میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر راکٹ داغے، اس حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ایک سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوا۔

۴ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی میں مجاہدین اور فوج کے مابین جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار زخمی ہوا۔

۶ اکتوبر: تخت بھائی میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور دو کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ اکتوبر: سوات کی تحصیل چار باغ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری طور پر خبر جاری کی گئی۔

۹ اکتوبر: پاکستان اور افغانستان کے سرحدی علاقے براول میں مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور دو کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ اکتوبر: بنوں میں مجاہدین نے ڈی پی او بنوں کے گھر پر راکٹ داغے جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہل کار ہلاک ہو گیا۔

۱۰ اکتوبر: دیر بالا میں مجاہدین نے فوج پر حملہ کیا، ایک گھنٹے تک جاری رہنے والی جھڑپ میں سیکورٹی ذرائع نے ایک پاکستانی فوجی کی ہلاکت اور چار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۰ اکتوبر: ٹل اسکاؤٹس فورس کے ۳ اہل کاروں کو ٹل اور کرم ایجنسی کے درمیانی علاقے چپاری چیک پوسٹ سے مجاہدین نے گرفتار کر لیا۔

۱۱ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی میں ہونے والے حکومتی قبائلی جرگے کے موقع پر گورنر سرحد کی آمد کے موقع پر مجاہدین نے میزائل داغے۔ گورنر مسعود کوثر اس حملے میں بال بال بچا جب کہ حملے کے نتیجے میں ایک شخص ہلاک اور ۷ زخمی ہوئے۔

۱۱ اکتوبر: وانا میں فوجی قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۱۳ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۶ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے اکاخیل میں خاصہ دار فورس کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ایک اہل کار امان گل کی ہلاکت اور دوسرے کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے جنڈولہ میں فوجی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں سرکاری ذرائع کے مطابق ۶ فوجی شدید زخمی ہو گئے۔

۲۲ اکتوبر: باڑہ کے علاقے شلوبر میں سیکورٹی فورسز کے سرچ آپریشن کے دوران مجاہدین کے حملے میں کیپٹن سمیت ۳ فوجیوں کے ہلاک اور ۸ کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۳ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے نواحی گاؤں نورک میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں ۵ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۴ ستمبر: شمالی وزیرستان میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں ۷ افراد شہید ہو گئے۔

۱۱ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حیسو خیل میں ایک گھر اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیارے سے دو میزائل داغے گئے۔ ۴ افراد شہید ہو گئے۔

۲۳ ستمبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیاروں سے ایک گھر پر ۹ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۰ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۲۷ ستمبر: جنوبی وزیرستان کے صدر مقام وانا کے علاقے اعظم ورسک میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیاروں کے ذریعے داغے جانے والے ۲ میزائلوں کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۳۰ ستمبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۳ افراد شہید اور ۵ زخمی ہو گئے۔ اس ڈرون حملے میں معروف مجاہد کمانڈر حلیم اللہ بھی شہید ہوئے۔

۳۰ ستمبر: جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے مقام پر ڈرون حملے میں ۲ افراد شہید ہو گئے، یہ ڈرون میزائل ایک گاڑی پر داغے گئے۔

۱۳ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں امریکی ڈرون حملے کے نتیجے میں ۱۳ افراد شہید ہو گئے۔

۱۳ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی جاسوس طیارے سے ایک مکان اور گاڑی پر تین میزائل داغے گئے، جن کے نتیجے میں ۷ افراد شہید اور متعدد زخمی ہو گئے۔

۱۵ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل کے علاقے باغڑ میں جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۹ میزائل فائر کیے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۷ زخمی ہو گئے۔

۱۵ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کے علاقے درے نشتر میں ایک مکان پر امریکی میزائل حملے میں ۴ افراد شہید ہو گئے۔

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان ناقابل اعتماد اتحادی ہے: جو بائیڈن

امریکی نائب صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ'' دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان ناقابل اعتماد اتحادی ہے، کچھ مواقع پر پاکستان نے بڑی مدد فراہم کی مگر وہ جنگ میں بڑی کامیابی کے لیے ناکافی تھی۔ جب کہ ہم اسلام آباد سے باہمی مفادات کی بنیاد پر تعلقات چاہتے ہیں جس کے لیے ہم نے مزید تعاون مانگا ہے۔

پاکستان میں امریکہ مخالف جذبات پر پریشان ہیں، القاعدہ اب بھی امریکہ پر حملہ کرسکتی ہے: ہیلری کلنٹن

ہیلری کلنٹن نے افغان صدر کرزئی کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ'' طالبان پرامن مستقبل کا انتخاب کریں یا جارحانہ کارروائی کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوجائیں''۔ ایک اور بیان میں اُس نے کہا'' گزشتہ دو برس میں امریکہ نے پاکستان کے لیے بہت کچھ کیا پاکستان میں امریکا مخالف جذبات سے پریشان ہوجاتے ہیں''۔ اُس نے مزید کہا کہ'' امریکہ کو اب بھی القاعدہ سے خطرہ ہے، ہمارے پاس قابل بھروسہ لیکن غیر تصدیق شدہ رپورٹ موجود ہے جس کے مطابق القاعدہ دوبارہ امریکی عوام خصوصاً نیویارک اور واشنگٹن کو ٹارگٹ بنانا چاہتی ہے''۔ اُس نے ایک اور بیان میں کہا'' امریکہ عراق اور افغان جنگ کی وجہ سے معاشی اور اقتصادی مسائل سے بری طرح دوچار ہوا۔ امریکہ نے ۱۰ برس تک افغانستان اور عراق میں بہت زیادہ وسائل کا استعمال کیا اور افغانستان سے فوج کے انخلا کے سلسلے میں واشنگٹن اہم موڑ پر کھڑا ہے''۔

امریکی فوج تباہ ہوجائیگی، بجٹ کٹوتی پر پنیٹا کی تنقید

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے'' دفاعی بجٹ میں ساڑھے ۴۰۰ ارب ڈالر کی کٹوتی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ کٹوتی سے فوج تباہ ہوجائے گی ¾ فوج جلد واپس بلائی تو افغانستان دوبارہ القاعدہ کی پناہ گاہ بن جائے گا، پاکستان میں موجود دہشت گرد بھی امریکا کے لیے خطرہ ہیں''۔

امریکہ اپنے دفاع کے لیے کسی بھی ملک پر حملہ کرسکتا ہے: برینن

امریکی انسداد دہشت گردی کے ادارے کے سربراہ جان برینن نے کہا ہے کہ'' اسامہ بن لادن کی طرح دنیا کے کسی بھی کونے میں القاعدہ کو نشانہ بنایا جائے گا۔ عالمی قانون کے تحت کسی بھی ملک میں اپنے دفاع میں حملے کیے جاسکتے ہیں۔ عالمی قانون کے تحت امریکہ اپنے خلاف خطرے کو ختم کرنے کے لیے کسی بھی جگہ، خاص طور پر ان ممالک میں جو از خود کارروائی نہیں کرسکتے، میں دہشت گردوں کو نشانہ بناسکتا ہے۔''

حکمت عملی بدلنی پڑے گی: مولن

امریکی فوج کا سابق سربراہ مائیک مولن کہتا ہے کہ'' طالبان اب اہم شخصیات کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ امریکی اور افغان حکام کو بدلتی ہوئی صورت حال کے مطابق حکمت عملی تبدیل کرنے چاہیے''۔

کینیڈا کے لیے اسلام ازم سب سے بڑا خطرہ ہے: اسٹیفن ہارپر

کینیڈا کے وزیراعظم سٹیفن ہارپر کا کہنا ہے کہ'' کینیڈا کے لیے اسلام ازم بڑا خطرہ ہے۔ دہشت گردی کسی بھی صورت ہوسکتی ہے جیسا کہ ہم نے ناروے کے واقعہ میں دیکھا جس میں ۷۷ افراد ہلاک ہوئے لیکن اسلامی بنیاد پرستی سب سے بڑا خطرہ ہے''۔

ہم برطانیہ میں افغان جنگ کے جواب کی جنگ ہار چکے ہیں: ڈیوڈ رچرڈز

برطانوی افواج کے سربراہ ڈیوڈ رچرڈز کا کہنا ہے کہ'' ہم برطانیہ میں افغان جنگ کے جواب کی جنگ ہار چکے ہیں، اتحادی فوج اگر افغانستان سے چلی جائے تو افغانستان ایک بار پھر دہشت گردوں کی پناہ گاہ بن سکتا ہے''۔

پاکستان کے سرحدی علاقے جہاد کا بڑا مرکز ہیں۔ امریکی نائب وزیر دفاع

امریکہ کے نائب وزیر دفاع برائے انٹیلی جنس مائیکل ورکرز نے کہا کہ'' پاکستان کے سرحدی علاقے دنیا میں خطرناک ترین علاقے ہیں اور فاٹا دنیا میں جہاد کا بڑا مرکز ہے۔ اوباما اور پاکستانی اتھارٹی نے حال ہی میں فاٹا کو دنیا میں سب سے خطرناک جہادی علاقہ قرار دیا ہے۔ ان علاقوں میں تحریک طالبان پاکستان، حقانی نیٹ ورک اور کمانڈر نذیر جیسے دہشت گرد موجود ہیں''۔

امریکہ پاکستان کی وجہ سے محفوظ ہے: ترجمان وائٹ ہاؤس

وائٹ ہاؤس کے ترجمان جے کارنے نے کہا ہے کہ'' پاک امریکہ تعلقات اہم ہونے کے ساتھ ساتھ پیچیدہ بھی ہیں تاہم امریکہ اس بات کا اعتراف کرتا ہے کہ آج امریکہ جتنا مضبوط ہوا وہ صرف دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی طرف سے ملنے والے تعاون کی بدولت ہے''۔

☆☆☆☆☆

14 اکتوبر: صوبہ روزگان ضلع چارچینہ میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا اور اس میں سوار فوجی عملہ سمیت ہلاک ہوگئے۔

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

دسمبر تک عراق سے تمام امریکی فوجیوں کے انخلا کا اعلان

امریکی صدر اوباما نے رواں سال دسمبر کے اختتام پر عراق سے تمام امریکی فوجیوں کے انخلا کا اعلان کر دیا ہے۔ امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ ''اوباما کے اعلان پر عمل درآمد ہونے سے عراق میں ۹ سالہ جنگ اختتام کو پہنچ جائے گی۔ عراق جنگ پر امریکہ ۸ کھرب ڈالر سے زائد کی رقم خرچ کر چکا ہے' اس دوران ۴۴۰۰ فوجیوں سمیت ۳۵۲۵ کے لگ بھگ امریکی مارے گئے''۔

۱۱/۹ کے بعد دنیا بھر میں ۳۵ ہزار مجاہدین کو سزا سنائی گئی

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملوں کے بعد رواں دہائی میں ۱۱۹۰۴۴ مجاہدین گرفتار ہوئے جن میں سے ۳۵ ہزار سے زیادہ کو ''دہشت گرد'' قرار دے کر سزا سنائی جا چکی ہے۔ امریکی اخبار 'بوسٹن گلوب' کی رپورٹ کے مطابق ان میں سے ۲۹۳۴ گرفتاریاں امریکہ میں ہوئیں اور ۲۵۶۸ مجاہدین کو ''دہشت گرد'' قرار دے کر سزا دی گئی۔ جب کہ سزا سنائے جانے والوں کی نصف سے زیادہ تعداد صرف دو ممالک چین اور ترکی کی ہے۔ صرف ترکی میں ''دہشت گردی'' کے جرم میں ۱۲۸۹۷ مجاہدین کو سزا ہوئی۔

''دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی ۲ بریگیڈ فوج ہلاک اور ۶۸ ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوا: آئی ایس پی آر

آئی ایس پی آر کی جانب سے جاری کیے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق اب تک موجودہ صلیبی جنگ میں پاکستان کی ۳ جرنیلوں سمیت ۲ بریگیڈ فوج مجاہدین کے ہاتھوں اپنے انجامِ بد سے دوچار ہو چکی ہے جب کہ ''دہشت گردی کے خلاف جنگ'' میں ۶۸ ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

نیٹو کو تیل سپلائی میں ٹیکس چھوٹ دینے پر پاکستان کو ۳۳۸ ارب کا نقصان

صلیبی جنگ میں اتحادی فوج کی طرف سے پاکستان کو گزشتہ ۱۰ برسوں کے دوران میں افغانستان میں نیٹو فورسز کو سپلائی کیے جانے والی پٹرولیم مصنوعات پر عائد ٹیکسز میں چھوٹ دینے کی وجہ سے ۳۳۸ ارب روپے کا نقصان پہنچانے کا انکشاف ہوا ہے۔ یہ پٹرولیم مصنوعات افغانستان کو ۶ آئل کمپنیوں کے ذریعے سپلائی کی جا رہی ہیں۔ ان آئل کمپنیوں نے امریکہ کے محکمہ دفاع کی سرکاری کمپنی انرجی ڈیفنس سپلائی کمپنی اور افغان صدر کرزئی کے بھائی کی ایک کمپنی کے ساتھ سپلائی کے کنٹریکٹ کر رکھے ہیں۔ پی ایس او، اٹک پٹرولیم، بائیکو، حیسکال، شیوران، او رٹوٹل پارکو افغانستان کو سالانہ ۱۱ لاکھ ٹن پٹرولیم مصنوعات سپلائی کرتی ہیں جن میں ایک لاکھ ٹن پٹرول، ڈیڑھ لاکھ ٹن ہائی سپیڈ ڈیزل اور ساڑھے آٹھ لاکھ ٹن جیٹ فیول شامل ہے۔

خیبر ایجنسی میں آپریشن کا فیصلہ، مکینوں کو انخلا کا حکم

خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین کی جانب سے فوج پر متعدد حملوں کے بعد علاقے میں آپریشن کا فیصلہ کر لیا گیا ہے اور مکینوں کو علاقہ خالی کرنے کا حکم دے کر کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے جب کہ کرفیو کی خلاف ورزی کرنے والے کو گولی مارنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق سیکورٹی فورسز پر متعدد حملوں میں 13 سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کے بعد سیکورٹی فورسز نے تحصیل باڑہ کے علاقے منڈی کس، جانسی، اسپین قبر، میاں گانو خوڑ، یوسف تالاب اور کوہ شیر حیدر کو خالی کرنے کا حکم دیا ہے۔ فوج نے یہ اعلان بھی کیا ہے کہ آپریشن کے دوران مقامی آبادی کو نقصان پہنچنے کی صورت میں علاقہ مکین خود ذمہ دار ہوں گے۔

فوج واپس نہ بلائی تو کینیا پر حملہ کر دیں گے: الشباب کی دھمکی

الشباب نے کینیا کو دھمکی دی ہے کہ اگر اُس نے صومالیہ سے اپنی فوج واپس نہ بلائی تو خونی جنگ کے لیے تیار رہے۔ الشباب کے ترجمان علی محمد راگے نے کینیا کو خبردار کیا ہے کہ وہ صومالیہ کی سرزمین سے نکل جائے ورنہ ایک خونی جنگ کے لیے تیار ہو جائے۔ الشباب کے مجاہدین کینیا پر حملہ کر دیں گے۔ اگر کینیا نے صومالی سرزمین پر جارحیت روکنے کی ہماری تنبیہ کو نظر انداز کیا تو کینیا کے اقتصادی مرکز کو نشانہ بنائیں گے۔

مقابلہ حسن قرأت جیتنے والے صومالی طلبہ میں کلاشن کوف تقسیم

صومالیہ میں ایلاشاہ نامی قصبے میں حرکۃ الشباب المجاہدین کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے مقابلہ حسن قرأت کی تقسیم انعامات کی تقریب نے امریکی و مغربی حکومتوں اور اداروں کو اس وقت دہلا کر رکھ دیا جب بچوں اور نوعمر حفاظ میں کلاشن کوف اور دستی بم بطور انعام تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر الشباب کے رہنما شیخ عبدالقادر مومن نے کہا کہ بغیر اسلحہ اٹھائے نہ تو خود کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے اور نہ ہی دشمنوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اس لیے ہر مسلمان کو اسلحہ اٹھانے کا حق حاصل ہے۔

صومالیہ میں چار امریکی ڈرون طیارے گر کر تباہ

جنوبی صومالیہ کے قصبے دھوبلے اور بندرگاہی شہر کمایو میں مجاہدین نے چار امریکی ڈرون طیاروں کو مار گرایا۔

شیطان ملک نے پاکستانیوں کا ریکارڈ امریکہ کو دینے کی پیش کش کی

وکی لیکس کے تازہ ترین انکشافات میں کہا گیا ہے کہ پاکستانی وزیر داخلہ شیطان ملک نے امریکی ہوم لینڈ سیکورٹی کے وزیر جینٹ نیپو لیٹانو کو کروڑوں پاکستانیوں کے بارے میں نیشنل ڈیٹا اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی کا ریکارڈ فراہم کرنے کی پیش کش کی تھی۔ ۲۰ جولائی ۲۰۰۹ء

14 اکتوبر: صوبہ قندھار کے ضلع بولدک میں فدائی مجاہد نے فرنٹیئر کور کے اہل کاروں پر استشہادی حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں دو کمانڈروں اختر محمد اور فولاد سمیت 15 اہل کار ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

کوامریکی وزیر برائے داخلی سلامتی جینٹ نیپولیٹانو نے زرداری، گیلانی اور شیطان ملک سے ملاقات کی۔شیطان ملک نے یقین دلایا کہ پاکستانی حکومت امریکہ کی مدد ضرور کرے گی۔

برطانیہ نے ۲۰۱۴ء میں افغانستان پر طالبان کی حکومت کی پیشن گوئی کردی

برطانیہ نے ۲۰۱۴ء میں افغانستان پر طالبان حکومت کی پیشن گوئی کردی۔ افغان جنگ کے ۱۰ برس مکمل ہونے پر برطانیہ کی سرکاری رپورٹ میں کہا گیا کہ اس بات کا حقیقی خطرہ موجود ہے کہ ۲۰۱۴ء میں نیٹو انخلا کے بعد افغانستان کا کنٹرول طالبان سنبھال لیں گے۔رپورٹ کے مطابق جنگ کے ۱۰ برس ہونے کے باوجود کامیابی حاصل نہیں کی جاسکی اور اب بھی مشرقی افغانستان خاص کر ہلمند صوبے کے علاقے جاری لڑائی کا مرکز ہیں جہاں برطانوی فوج کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے۔افغانستان میں مقیم برطانوی اور امریکی سفارت کاروں کو جب یہ معلوم ہونے لگا کہ صورت حال بدل رہی ہے اور طالبان واپس آرہے ہیں تو وہ اپنا سر پکڑتے تھے،انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ ہو کیا رہا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ کابل کے باہر طالبان کئی بڑے علاقوں پر قابض ہیں اور کابل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔

چمن میں امریکی جاسوس طیارہ گر کر تباہ

چمن شہر میں ایف سی کینٹ کے قریب امریکی جاسوس طیارہ گر کر تباہ ہو گیا۔ سرکاری ذرائع نے بھی امریکی جاسوس طیارہ گرنے کی تصدیق کی ہے۔

یورپ میں اسلام دشمن 80 خفیہ سیل کا انکشاف

ناروے میں جولائی میں بم دھماکا اور اندھا دھند فائرنگ کرتے ہوئے تقریباً ۷۷ افراد کو موت کے گھاٹ اتارنے کے جرم کا اعتراف کرنے والے اینڈرس بہرنگ بریویک نے انکشاف کیا ہے کہ یورپ میں اس طرح کے مخالف اسلام دہشت گردوں کے تقریباً ۸۰ سیل پائے جاتے ہیں۔ناروے پولیس کے تفتیش کاروں نے یہ بات بتائی۔قبل ازیں پولیس نے کہا تھا کہ بریویک نے تفتیش کے دوران بتایا کہ ناروے میں ۲ یا ۳ سیل موجود ہیں اور پورے یورپ میں ایسے کئی افراد ہیں جو یورپ پر اسلام کے غلبہ کو روکنے کے لیے اس کے منصوبے کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔پولیس عہدیدار کرسٹین ہیٹلو نے بتایا کہ اسلام دشمن ۳ سیل ناروے میں اور تقریباً ۸۰ سیل پورے یورپ میں موجود ہیں۔

کساد بازاری، امریکہ کے مزید ۴ بنک بند:

امریکہ میں جاری اقتصادی کساد بازاری کے باعث مزید 4 بینک دیوالیہ ہو گئے، رواں سال مالی بحران کے باعث بند ہونیوالے امریکی بینکوں کی تعداد 84 ہو گئی ہے۔امریکی میڈیا کے مطابق بینکنگ سیکٹر شدید بدحالی کا شکار ہے اور اب کولوراڈو کمیونٹی بنک، جارجیا کمیونٹی بنک، ڈکوٹا فرسٹ بنک اور فلوریڈا کا فرسٹ ہاربر بنک بند ہو گیا ہے۔

فاٹا میں خواتین کو لیویز میں بھرتی کرنے کا فیصلہ

وفاقی حکومت نے قبائلی علاقوں میں خواتین کو لیویز میں بھرتی کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ابتدائی طور پر یہ بھرتیاں مہمند ایجنسی میں کی جائیں گی۔

ہمارے بنکوں میں پاکستانیوں کے ۹۷ ارب ڈالر پڑے ہیں: ڈائریکٹر سوئس بنک

سوئس بنک کے ایک ڈائریکٹر نے انکشاف کیا ہے کہ سوئس بنکوں میں پاکستان کی ۹۷ ارب ڈالر کی رقم پڑی ہے۔اُس کا کہنا تھا کہ پاکستانی غریب ہیں لیکن پاکستان غریب نہیں۔

سوات میں رقاصائیں شادی کرنے پر مجبور ہو گئیں۔

سوات کی وہ رقاصائیں جو اسٹیج شو اور مجروں میں ناچتی تھیں،اس کاروبار سے اس وقت باہر ہو گئیں جب اس قسم کی محفلوں اور مجروں پر طالبان نے پابندی لگا دی تھی۔بعض ناچنے والیوں نے میوزک سی ڈی کے بزنس سے وابستہ ہو کر اپنا کام کرنا شروع کر دیا اور رقص پر مشتمل وی سی ڈیز پیش کرنا شروع کر دیں لیکن پھر طالبان نے سیکڑوں ویڈیو دکانیں دھماکے سے اڑا دیں۔یہ صورت حال دیکھ کر ویڈیو بزنس سے وابستہ دوسرے دکان داروں نے اپنی دکانیں بند کر یں یا کوئی دوسرا کاروبار شروع کر دیا۔طالبان کے آنے کے بعد کئی رقاصاؤں کی شادیاں کر دی گئیں اور انہوں نے یہ پیشہ ترک کر دیا۔

افغانستان پر اتحادیوں کے حملے کا مقصد "تعمیر نو" ہر گز نہ تھا: رمزفیلڈ

دس سال قبل بڑی عجلت میں افغان جنگ میں کودنے کے بعد اب امریکہ طالبان کے ساتھ مسلسل نبرد آزما رہنے کے بعد باعزت طور پر واپسی کا راستہ تلاش کر رہا ہے۔امریکہ اور اس کے اتحادی کابل سے طالبان حکومت کے خاتمے میں فوری طور پر کامیاب ہو گئے تاہم ان کا مقصد قومی تعمیر نو قطعاً نہ تھا۔یہ بات سابق وزیر دفاع رمزفیلڈ کی یادداشتوں میں کہی گئی ہے۔ اُس نے کہا ہے کہ لڑائی کے ساتھ طالبان پاکستانی سرحدی علاقوں میں اپنے آپ کو از سر نو منظم کرنے میں کامیاب ہو گئے جب کہ امریکی منصوبے میں اس امکان کا کوئی وجود نہ تھا۔

صومالیہ اور یمن میں القاعدہ پر حملوں کیلئے امریکہ نئے ڈرون بیسز قائم کر رہا ہے: واشنگٹن پوسٹ

امریکہ صومالیہ اور یمن میں القاعدہ کے ٹھکانوں پر ڈرون حملوں کے لیے مزید خفیہ اڈے قائم کر رہا ہے۔امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ کے مطابق ان میں سے ایک اڈہ ایتھوپیا میں قائم کیا جا رہا ہے جو صومالیہ میں اسلام پسند تنظیم الشباب کے خلاف لڑائی میں امریکہ کا اتحادی بنا ہوا ہے جب کہ ایک اور اڈہ سیشلز میں قائم کیا جا رہا ہے۔اخبار کے مطابق امریکہ ایک چھوٹے افریقی ملک جبوتی سے بھی صومالیہ اور یمن میں القاعدہ پر حملے کر رہا ہے۔ اخبار کا کہنا ہے امریکہ کا یہ فیصلہ اس بات کا مظہر ہے کہ ان علاقوں میں القاعدہ مضبوط ٹھکانے بنا رہی ہے۔

☆☆☆☆☆

15 اکتوبر: پانچ فدائی مجاہدین نے صوبہ پنجشیر ضلع روخہ میں امریکی فوجی مرکز پر فدائی آپریشن کیا۔اس کامیاب آپریشن میں 43 امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

......مگر وہ خوش ہیں

کٹھن ہے رستہ ، بدن ہیں چھلنی، تھکن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں
کڑی مسافت ہے گرم رُت میں، جلن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں

چہار جانب محاصرہ ہے اذیتوں کا، اداسیوں کا
نہیں ہے تازہ ہوا کہیں بھی، گھٹن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں

لہو میں ڈوبے ہوئے مناظر، ہزار صدمے، ہزار نوحے
اگرچہ اندھی عداوتوں کا چلن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں

دیارِ عسرت میں جی رہے ہیں، غموں کی مالا گلے میں پہنے
اجاڑ رستے ، اکیلے پن کی چبھن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں

نہ فاقہ مستی کا غم کوئی ہے، نہ راحتوں کی طلب ہے ان کو
تڑپ کے جینا ، تڑپ کے مرنا کٹھن بہت ہے مگر وہ خوش ہیں

(مولانا سلیمان بالاکوٹی)

اصل کام......ضروریات دین سمجھانا اور منکرات کو مٹانا

''میں حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کاشمیریؒ کی خدمت میں ایک دن نماز فجر کے وقت اندھیرے میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت سر پکڑے ہوئے بہت غم زدہ بیٹھے ہیں۔ میں نے پوچھا ''مزاج کیسا ہے''۔ انہوں نے کہا ''ہاں! ٹھیک ہے میاں، مزاج کیا پوچھتے ہو، عمر ضائع کردی...... میں نے عرض کیا ''حضرت! آپ کی ساری عمر علم کی خدمت میں اور دین کی اشاعت میں گزری ہے۔ ہزاروں آپ کے شاگرد علما ہیں جو آپ سے مستفید ہوئے اور خدمت دین میں لگے ہوئے ہیں۔ آپ کی عمر اگر ضائع ہوئی تو پھر کس کی عمر کام میں لگی۔ تو حضرت نے فرمایا کہ ''میں تمہیں صحیح کہتا ہوں کہ اپنی عمر ضائع کردی!'' میں نے عرض کیا کہ حضرت اصل بات کیا ہے؟ فرمایا ''ہماری عمروں کا، ہماری تقریروں کا، ہماری ساری کوششوں کا خلاصہ یہ رہا کہ دوسرے مسلکوں پر حنفی مسلک کی ترجیح قائم کردیں، امام ابوحنیفہ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں، یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا، تقریروں کا اور علمی زندگی کا! ......اب غور کرتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کی''۔ پھر فرمایا ''ارے میاں! اس بات کا کہ کون سا مسلک صحیح تھا اور کون سا خطا پر......اس کا راز تو کہیں حشر میں بھی نہیں کھلے گا اور نہ دنیا میں اس کا فیصلہ ہوسکتا ہے اور نہ ہی قبر میں منکر نکیر پوچھیں گے کہ رفع یدین حق تھا یا ترکِ رفع یدین حق تھا؟ (نماز میں) آمین زور سے کہنا حق تھا یا آہستہ کہنا حق تھا...... برزخ میں بھی اس کے متعلّق سوال نہیں کیا جائے گا اور قبر میں بھی یہ سوال نہیں ہوگا۔ روزِ محشر اللہ تعالیٰ نہ امام شافعیؒ کو رسوا کرے گا نہ امام ابوحنیفہؒ کو، نہ امام مالکؒ کو، نہ امام احمد بن حنبلؒ کو......اور نہ میدانِ حشر میں کھڑا کرکے یہ معلوم کرے گا کہ امام ابوحنیفہؒ نے صحیح کہا تھا یا امام شافعیؒ نے غلط کہا تھا......ایسا نہیں ہوگا''۔

''تو جس چیز کا نہ دنیا میں کہیں کھلنا ہے، نہ برزخ میں، نہ محشر میں......اس کے پیچھے پڑ کر ہم نے اپنی عمر ضائع کردی اور جو 'صحیح اسلام' کی دعوت تھی، جو سب کے نزدیک مجمع علیہ اور وہ مسائل جو سبھی کے نزدیک متفقہ تھے اور دین کی جو ضروریات سبھی کے نزدیک اہم تھیں، جن کی دعوت انبیائے کرام علیہم السلام لے کر آئے تھے، جن کی دعوت کو عام کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا تھا، وہ منکرات جن کو مٹانے کی کوشش ہم پر فرض کی گئی تھی......آج اس کی دعوت ہی نہیں دی جارہی۔ یہ ضروریات دین تو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو رہی ہیں اور اپنے اور اغیار سبھی دین کے چہرے کو مسخ کررہے ہیں اور وہ منکرات جن کو مٹانے میں ہمیں لگے ہونا چاہیے تھا، وہ پھیل رہے ہیں، الحاد آرہا ہے، شرک و بت پرستی چلی آرہی ہے، حرام و حلال کا امتیاز اٹھ رہا ہے لیکن ہم لگے ہوئے ہیں ان فرعی و فروعی بحثوں میں! ......اس لیے غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کر رہا ہوں کہ عمر ضائع کردی''۔

(وحدت امت از مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ علیہ)